رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شوقِ عبادت

تالیف

حافظ محمد ایوب عزام

تخریج و تہذیب

محمد عظیم حاصل پوری

صبح روشن

Marfat.com

297.9422
U17705 ع
158209

● جملہ حقوق بحق صبح روشن محفوظ ہیں

اہتمام : عبدالوارث ساجد

نام کتاب : صحابہ کرامؓ کا شوقِ عبادت

تالیف : حافظ محمد ایوب عزام

اشاعت : جون 2012

قیمت : -/200روپے

صبح روشن

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان
مسلم سنٹر چیٹرجی روڈ اردو بازار لاہور
www.subheroshan.com

Marfat.com

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شوقِ عبادت

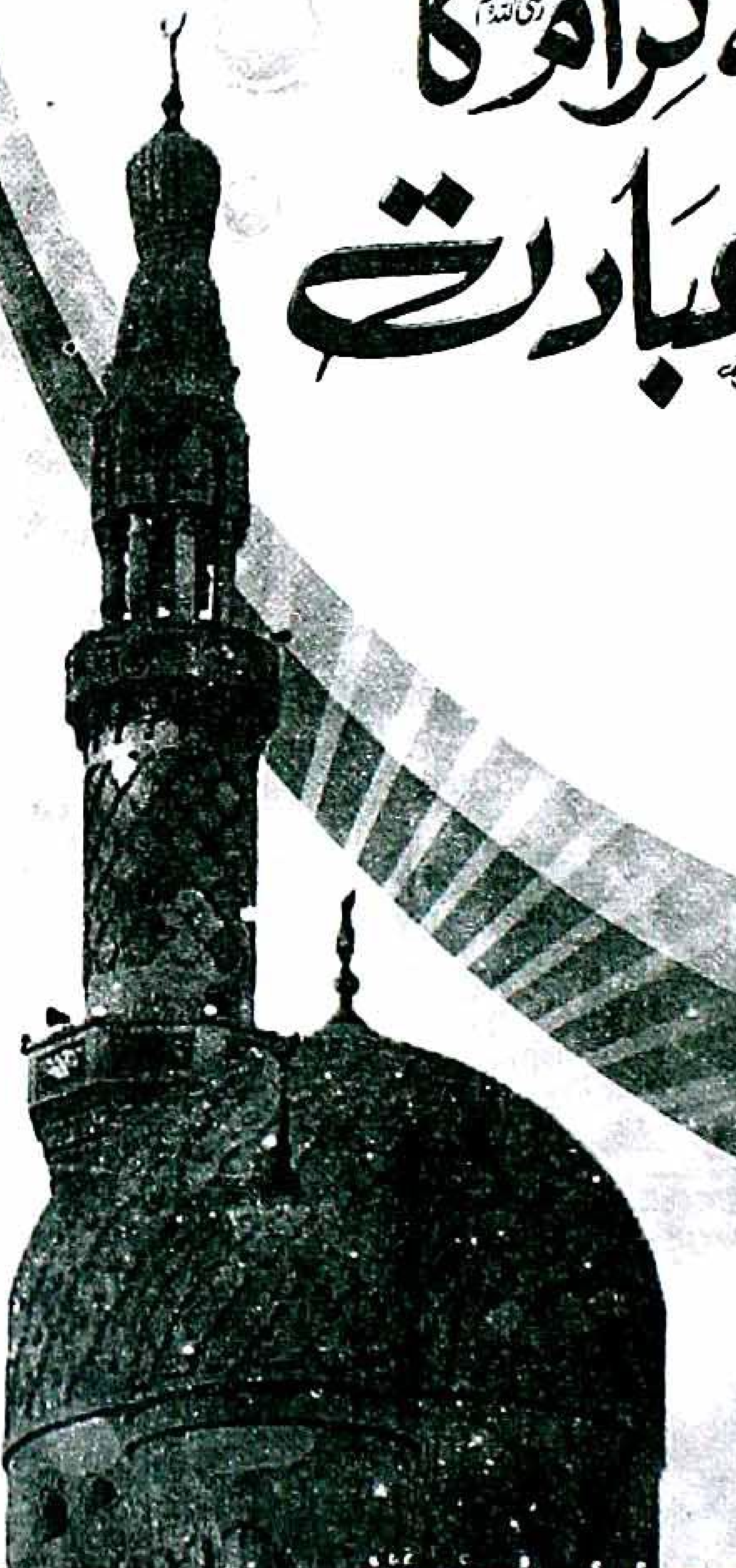

تالیف

حافظ محمد ایوب عزام

تخریج و تہذیب

محمد عظیم حاصل پوری

صبح روشن

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

آئینہ مضامین

مضامین	صفحہ نمبر
تقدیم	14
صحابہ رضی اللہ عنہم میں نیکیاں کمانے کا شوق	17
صحابہ رضی اللہ عنہم کا شوق نماز	23
پنج وقتہ مسواک کرنا	23
وہ ہمیشہ باوضو رہتے تھے	23
اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت صرف اللہ سے لیں گے	23
لذت نماز سے محظوظ ہونے والے	24
یہ رسی کس نے باندھی ہے؟	25
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور نماز کی فکر	25
ہر نماز مسجد میں	26
میں نے انہیں کبھی نہیں چھوڑا	26
اس قدر نوافل مت پڑھو	27
وہ رات میں بہت کم سویا کرتے تھے	28
حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کی سجدہ کی حالت میں وفات	29
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی عبادت کا منظر	29
وہ نماز کی بڑی فکر رکھتے تھے	30
نماز کی خاطر نیند قربان کرنے والے	31

Marfat.com

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا شوق عبادت 31

حضرت بلال کا شوق عبادت 32

عبادت میں اعتدال رکھو 33

میں رب کے حضور سجدہ نہیں چھوڑ سکتا 33

ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اور شوق عبادت 34

ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عبادت 34

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عبادت 35

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور عبادت 36

اشعری صحابہ اور عبادت 36

سید عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ 36

امیر المؤمنین فی الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 37

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ترجمان القرآن وحبر الامۃ 38

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نماز 38

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ (اصدق الامۃ لھجۃ) 38

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (صاحب الصیام والقیام) .. 39

سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ 40

سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ عنہ 41

نفلی عبادت کی رغبت 41

مقتل گاہ میں دو دو رکعت نماز پڑھی 42

اور یہ بھی ایک عظیم عمل ہے 42

نماز کے لیے بیت اللہ کا در کھلا نا 43

زخمی حالت میں نماز کی ادائیگی 43

کفار قریش کو برا کہنے لگے 44

Marfat.com

❁ ابھی یہ کلمات کون کہنے والا تھا۔۔؟ 44

❁ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی عبادت و ریاضت 45

❁ کیا میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں 45

❁ جب لوگوں نے جستجو سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا پتہ لگا لیا 46

❁ اپنے صحن میں ایک مسجد بنائی......؟ 47

❁ میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا ہوں 47

❁ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے یقیناً یہ ارادہ کیا ہے......؟ 48

❁ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ......؟ 49

❁ وہ نماز کے وقت ہر کام چھوڑ دیتے 50

❁ نماز جمعہ میں پہل 51

❁ دوسروں کی خدمت کا ذوق 51

❁ صحابہ کا غسل جمعہ کا اہتمام 51

❁ نماز کی پابندی کرنے والے 52

❁ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کی سعادت 52

❁ نوافل میں رغبت 53

❁ سفر میں نماز کا اہتمام 53

❁ مسجد میں عبادت کا ماحول 53

❁ گھر والوں کو نماز کا حکم 54

روزہ اور شوق صحابہ رضی اللہ عنہم 55

❁ روزے رکھنے کا شوق 55

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی شخص روزہ سے نہیں تھا... 55

❁ کیا میں سفر میں روزہ رکھ لوں۔؟ 56

❁ آج کون روزہ دار ہے۔؟ 56

Marfat.com

سفر میں روزے کی رخصت مگر؟ 57
سفر جہاد میں روزہ رکھنے کا شوق 58
وہ مجھ سے کہیں زیادہ افضل و برتر تھے 58
صرف تین دن کے روزے رکھا کر 59
امید یہی ہے کہ تمھارے حق میں یہی بہتر ہوگا 59
مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا 60
آپ نے انھیں اجازت دے دی 60
میں ہمیشہ روزے رکھوں گا 62

شوق عمل قرآن

63
حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے بھی ڈر جاتے 63
میرے تو پاؤں تلے سے زمین نکل گئی 64
وہ بڑے عامل قرآن تھے 67
متبع قرآن لوگ 67
ہمیشہ اللہ سے ڈرنے والے 68
حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ گھبرا گئے 68
میں ڈر گیا تھا 68
صحابہ رضی اللہ عنہم پر گویا ایک مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا 68
میرے باپ ماں آپ پر قربان 69
جو برائی کرے گا اس کو اس کا بدلا دیا جائے گا 70
صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے 70
ظلم سے شرک مراد ہے 70
عمل بالقرآن کی نادر مثال 71
وہ ان کے رضاعی بیٹے بن گئے 71

Marfat.com

- عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ دھاگا سرہانے رکھنے لگے 72
- غرباء ہم سے زیادہ مستحق ہیں 72
- چادروں کو پھاڑ کر دوپٹے بنا لیئے 73
- سب لوگ دیانتدار بن گئے 73
- سب لوگ بہترین کھجوریں لانے لگے 73
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت آہستہ بولنے لگے 74
- وہ تو جنتی ہیں 74
- ہاں مجھے یہی پسند ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے 75
- بچہ قوم کا امام بن گیا 76
- وہ بہت قرآن پڑھا کرتے تھے 77
- فرشتے قرآن سننے کو آئے 78
- کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ 80

حج وعمرہ اور شوق صحابہ رضی اللہ عنہم 81

- بہترین جہاد حج مبرور ہے 81
- میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا 81
- وہ خود امیر الحاج ہوتے تھے 82
- پیادہ حج کرنے کی منت مانی ہے 82
- صرف خانہ کعبہ کا طواف نہ کرنا 82
- ماں باپ کی طرف سے حج کرنا 83
- عمرہ 83
- آپ آدھی رات کو فارغ ہو کر آئیں 84
- قربانی کرنا 84
- ہر شخص نے ایک ایک اونٹ خرید لیا 84

Marfat.com

- میں اس وقت سات سال کا تھا 85

زکوٰۃ اور شوق صحابہ رضی اللہ عنہم 86

- زکوٰۃ دینے کا شوق 86
- سب زکوٰۃ لے کر آجاتے 86
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ فرطِ مسرت سے چمک اٹھا 87
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے دعائے خیر فرماتے 87
- مسول کو ہمیشہ رضامند رکھتے 87
- کنگن آپ کے سامنے ڈال دیئے 87
- صدقہ فطر ادا کرنا 88
- نماز عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا 88

صدقہ وخیرات اور شوق صحابہ رضی اللہ عنہم 89

- اگر وہ صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ پائے ۔۔۔؟ 89
- وہ ان کو بہت ہی زیادہ محبوب تھا 90
- یہ بہت فائدہ مند تجارت ہے 91
- میں نے تو اس کو صدقہ کردیا 92
- اس کی کل قیمت خیرات کردی 92
- مدائن کے گورنر کی خیرات 93
- وہ ذخیرہ کرنا ناجائز خیال کرتے تھے 93
- ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل 93
- عورتوں نے اپنے کانوں کی بالیاں صدقہ کردیں 93
- ایک پوری تھیلی صدقہ کردی 93
- سب نے دیواروں میں شگاف کردیئے 94

حدیث اور شوق صحابہ رضی اللہ عنہم 95

Marfat.com

❁ ایک حدیث کے لیے وہ مصر پہنچ گئے	95
❁ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے	96
❁ ہمیشہ نبی کریم ﷺ کی بات سننے کا شوق	96
❁ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے عمر رضی اللہ عنہ نے ثبوت مانگ لیا	97
جہاد اور شوق صحابہ رضی اللہ عنہم	98
❁ وہ قسطنطنیہ میں شہید ہو کر مدفون ہوئے	98
❁ شوق جہاد کی کیفیت	99
❁ ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آ سکتی	99
❁ عزم جہاد کی مثالیں	100
❁ شوقِ شہادت	100
❁ جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے نیچے ہیں	100
❁ اصل جہاد کی تلاش میں	101
❁ میں اس لیے ایمان نہیں لایا	102
❁ تلوار کی میان توڑ کر پھینک دی	102
❁ ان کو نیت کا ثواب مل چکا	102
❁ میں لنگڑاتا ہوا جنت میں پہنچ جاؤں گا	103
❁ یا رسول اللہ ﷺ میرا خاوند جہاد پر جا چکا ہے	103
❁ جابر سوار ہو جاؤ	104
❁ میں بھی شامل تھا	104
❁ جنت کی بشارت	105
❁ محافظ رسول ﷺ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ	105
❁ عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ کا شوق شہادت	106
❁ عبداللہ بن جحش کی رقت انگیز دعائے شہادت	106

Marfat.com

❀ جہاد میں شرکت کے لیے باپ بیٹے میں قرعہ اندازی 107
❀ جھنڈا گرنے نہ دیا 108
❀ معذوروں کے لیے قرآن اتر آیا 108
❀ میری ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا کا خنجر 109
❀ زندگی کی آخری خواہش [رحمک اللہ یا امیر المؤمنین] 109
❀ تیر اندازی کا شوق 110
❀ وہ ندائے جہاد سنتے ہی نکل گئے 111
❀ مجھے جنت کی خوشبو آ رہی ہے 112
❀ میرا مطمع نظر، دنیا نہیں آخرت ہے 114
❀ مسجد میں نیزہ بازی کی مشق 116
❀ بَخٍ بَخٍ (واہ واہ!) 117
❀ مومن کا حصول اجر اور شیطان کی مخالفت؟ 117
❀ سفر جہاد، مسلسل عبادت 118
❀ جہاد کے لیے گھوڑا پالنے کا اجر 118
❀ تیری بیوی سے نکاح کر لیا جائے گا 119
❀ یہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے ہے 120
❀ اس نے عمل تھوڑا کیا مگر 121
❀ لیکن میں جلیبیب کو گم پاتا ہوں، انھیں تلاش کرو 121
❀ یہ گھر تو شہداء کا گھر ہے......؟ 122
❀ موت پر اور میدان سے نہ بھاگنے پر بیعت 123
❀ اس کا ہاتھ کتنا خوش نصیب ہاتھ تھا 123
❀ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شجاعت 125
❀ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفا شعاری 125

Marfat.com

- شجاعت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ 126
- جہاد کرنا ایمان کی علامت اور کامیابی کی ضمانت ہے 127
- ابو عامر نے ان میں سے نو جنگجوؤں کو قتل کر دیا 128
- ام عمارہ نے آگے بڑھ کر یہ حملہ روکا 128
- صفیہ رضی اللہ عنہا نے ایک یہودی کو قتل کر ڈالا 129
- ایک ہی جنگ میں چار بیٹے جام شہادت نوش کر گئے 129
- خیمہ اکھاڑ کر کفار پر حملہ کر دیا 130
- اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی 130
- وہ مجھ سے کہیں زیادہ افضل و برتر تھے 131
- شہداء کی لاشیں واپس میدان جہاد میں 131
- راہ جہاد میں پاؤں زخمی ہو گئے اور ناخن جھڑ گئے 132
- کب سے میرے ساتھ چل رہے ہو 132
- سعد رضی اللہ عنہ کی تمنائیں اللہ تعالیٰ نے پوری کر دیں 133
- جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا منفرد بہادرانہ انداز 133
- جنت کے بادشاہ کی جنت میں پرواز 134
- رات بھر گھوڑے سے نیچے بھی اترا کہ نہیں 134
- تیز رفتار مجاہد میدان تبوک میں 136

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَامُهٗ كَثِیْرًا كَثِیْراً.

تمام تعریفات اللہ وحدہ لاشریک کے لیے جو تمام کائنات کا خالق و مالک ہے اور درود وسلام ہو اس ہستی اقدس ومقدس پر جن کا نام گرامی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت پر کچھ لکھنے کا موقع ملا ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شوق عبادت'' یہ سب میرے اللہ کا فضل ہے کہ اس نے مجھے اپنے دین کے لیے قبول کیا ہے کیونکہ امام الانبیاء محسن انسانیت ﷺ فرماتے ہیں کہ:

[مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ]

''جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا کردیتے ہیں۔''(1)

میرے تمام اساتذہ جنہوں نے اس راستے میں میری صحیح راہنمائی کی اور قدم بقدم مجھے استقامت فی الدین کی تلقین کرتے رہے۔ جن مایہ ناز اساتذہ سے میں نے پڑھا وہ یہ

(1) بخاری، العلم، باب من یرد اللہ خیرا یفقهه فی الدین (71)

Marfat.com

ہیں۔ شیخ الجامعہ مولانا عبدالوحید ساجد حفظہ اللہ، پروفیسر قاری محمد سعید کلیروی حفظہ اللہ، فضیلۃ الشیخ محمد مالک بھنڈر حفظہ اللہ، فضیلۃ الشیخ ذوالفقار احمد ذکی حفظہ اللہ، مربی استاذ فضیلۃ الشیخ رحمت اللہ شاکر حفظہ اللہ، فضیلۃ الشیخ ابوانس مولانا شمس ملک حفظہ اللہ، فضیلۃ الشیخ مولانا مجیب الرحمن سیاف حفظہ اللہ، فضیلۃ الشیخ عثمان اسماعیل حفظہ اللہ، مولانا یاسین حفظہ اللہ، مولانا یحییٰ طاہر حفظہ اللہ، فضیلۃ الشیخ عبدالسلام زاہد حفظہ اللہ، فضیلۃ الشیخ مولانا محمد زمان حفظہ اللہ، مولانا یحییٰ شاہین حفظہ اللہ، مولانا عدیل احمد حفظہ اللہ ،اور میرے شفیق مربی استاذ فضیلۃ الشیخ ابوعبدالرحمن مولانا عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ کا بے حد ممنون و مشکور ہوں جن کی مشفقانہ سرپرستی میں یہ عظیم کام پایہ تکمیل تک پہنچا۔ فللہ الحمد والشکر اپنے تینوں بڑے بھائیوں کا ممنون ہوں جن کی کاوش کی وجہ سے مجھے حوصلہ ملا۔ فضیلۃ الشیخ ابوطیب منیب اللہ حفظہ اللہ، اور ابوسعد فضیلۃ الشیخ عبدالمنان حفظہ اللہ۔ آخر میں اپنی مادر علمی جامعہ اسلامیہ سلفیہ (مسجد مکرم) ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ کے لیے ہمیشہ دعا گو ہوں کہ رب ذوالجلال اسے ہمیشہ تابندہ شادو آباد رکھے۔ جس نے کئی بحر ذخار اور جید علمائے دین پیدا کیے اور جامعہ ہذا کے عظیم محسن و مربی طلبہ، نگران اعلیٰ سلفی خاندان کے درخشندہ ستارے فضیلۃ الشیخ مولانا حافظ اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے جنہوں نے ہمیشہ کتاب و حکمت کی طرف میری راہنمائی کی اور میں خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے ہم مکتب ساتھیوں کا، مولانا اکرم ربانی، حافظ عثمان حیدر، خطیب ابن خطیب مولانا اعجاز الحق صدیقی، مولانا حافظ خبیب طاہر، مولانا ثناء اللہ زاہد حفظہ اللہ جنہوں نے میرے ساتھ اس کار خیر میں ابتدا سے انتہا تک میری معاونت فرمائی۔ میں اپنے مربی و مشفق استاذ فضیلۃ الشیخ مولانا عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ کا قلبی شکرگزار ہوں جن کی نہایت توجہ محنت اور عرق ریزی سے اس کی تیاری کے مختلف مشکل مراحل طے ہوئے۔ اور نہایت ذمہ دارانہ طریقہ سے کام کو سرانجام دیا وہ لائق تحسین ہیں (تقبل اللہ سعیہ فی الدارین) اللہ تعالیٰ اس کار خیر کو میرے والدین، اساتذہ

Marfat.com

اور ناشرین کے لیے ذریعہ نجات بنائے آمین۔

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٢٧﴾﴾

خادم الکتاب والسنہ

حافظ محمد ایوب عزام بن جوہر

فاضل جامعہ اسلامیہ سلفیہ

(مکرم مسجد) ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

۲۰۱۲-۲-۱۹

Marfat.com

مقدمہ

صحابہ رضی اللہ عنہم میں نیکیاں کمانے کا شوق

ایمان لانے کے بعد سے سب صحابہ رضی اللہ عنہم اسی کوشش میں ہوتے تھے کہ وہ کس طرح نیکیوں میں سب سے آگے نکل سکتے ہیں، اور اس جستجو میں رہتے کہ کون سا عمل ہمیں زیادہ نیکیاں دے سکتا ہے اور کبھی سوال کر کے پوچھتے مثلاً حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جب تجھ سے کوئی برائی سرزد ہو جائے تو اس کے ساتھ ہی ایک نیکی کر لیا کر۔ کیونکہ ایک نیکی سے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ میں نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا "لا الہ الا اللہ" بھی نیکی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سب سے بڑی نیکی ہے۔"[1]

ایک روایت میں ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کونسی گردن آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی قیمت سب سے زیادہ ہو اور وہ مالکوں کے ہاں سب سے نفیس ہو۔ میں نے

---

[1] أخرجه أحمد في المسند (٥/ ١٦٩) وفي الزهد (٢٧) و البيهقي في الأسماء والصفات (١٠٧١) قال الا لبانى أسناده حسن.

Marfat.com

کہا اگر میں ایسی گردن آزاد نہ کرا سکوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر تو بیکار پھرنے والے آدمی کی مدد کیا کر یا بے وقوف شخص کے لیے کام کر میں نے کہا کیا خیال ہے اگر میں اس سے کمزور رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تو لوگوں کو شر سے بچائے رکھ پس تیرا یہ کام بھی صدقہ ہوگا جو تو اپنی جان پر کرے گا۔ (1)

اور صحابہ رضی اللہ عنہم ہمیشہ اپنے ایمان کی فکر میں بھی رہتے تھے سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمائی اور دوزخ کا تذکرہ کیا۔آپ ﷺ کے وعظ کے بعد میں گھر آیا اور بیوی بچوں سے ہنسی مذاق کیا باہر نکلا تو مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ملے میں نے کہا: حنظلہ منافق ہوگیا (یعنی ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ﷺ ہمیں جنت و دوزخ یاد دلاتے ہیں تو جنت اور دوزخ آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں تو دنیا کو بھول جاتے ہیں) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، یہی میرا معاملہ ہے۔دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور اپنی کیفیت بتائی، حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! حنظلہ منافق ہوگیا۔رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا کہتا ہے؟ میں نے سارا قصہ بیان کیا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً، وَلَوْ كَانَتْ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ]

''اے حنظلہ! یہ وقت وقت کی بات ہوتی ہے، اگر تمھارے دلوں کی حالت ایسی ہی رہے جیسے ذکر الٰہی کے وقت ہوتی ہے (جو کیفیت میرے پاس ہوتی ہے) تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں اور تمھیں راستوں میں سلام کریں۔'' (2)

---

(1) صحيح البخاری،العتق باب أي الرقاب أفضل (٢٥١٨) ومسلم الإيمان (١٣٦)
(2) صحيح مسلم، التوبة، باب فضل دوام الذكر والفكر في امور الآخرة (٢٩٦٧) الحاكم (٢٧٥)

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی راویت کرتے ہیں کہ مہاجرین کہنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم جن لوگوں کے پاس آئیں ہیں ہم نے آج تک ان جیسی قوم نہیں دیکھی ان میں سے جن کے پاس مال زیادہ ہے وہ ہم پر بے دریغ خرچ کرتے ہیں اور جن کے پاس دولت تھوڑی ہے وہ ہماری ہمدردی اور خبر گیری میں کمال دکھاتے ہیں انھوں نے ہمیں روزگار فراہم کیے۔ ہمیں اپنی خوشیوں اور مسرتوں میں شامل کیا۔ اس قدر کہ اب تو ہمیں یہ خوف لاحق ہو گیا ہے کہ کہیں آخرت کا سارا ثواب وہی نہ لے جائیں۔ یہ سن کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تم انصار کی تعریف اور ان کے لیے دعا کرتے رہو گے تم سب ان کے اجر میں شریک رہو گے۔ [1]

صحابہ رضی اللہ عنہم کی طہارت، نماز، زکوٰۃ، روزہ، جہاد اور دیگر عبادات میں شوق اور سبقت کی ایک وجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا اور آپ کے اجر عظیم والے اعمال کا بتلانا بھی تھیں مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال و امثال کہ

[قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ]

''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔'' [2]

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

[رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَاكُ، وَهُوَ صَائِمٌ مَّا لَآ أُحْصِي أَوْ أَعُدُّ.]

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے دیکھا ہے کہ میں گن نہیں سکتا۔'' [3]

---

(1) الترمذی، صفة القيامة، باب ثناء المهاجرين على صنيع الأنصار (٢٤٨٧) صحيح ابو داود، الأدب، باب فی شكر المعروف (٤٨١٢) اسنده صحيح.

(2) سنن النسائي (١/٨٣) مسند أحمد (١٢٨/٣)

(3) البخاري، الصوم، باب سواک الرطب و اليا بس للصائم (تحت الباب معلق فوق ١٩٣٤)

Marfat.com

زیاد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ:

[يَقُولُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَقُومُ لِيُصَلِّيَ حَتَّى تَرِمُ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ، فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ: "أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا".] (1)

''نبی کریم ﷺ اتنی دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے کہ آپ کے قدم یا یہ کہا کہ پنڈلیوں پر ورم آجاتا، جب آپ ﷺ سے اس کے متعلق عرض کیا جاتا تو فرماتی: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں بھی اس کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کی ذات پاک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی کو گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے، نہ نیکی کرنے کی ہمت، پھر یہ پڑھے: اے اللہ! میری مغفرت فرما، یا کہا کہ کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے، پھر اگر اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی تو نماز بھی قبول ہوتی ہے۔'' (2)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر مومن مردوں کے دلوں میں اس سے رنج نہ ہوتا کہ میں انھیں چھوڑ کر جہاد کے لئے نکل جاؤں، اور مجھے خود اتنی سواریاں میسر نہیں کہ تمام لوگوں کو سوار کرسکوں تو میں کبھی ایسے لشکر سے پیچھے نہ رہتا جو اللہ کی راہ میں غزوہ کے لئے

(1) البخاري، التهجد، باب قيام النبي ﷺ الليل (١١٣٠)
(2) البخاري، التهجد، باب فضل تعارمن اليل فصلى (١١٥٤)

Marfat.com

روانہ ہوتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تو چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں۔''[1]

اس اعمال واقوال کو سن دیکھ کر صحابہ رضی اللہ عنہم عمل کرنے کا شوق کیوں نہ کرتے۔ اور پھر ایسے اعمال کیے کہ بعد کی دنیا ان جیسی مثالیں پیش کرنے سے قاصر ہے۔

حسن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اہل بصرہ کے ایک وفد کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ان لوگوں نے کہا ہم لوگ روزانہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے تھے، کہ ان کے لیے تین روٹیاں ہوتی تھیں، کبھی تو ہم نے بطور سالن کے روغن زیتون پایا، کبھی گھی پایا، کبھی دودھ، کبھی خشک کیا ہوا گوشت جو باریک ابال لیا جاتا تھا، اور کبھی تازہ گوشت اور یہ کم ہوتا تھا، انھوں نے ایک روز ہم سے فرمایا کہ اے قوم! میں اپنے کھانے کے متعلق تم لوگوں کی ناگواری وناپسندیدگی محسوس کرتا ہوں اگر میں چاہوں تو تم سب سے اچھا کھانے والا تم سب سے اچھی زندگی بسر کرنے والا ہو جاؤں، میں بھی سینے اور کوہان کے سالن سے اور باریک روٹیوں کے مزے سے ناواقف نہیں ہوں: لیکن میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ مقدس ارشاد سنا، جس نے ایک قوم کو ان کے کسی کام پر جو ان لوگوں نے عار دلائی ہے اس نے فرمایا:

﴿اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا﴾

''تم لوگ اپنی پاکیزہ چیزیں اپنی حیات دنیا میں لے جا چکے اور تم ان سے فائدہ اٹھا چکے، (اس لیے حیات آخرت میں تمہارا حصہ باقی نہیں رہا۔)''[2]

صحابہ رضی اللہ عنہم بسا اوقات ایسا عمل کرتے کہ جسے دیکھ کر رب بھی مسکرا پڑتا۔ سیدنا

---

[1] صحيح البخاري، الجهاد والسير، باب تمنى الشهادة (۲۷۹۷)
[2] طبقات ابن سعد (۵۸/۲)

Marfat.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، یا رسول اللہ ﷺ میں حاجت مند ہوں۔ آپ ﷺ نے اپنے گھروں میں ایک آدمی بھیجا، لیکن تمام گھروں سے جواب ملا کہ ہمارے پاس پانی کے علاوہ کچھ نہیں۔ تو آپ ﷺ نے (دوسرے لوگوں سے کہا) کوئی ہے جو آج کی رات انھیں اپنا مہمان رکھے؟ ایک انصاری اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ: میں انھیں مہمان رکھوں گا۔ چنانچہ وہ انھیں لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا، دیکھ یہ رسول اللہ ﷺ کا مہمان ہے اس کی خاطر تواضع کرنا بیوی نے کہا، گھر میں بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز بھی نہیں، انصاری نے فرمایا، جو کچھ بھی ہے اسے لے آؤ اور چراغ جلا لو اور بچے اگر کھانا مانگتے ہیں تو انھیں سلا دو: بیوی کھانا لے آئی اور چراغ جلا دیا اور بچوں کو بھوکا سلا دیا۔ پھر وہ دکھا تو یہ رہی تھی کہ جیسے چراغ درست کر رہی ہو لیکن انھوں نے اسے بجھا دیا، اس کے بعد دونوں میاں بیوی مہمان پر ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ بھی ان کے ساتھ کھا رہے ہیں، لیکن ان دونوں نے (اپنے بچوں سمیت) رات فاقہ سے گزار دی۔ صبح کے وقت جب یہ انصاری شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمھارے اور تمھاری بیوی کے رات کے عمل سے ہنس پڑا (یا فرمایا کہ اسے) پسند کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾

''اور اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہیں، خواہ انھیں سخت حاجت ہو۔''[1]

اخوکم فی الدین

محمد عظیم حاصل پوری

---

[1] بخاری، مناقب الأنصار، باب قول الله عزوجل و يؤثرون على أنفسهم...الخ (۳۷۹۸) مسلم، الأشربة، باب إكرام الضيف و فضل ايثاره، (۲۰۵۴)

Marfat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم کا شوق نماز

پنج وقتہ مسواک کرنا

رسول اللہ ﷺ کمال طہارت و نظافت کی وجہ سے پنج وقتہ مسواک کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ''اگر امت پر شاق نہ ہوتا تو میں پنج وقتہ نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا بھی حکم دیتا''، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جوشِ عمل کے سامنے کون سا کام شاق تھا' حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے اس شدت کے ساتھ اس کا التزام کیا کہ ہمیشہ قلم کی طرح کان پر مسواک رکھے رہتے تھے۔ (1)

وہ ہمیشہ باوضو رہتے تھے

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[مَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا وَاَنَا عَلٰى وُضُوْءٍ]

''جب سے میں اسلام لایا ہر نماز کے وقت باوضو رہتا تھا''۔ (2)

اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت صرف اللہ سے لیں گے

حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان دنوں یہاں کچھ مسلمان نماز ادا کیا کرتے تھے یہ جگہ سھل اور سھیل نامی دو یتیم لڑکوں کی تھی اس جگہ کھجوروں کو بکھیر کر خشک بھی کیا جاتا تھا۔ یہ دونوں لڑکے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی پرورش میں تھے۔ جب

---

(1) ابوداود، الطھارۃ، باب السواک، (۴۷)

(2) الاصابہ (۳۸۸/۴) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

Marfat.com

آپ ﷺ کی اونٹنی وہاں بیٹھ گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے چاہا تو یہی جگہ ہماری منزل ہے اس کے بعد آپ ﷺ نے دونوں یتیم بچوں کو بلایا اور ان سے جگہ خریدنے کی بات چیت شروع کی، تاکہ وہاں مسجد تعمیر کی جا سکے، دونوں لڑکوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ قیمتاً نہیں، بلکہ اس جگہ کو ہم ویسے ہی آپ ﷺ کے سپرد کرتے ہیں۔ (1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یتیم لڑکوں کے الفاظ اس طرح ہیں، اللہ کی قسم! بالکل نہیں، ہم اس کی قیمت صرف اللہ سے لیں گے لیکن اللہ کے رسول ﷺ نے یہ جگہ مفت نہ لی بلکہ بچوں کو قیمت ادا کر دی۔ (2)

لذت نماز سے محظوظ ہونے والے

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں تھے، آپ ﷺ نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا تو فرمایا: آج پہرہ کون دے گا؟ دو صحابی تیار ہوئے، ایک عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جو مہاجر تھے اور دوسرے انصار سے تعلق رکھنے والے عباد بن بشر رضی اللہ عنہ تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وادی کے کنارے جس رخ پر دشمن ہے، وہاں کھڑے ہو کر پہرہ دو، چنانچہ تھوڑی دیر بعد عمار رضی اللہ عنہ لیٹ گئے اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے لگے، دشمن نے جب انھیں کھڑے دیکھا تو سمجھا یہ کھڑا پہرا دے رہا ہے تو اس نے نشانہ بنا کر تیر چلایا تو وہ عباد رضی اللہ عنہ کے جسم میں پیوست ہو گیا۔ انھوں نے نماز ہی میں تیر نکال کر پھینک دیا اور نماز پڑھتے رہے، اس طرح یکے بعد دیگرے دشمن نے دو اور تیر پھینکے اور وہ بھی ان کے جسم میں پیوست ہو گئے۔ عباد رضی اللہ عنہ انھیں جسم سے نکال دیتے، انھوں نے نماز منقطع نہ کی، پھر انھوں نے رکوع اور سجدہ کیا، نماز سے فارغ ہو کر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اٹھایا، ایک روایت میں ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ

---

(1) بخاری، مناقب الأنصار، باب هجرة النبی ﷺ ...الخ (۳۹۰۶، ۴۲۸)
(2) بخاری، الصلاة، باب هل تنبش قبور... الخ (۴۲۸) ابن حبان (۲۳۲۸) وإسناده صحیح.

Marfat.com

بیدار ہوئے، دشمن نے سمجھا کہ وہ خبردار ہو گئے ہیں تو وہ بھاگ گیا، عمار رضی اللہ عنہ نے جب عباد رضی اللہ عنہ کو خون آلودہ دیکھا تو فرمایا: سبحان اللہ! تم نے پہلا تیر نکالنے پر مجھے اٹھایا کیوں نہیں؟ عباد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں سورۃ الکہف پڑھ رہا تھا، میں نے پسند نہ کیا کہ اسے چھوڑ دوں۔''[1]

یہ رسی کس نے باندھی ہے؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

[دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ: "مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟" قَالُوا: هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "لَا، حُلُّوهُ، لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ.]

''نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے، آپ ﷺ کی نظر ایک رسی پر پڑی، جو دو ستونوں کے درمیان تنی ہوئی تھی، دریافت کیا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ حضرت زینب نے باندھی ہے، جب وہ نماز [میں کھڑی کھڑی] تھک جاتی ہے تو اس سے لٹکی رہتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے کھول ڈالو، تم میں سے ہر شخص کو چاہیے، جب تک دل لگے نماز پڑھے، تھک جائے تو بیٹھ جائے۔''[2]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور نماز کی فکر

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

[كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي، ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَتِي أَنْ أُدْرِكَ

---

[1] ابو داود، الطهارة، باب الوضوء من الدم (۱۹۸)

[2] صحيح البخاري، الجمعة (۱۱۵۰)

Marfat.com

السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ]

''میں سحری اپنے گھر میں کھاتا، پھر جلدی کرتا تاکہ نماز نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل جائے۔''[1]

ہر نماز مسجد میں

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

ایک انصاری صحابی کا گھر مسجد سے اتنا دور تھا کہ میرے خیال میں کوئی اور آدمی اس سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا لیکن وہ ہر نماز باجماعت ادا کرتا تھا اس سے کہا گیا کہ آپ کوئی گدھا خرید لیں تاکہ اندھیرے اور سخت گرمی میں اس پر سوار ہو کر جایا کریں۔

[قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ".]

''اس نے کہا مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو میں تو چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر آنا اور جب میں اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر آؤں تو میرا لوٹنا بھی لکھا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ نے تیرے لیے یہ سب جمع فرما دیا ہے۔''[2]

میں نے انہیں کبھی نہیں چھوڑا

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے:

[مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ

---

(1) البخاري، الصوم، باب تعجيل السحور (١٩٢٠)

(2) صحيح مسلم، المساجد، باب: فضل كثرة الخطا الى المساجد (٦٦٣)

Marfat.com

بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.]

''جوایک دن اور رات میں بارہ رکعتیں (چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے) ادا کرے اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیا جاتا ہے''

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

[فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ]

''جب سے میں نے یہ حدیث رسول اللہ سے سنی تب سے اب تک میں نے یہ سنتیں نہیں چھوڑیں''

(راوی حدیث) حضرت عنبسہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب سے میں نے یہ حدیث ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنی تب سے اب تک میں نے یہ سنتیں نہیں چھوڑیں عمرو بن اوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے حضرت عنبسہ رحمہ اللہ سے یہ حدیث سنی ہے اب تک میں نے بھی یہ سنتیں نہیں چھوڑیں۔ نعمان بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سے ہم نے عمرو بن اوس رحمہ اللہ سے سنا ہے اب تک میں نے بھی یہ سنتیں نہیں چھوڑیں۔ [1]

اس قدر نوافل مت پڑھو

حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نبی ﷺ نے سلمان اور سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم فرما دیا تھا پس سلمان رضی اللہ عنہ ایک روز اپنے بھائی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لئے ان کے گھر گئے تو انہوں نے دیکھا کہ انکی اہلیہ ام درداء رضی اللہ عنہا میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے ہے، انہوں نے پوچھا یہ تمہارا کیا حال ہے۔؟ انہوں نے جواب دیا تمہارے بھائی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو دنیا کی کوئی حاجت ہی نہیں اتنے میں ابو درداء بھی تشریف لے آئے اور انہوں نے اپنے

---

[1] صحيح مسلم، صلاة المسافرين، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن وبيان عددهن (١٦٩٦)

Marfat.com

بھائی سلمان کے لیے کھانا تیار کیا اور ان سے کہا تم کھاؤ، وہ بولے تم بھی کھاؤ تو انہوں نے کہا میرا تو روزہ ہے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک تم میرے ساتھ نہیں کھاؤ گے۔

چنانچہ انہوں نے نفلی روزہ توڑ کر ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر جب رات ہوئی تو وہ نوافل پڑھنے لگے۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا ابھی سو جاؤ چنانچہ وہ سو گئے پھر تھوڑی دیر بعد اٹھے آپ نے پھر روک دیا وہ پھر سو گئے جب رات کا آخری پہر ہوا تو سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اب اٹھ کر قیام کرو چنانچہ دونوں نے اٹھ کر نوافل پڑھے پھر سلمان رضی اللہ عنہ نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا یقیناً تمہارے رب کا تمہارے اوپر حق ہے، اور تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے اس لئے ہر صاحب حق کو اسکا حق دو! پھر وہ ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور یہ سارا واقعہ بیان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلمان رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔'' [1]

وہ رات میں بہت کم سویا کرتے تھے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب موجود تھے تو جب بھی کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا، میرے دِل میں بھی یہ تمنا پیدا ہوگئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کروں۔ میں ان دنوں کنوارا تھا اور نوعمر بھی تھا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد میں سویا کرتا تھا تو میں نے خواب میں دو فرشتوں کو دیکھا کہ مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ وہ بل دار کنویں کی طرح پیچ در پیچ تھی۔ کنویں ہی کی طرح اس کے بھی دو کنارے تھے اور اس کے اندر کچھ ایسے لوگ تھے جنہیں میں پہچانتا تھا۔ میں اسے دیکھتے ہی کہنے لگا، دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں،

---

[1] صحیح بخاری ،الصیام،باب من اقسم علی اخیہ...الخ (۱۹۶۸)

Marfat.com

دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس کے بعد مجھ سے ایک دوسرے فرشتے کی ملاقات ہوئی، اس نے مجھ سے کہا کہ خوف نہ کھا۔ میں نے اپنا یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا خواب بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ، لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ.]

''عبداللہ بہت اچھا لڑکا ہے، کاش رات میں وہ تہجد کی نماز پڑھا کرتا''۔

سالم رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات میں بہت کم سویا کرتے تھے۔ [1]

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کی سجدہ کی حالت میں وفات

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بڑے مشہور صحابی ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اللہ سے امید ہے کہ مجھے مرتے وقت اس طرح کی شدت پیش نہ آئے گی جیسے عام لوگوں کو پیش آتی ہے چنانچہ ان کی دعا اس طرح قبول ہوئی کہ وہ ایک دن درمیانی رات میں تہجد کی نماز پڑھنے میں مشغول تھے، نماز کے دوران ہی سجدے کی حالت میں آپ کی وفات ہوگئی، اسی وقت آپ کی ایک صاحبزادی نے خواب دیکھا کہ آپ وفات پا چکے ہیں وہ گھبرا کر اٹھی اور دوڑی ہوئی آپ کے مصلیٰ تک آئی اس نے آپ کو آواز دی لیکن جواب ندارد، جا کر دیکھا تو سجدے کی حالت میں ہی آپ کی روح قبض ہو چکی تھی۔ [2]

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی عبادت کا منظر

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بڑے جلیل القدر صحابی ہیں عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بہتر نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ نماز کے

---

(1) صحيح بخاری، فضائل أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب عبداللہ بن عمر (۳۷۳۸)

(2) الاصابة (۷/۵۱)

Marfat.com

لیے کھڑے ہوتے تو یوں جم کر کھڑے ہوتے کہ دیکھنے والا خیال کرتا یہ لکڑی کا تنا کھڑا ہے۔ بڑی لمبی نماز پڑھتے۔ مسلم بن ینّاق ﷺ کا بیان ہے: کہ ایک بار تو رکوع اتنا طویل کیا کہ ہم نے سورۃ البقرۃ، آل عمران، النساء، المائدہ تلاوت کر لی۔ جن دنوں حجاج بن یوسف ان کے خلاف حرم کعبہ میں سنگ باری کر رہا تھا۔ منجنیق سے پتھر برستے، وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تو اس طرف التفات نہ کرتے ایک بار نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے بیٹے ہاشم پر چھت سے سانپ آ گرا، اہل خانہ گھبرا اٹھے سانپ سانپ پکارا، مگر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما برابر نماز پڑھتے رہے، وہ گویا نماز میں اس قدر مستغرق تھے کہ انہیں اس واقعہ کی خبر تک نہ ملی۔ (1)

وہ نماز کی بڑی فکر رکھتے تھے

عبدالعزیز کے بھائی عثمان بن ابی رواد بیان کرتے ہیں کہ:

[سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ لَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا أَدْرَكْتُ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ، وَهٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَدْ ضُيِّعَتْ.]

''میں نے زہری سے سنا کہ میں دمشق میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا، آپ اس وقت رو رہے تھے، میں نے عرض کیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد کی کوئی چیز اس نماز کے علاوہ اب میں نہیں پاتا اور اب اس کو بھی ضائع کر دیا گیا ہے۔'' (2)

---

(1) السير (٣/٣٦٩، ٣٧٠) والحلية (١/٣٣٥)

(2) البخاري، الصلاة، باب تضييع الصلاة عن وقتها (٥٣٠)

Marfat.com

نماز کی خاطر نیند قربان کرنے والے

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

[أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَآءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ صَلّٰى ثُمَّ قَالَ: "قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوا، أَمَا إِنَّكُمْ فِي صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُوهَا".][1]

''نبی کریم ﷺ نے ایک دن عشاء کی نماز آدھی رات گئے تک لیٹ کر دی، اور فرمایا کہ دوسرے لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہوں گے اور تم لوگ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے (گویا سارا وقت) نماز ہی پڑھتے رہے۔''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا شوق عبادت

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چند لوگ حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے امامت کیلئے مطالبہ کیا کہ آپ ہمیں کوئی ایسا ساتھی عنایت فرمائیں جو ہمیں نماز پڑھا دیا کرے، تو آپ ﷺ نے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا انتخاب فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ امامت کرواتے رہے اور اکثر عشاء کی نماز رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں ادا کرتے اور بعد میں اپنے علاقے کے لوگوں کی امامت کرواتے، بسا اوقات پہلی دو رکعات میں حد درجہ لمبی قراءت کرتے۔ ایک دفعہ تو آپ نے سورۂ بقرہ شروع کر دی، علاقے کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! آپ کا بھیجا ہوا امام حد درجہ صالح اور باکمال ہے صرف ایک بات ہے کہ وہ نماز میں قراءت بہت لمبی کرتے ہیں جب کہ ہم صبح کے تھکے ماندے ہوتے ہیں، آپ ﷺ ان سے عرض کریں کہ قراءت تھوڑی سی کم کیا کریں۔ آپ ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! لوگوں کو آزمائش میں نہ ڈالا کرو، اگر تجھے لمبے

---

[1] البخاري، أوقات الصلوة، باب وقت عشاء الى نصف الليل (٥٧٢)

Marfat.com

قیام کا شوق ہے تو اپنا یہ شوق اکیلے قیام اللیل میں پورا کر لیا کرو، جماعت کرواتے ہوئے بیمار، بوڑھوں اور عمر رسید لوگوں کا خیال رکھا کرو۔ [1]

حضرت بلال کا شوق عبادت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

[أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبِلاَلٍ عِنْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ: "يَا بِلاَلُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الإِسْلاَمِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ". قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلاَّ صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ.] [2]

"نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فجر کے وقت پوچھا کہ اے بلال! مجھے اپنا سب سے زیادہ امید والا نیک کام بتاؤ جسے تم نے اسلام قبول کرنے کے بعد کیا ہے، کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمھارے جوتوں کی چاپ سنی ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے تو اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید کا کوئی کام نہیں کیا کہ جب میں نے رات یا دن میں کسی وقت بھی وضو کیا تو میں اس وضو سے نفل نماز پڑھتا رہتا، جتنی میری تقدیر میں لکھی گئی تھی۔"

---

(1) مسند احمد(۲۲/۹۹،۱۴۱۹۰) السنن الکبریٰ(۳/۸۵) صحیح ابن حبان (۶/۱۵۹،۲۴۰۰)

(2) البخاري، التهجد، باب فضل الطهور باليل والنهار وفضل الصلاة عند الطهور باليل والنهار (۱۱۴۹)

Marfat.com

عبادت میں اعتدال رکھو

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ:

[كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: "مَنْ هٰذِهِ؟" قُلْتُ: فُلَانَةُ لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ. فَذُكِرَ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ: "مَهْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الأَعْمَالِ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا.][1]

''میرے پاس بنو اسد کی ایک عورت بیٹھی تھی، نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اس عورت کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا: یہ فلاں خاتون ہے جو رات بھر نہیں سوتی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی نماز کا ذکر آپ ﷺ کے سامنے کیا۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ بس تمھیں صرف اتنا عمل کرنا چاہیے جتنی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اجر دینے سے تھکتا ہی نہیں، تم ہی عمل کرتے کرتے تھک جاؤ گے۔''

عبادت خالق و مالک کا تصور پیدا کرتی ہے، متقی و عابد بناتی ہے، عبادت سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور تقویٰ سے ہدایت پر چلنے کی توفیق پیدا ہوتی ہے، پھر اس توفیق سے استقامت پیدا ہوتی ہے اور استقامت سے منزل مقصود تک رسائی حاصل ہوتی ہے یعنی انسان نجات حاصل کرتا ہے، جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

میں رب کے حضور سجدہ نہیں چھوڑ سکتا

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ آخری عمر میں ان کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ اطباء اور معالجین نے مشورہ دیا کہ آپ کا علاج تو ہوسکتا ہے، مگر اس کے لیے آپ کو چند دن نماز ترک کرنا ہوگی۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے

---

[1] بخاري، التهجد، باب يكره من التشديد في العبادة (١١٥١)

Marfat.com

ارشاد فرمایا:

''میں نماز نہیں چھوڑ سکتا، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے نماز چھوڑی، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ پاک اس سے سخت ناراض ہوگا۔''(1)

ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اور شوق عبادت

جناب عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک چڑیا اڑی اور اس نے چکر لگانا شروع کر دیے وہ وہاں سے نکلنے کا راستہ تلاش کر رہی تھی، مگر اسے راستہ نہ مل رہا تھا، چڑیا کے اس عمل نے جناب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو تعجب میں ڈال دیا اور آپ تھوڑی دیر اس چڑیا کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر نماز میں مشغول ہوگئے، جس کی وجہ سے انھیں پڑھی ہوئیں رکعات کی تعداد یاد نہ رہی وہ ازخود پریشان ہوئے اور کہا: میرے مال نے مجھے فتنہ میں مبتلا کر دیا، چنانچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نماز میں پیش آنے والے واقعہ کا تذکرہ کرنے کے بعد عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا وہ باغ صدقہ ہے، آپ جہاں چاہیں، اسے صرف فرمالیں۔(2)

بعض روایات میں ہے کہ یہ واقعہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پیش آیا اور اس میں چڑیا کے پھڑ کنے کی بجائے باغ کے پکے ہوئے پھل دیکھ کر رکعات بھول جانے کا ذکر ہے، اس میں مزید یہ ہے کہ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس باغ کو پچاس ہزار میں فروخت کر دیا اور اس باغ کا نام خمسین یعنی پچاسیہ رکھا گیا۔(3)

ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عبادت

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک رات مسجد نبوی کی طرف نکلے تو سیدنا

---

(1) حیاۃ الصحابہ (۳/۱۱۲) (2) حیاۃ الصحابہ (۳/۱۱۳)
(3) حیاۃ الصحابہ (۳/۱۱۴)

Marfat.com

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو آہستہ آواز میں نماز ادا کر رہے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے، جب یہ دونوں صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: میں آپ کے پاس سے گزرا تھا جب کہ تم آہستہ آواز میں نماز پڑھ رہے تھے تو انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں جس سے مناجات کر رہا تھا، اسی کو سنا رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تمھارے پاس سے گزرا، جبکہ آپ بلند آواز میں نماز ادا کر رہے تھے؟ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اونگھنے والوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو دور کر رہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! تم اپنی آواز کو کچھ اونچا کرلو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز کو کچھ پست کرلو۔ [1]

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عبادت

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں جب تم اپنی مجلس کو پاکیزہ بنانا چاہو تو تم عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ہی یاد کرلیا کرو۔ [2]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب فوت ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے عمر! آپ نے اپنے عمل کی مثل زیادہ محبوب خدا سے ملاقات کرنے والا اپنے پیچھے کوئی نہیں چھوڑا۔ [3]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں، اگر تین چیزیں نہ ہوتیں، اگر میں اللہ کے راستہ میں سفر نہ کرتا (یعنی جہاد نہ کرتا) یا بحالت سجدہ اپنی پیشانی خاک آلودہ نہ کرتا یا ان لوگوں کی صحبت اختیار نہ کرتا جو اقوال حسنہ چنتے ہیں، تو میرے لیے یہ بات خوش کن ہوتی کہ میں اللہ تعالیٰ سے جا ملتا (یعنی مرجاتا)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ وسط لیل میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتے تھے۔ [4]

---

[1] ابوداود، الصلوٰۃ التطوع، باب رفع الصوت باالقراۃ فی صلوٰۃ اللیل (۱۳۲۹)
[2] رھبان اللیل (ص:۳۱۳) [3] رھبان اللیل (ص:۳۱۵)
[4] صفوۃ الصفوۃ (۱/۱۰۷)

Marfat.com

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور عبادت

امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو ان کی اہلیہ محترمہ نے فرمایا: تم لوگوں نے اپنے شخص کو شہید کیا جو ایک رکعت میں ساری رات مکمل قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے (پھر اس کے ساتھ دوسری رکعت ملا لیتے تھے) پھر وتر ادا کرتے تھے۔ (1)

اشعری صحابہ اور عبادت

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ.] (2)

''میں اشعریین کی ایک جماعت کو جو بہترین آواز میں قرآن پڑھتے ہیں، پہچانتا ہوں جب وہ رات کے وقت عبادت کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور ان کی منازل کو رات کے وقت ان کے قرآن کی آواز کے ساتھ پہچانتا ہوں اگرچہ میں ان کے دن کی منازل کو جب وہاں ہوتے ہیں نہیں پہچانتا۔''

سید عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ:

حضرت ابو سائب فرماتے ہیں کہ بقیع الغرقد میں سب سے پہلے آپ ہی کو دفن کیا گیا تھا، حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نبی

---

(1) الزهد للإمام أحمد بن حنبل (ص: ١٢٧)

(2) صحيح مسلم، فضائل الصحابة، باب فضل الأشعريين (٢٤٩٩)

Marfat.com

کریم ﷺ کی بیوی کے پاس حاضر ہوئیں تو انھوں نے اس کو اچھی حالت میں نہ دیکھا تو اس سے فرمایا: تجھے کیا ہے؟ قریش میں تیرے خاوند سے زیادہ مالدار تو کوئی نہیں ہے، اس نے کہا کہ وہ تو رات کو عبادت کرتے رہتے ہیں اور وہ دن کو روزہ رکھتے ہیں (پھر میں کس کے لیے زیب وزینت اختیار کروں؟) تو نبی کریم ﷺ کی حضرت عثمان بن مظعون سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میرا اسوہ تمھارے لیے نہیں ہے، پھر وہ خاتون نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے پاس دلہن کی طرح سج کر آئی۔ [1]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو ان کی وفات کے بعد بوسہ دیا جبکہ نبی کریم ﷺ کے آنسو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے رخسار پر بہہ رہے تھے۔ [2]

عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ان سادات مہاجرین اور اولیاء متقین میں سے ہیں جو نبی کریم ﷺ کی زندگی میں وفات پا گئے تھے اور آپ ﷺ نے ان پر نمازِ جنازہ پڑھائی تھی۔ [3]

امیر المومنین فی الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک تہائی رات میں عبادت کرتے تھے، آپ کی اہلیہ بھی ایک تہائی رات میں عبادت کرتی تھی اور آپ کے صاحبزادے بھی ایک تہائی رات میں عبادت کرتے تھے، جب ان میں سے ایک سوتا تھا تو دوسرا عبادت میں کھڑا ہو جاتا تھا۔ [4]

---

[1] طبقات ابن سعد (۳/۱/۲۸۷) مصنف عبد الرزاق (۱۰۳۷۵) سیر أعلام النبلاء (۱/۱۵۷)

[2] سنن الترمذي (۹۸۹) ومسند أحمد (۶/ ۴۳، ۲۰۶) وأبوداود (۳۱۶۳) وابن ماجه (۱۴۵۶)

[3] الاستیعاب (۸/ ۶۳)، سیر أعلام النبلاء (۱/ ۱۵۴) والاصابة (۲/ ۳۹۵)

[4] الإصابة لابن حجر (۴/ ۲۰۹) وقال سنده صحیح والزهد لأحمد (ص ۱۸۷) واللفظ له وسنده صحیح

Marfat.com

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ترجمان القرآن و حبر الامۃ

[illegible]

[illegible]

ابن عمر رضی اللہ عنہ کی نماز

حضرت نافع [illegible] جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی عشاء کی نماز جماعت سے رہ جاتی تو آپ ساری رات عبادت الٰہی میں گزار دیتے تھے۔ (2)

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ (أَصْدَقُ الْأُمَّةِ لَهْجَةً)

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اے لوگو! میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں، میں تمھارے متعلق فکر مند ہوں، رات کی تاریکی میں قبر کی تنہائی کے لیے عبادت کرو، قیامت کی گرمی کے

(1) حلية الأولياء (١/٣٢٠)
(2) مسند أحمد وصححه أحمد شاكر (٣٣٣٤)
(3) الإصابة في معرفة الصحابة (٢/٣٢٠)

Marfat.com

لیے دنیا میں روزہ رکھ لو، تنگدستی کے دن کے خوف سے اب صدقہ کرو، اے لوگو! میں تمھیں نصیحت کر رہا ہوں، میں تمھارے متعلق فکرمند ہوں۔'' ①

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (صاحب الصیام والقیام):

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا:

["بَلَغَنِي أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا صُمْ وَأَفْطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ". قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ بِي قُوَّةً. قَالَ: "فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ -عَلَيْهِ السَّلَامُ- صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا". فَكَانَ يَقُولُ: يَا لَيْتَنِي أَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ.]

''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو نوافل ادا کرتے ہو، ایسا نہ کیا کرو کیونکہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، تمھاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمھاری بیوی کا بھی حق ہے، روزہ رکھو بھی اور چھوڑو بھی، ہر مہینہ میں تین دن کا روزہ رکھو، یہ پورے سال کے برابر ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے اندر اتنی ہمت ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: تو پھر تم حضرت داود والا روزہ رکھو (یعنی ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن خالی چھوڑ دیا کرو) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، کاش کہ میں نبی کریم ﷺ کی ارشاد فرمودہ رخصت کو قبول کر لیتا (تو مجھے یہ دقت نہ ہوتی جو قبول نہ کر کے ہو رہی ہے)۔ ②

---

① كتاب الزهد لإمام أحمد بن حنبل (ص:۱۴۸)

② البخاري، الصيام، باب حق الأهل فى الصوم (۱۹۷۷) ومسلم الصيام، باب النهى عن صوم الدهر (۲۷۴۳) واللفظ لمسلم

Marfat.com

سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ

صاحب السیف والقلم عظیم مجاہد محدث عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی بھی صحابی کی عبادت میں جہد و مشقت کی روایت مجھے نہیں پہنچی، جتنا کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ کی پہنچی ہے۔ (1)

آپ رضی اللہ عنہ نے ایک بہت قیمتی پوشاک خریدی تھی، جس کو پہن کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نماز ادا کرتے تھے۔ (2)

حضرت جعفر بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ہم (صحابہ کرام کے بیٹے) کہا کرتے تھے، ہمارے آباء و اجداد نے ہجرت کر کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیت کا شرف حاصل کر کے ہم سے سبقت حاصل کر لی اور ہم عبادت کرتے ہیں، امید ہے کہ ہم بھی ان کے فضائل و مناقب تک پہنچ جائیں گے اور فرمایا کہ عبداللہ بن زبیر، محمد بن ابی حذیفہ، محمد بن ابی بکر، محمد بن طلحہ، محمد بن عبدالرحمن بن عبد یغوث رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم نے رات اور دن میں عبادت میں خوب کوشش کی، پھر حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے ملے، اس وقت آپ بوڑھے ہو چکے تھے، مگر اس حالت میں بھی ہم نے ان جیسا نماز میں طویل قیام نہ کیا اور نہ طویل قعدہ۔ (3)

حضرت محمد بن المنکدر روایت کرتے ہیں کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رات سو گئے اور تہجد کے لیے نہ اٹھ سکے، اس محرومی پر تنبیہ کے طور پر وہ ایک سال تک نہ سوئے۔ (4)

---

(1) زهد للإمام أحمد بن حنبل (ص/۱۹۹، ۲۰۰)
(2) زهد للإمام أحمد بن حنبل (ص/۱۹۹، ۲۰۰)
(3) كتاب الزهد للإمام أحمد بن حنبل (ص/۲۰۰)
(4) سير أعلام النبلاء (۲/ ۴۴۵) تهذيب ابن عساكر (۳/ ۳۵۹) ابن أبي الدنيا في محاسبة النفس

Marfat.com

سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ عنہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حمص (ملک شام کے مشہور اور قدیم شہر) میں حضرت سعید بن عامر جمحی کو حاکم مقرر کیا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ حمص تشریف لے گئے تو اہل حمص سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے اہل حمص! تم نے اپنے حاکم کو کیسا پایا؟ تو انھوں نے آپ کے سامنے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور کہنے لگے: ہمیں ان سے چار شکایتیں ہیں، ان میں سے ایک شکایت یہ تھی کہ یہ رات کے وقت کسی کو نہیں ملتے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان شکایت کرنے والوں کو اور حضرت سعید کو جمع کیا اور دعا کی: اے اللہ میری رائے کو آج سعید کے بارے میں غلط ثابت نہ کرنا، جس کی یہ شکایت کر رہے ہیں، انھوں نے شکایت میں کہا: (سعید) رات کے وقت کسی کو نہیں ملتا۔ اے سعید! تم اس کے متعلق کیا کہتے ہو؟ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگرچہ میں جو بات ذکر کر رہا ہوں، اس کا اظہار پسند نہیں کرتا، میں نے دن کا وقت ان لوگوں کے لیے متعین کر رکھا ہے اور رات کا وقت اللہ کے لیے مخصوص کیا ہے، اسی طرح ان کی باقی شکایات کا بھی جواب دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

> ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں، جس نے میری فراست کو ناکام نہیں کیا۔“[1]

نفلی عبادت کی رغبت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تراویح کی نماز نہیں پڑھائی، یہاں تک کہ رمضان کے سات دن باقی رہ گئے، تیئسویں رات کی ایک تہائی گزر جانے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] كتاب الزهد لمحدث عبدالله بن مبارك (ص ۳۰۴، ۳۰۵) وانظر أيضاً مختصر قيام الليل (ص ۱۸)

Marfat.com

ہمیں نماز تراویح پڑھائی، ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہی اچھا ہو، اگر آپ رمضان کی باقی راتوں میں بھی ہمیں نفل نماز پڑھائیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے امام کے فارغ ہونے تک امام کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز تراویح باجماعت ادا کی) اس کے لیے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جائے گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز تراویح نہیں پڑھائی، حتی کہ تین روز باقی رہ گئے، چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں تیسری مرتبہ ستائیسویں شب تراویح پڑھائی، جس میں اپنے اہل وعیال کو بھی شامل کیا، یہاں تک کہ ہمیں فلاح کے ختم ہونے کا ڈر ہوا، راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: فلاح کیا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: سحری۔ [1]

مقتل گاہ میں دو دو رکعت نماز پڑھی

خبیب رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کو مکہ لایا گیا زید کو صفوان بن امیہ نے خرید لیا کہ انہیں اپنے باپ کے عوض قتل کرے، خبیب بن عدی کو حجیر بن ابی اہاب نے اپنے بھانجے عقبہ بن الحارث بن عامر بن نوفل کے لیے خریدا کہ وہ انھیں اپنے باپ کے بدلے قتل کرے، ان لوگوں نے دونوں کو قید رکھا، اشہر حرام (وہ مہینے جن میں لوگ قتل وخون ریزی کو حرام سمجھتے تھے) نکل گئے تو دونوں کو تنعیم لے گئے اور وہاں قتل کر دیا، دونوں نے قبل اس کے انھیں قتل کیا جائے، دو دو رکعت نماز پڑھی خبیب رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں، جنھوں نے قتل کے وقت دو رکعتیں مسنون کیں۔ [2]

اور یہ بھی ایک عظیم عمل ہے

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

---

1. صحيح سنن الترمذي للألباني الجزء الأول، رقم الحديث (٦٤٦)
2. طبقات ابن سعد (٢٨٩/١)

Marfat.com

أَفْضَلُ مِنْ مِّائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ.]

"میری مسجد میں نماز مسجد حرام کے سوا دیگر ہر مسجد کی ایک ہزار نماز سے افضل ہے اور مسجد حرام کی نماز دیگر ہر مسجد کی ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔" [1]

جو شخص مسجد حرام میں ایک نماز پڑھ لے اسے ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے اور جو زندگی بھر مسجد حرام میں نماز ادا کر کے اس کی آباد کاری کرے اس کے اجر و ثواب کا کیا شمار ہو گا؟ لیکن: "لَا يَسْتَوُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ" کے مصداق مسجد حرام کی آباد کاری کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔

نماز کے لیے بیت اللہ کا در کھلانا

محمد بن عبید رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں کہا کہ ہم نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے تک بیت اللہ میں نماز پڑھنے کی استطاعت نہ تھی، جب عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو انھوں نے لوگوں سے جنگ کی، یہاں تک کہ انھوں نے ہمیں نماز کے لیے چھوڑ دیا۔

قاسم بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام فتح تھی، ان کی ہجرت مدد تھی اور ان کی خلافت رحمت تھی، ہم نے اپنی وہ حالت دیکھی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے تک ہم لوگ بیت اللہ میں نماز نہیں پڑھ سکتے تھے جب عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو انھوں نے لوگوں سے جنگ کی یہاں تک کہ ان لوگوں نے ہمیں چھوڑ دیا اور ہم نے بیت اللہ میں نماز پڑھی۔ [2]

زخمی حالت میں نماز کی ادائیگی

جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خون جاری ہو گیا اور لوگ پے در پے ان کے پاس آ گئے تو فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں، عمر رضی اللہ عنہ پر سیلان

---

[1] مسند أحمد (۳/۳۹۷) [2] طبقات ابن سعد (۲/۵۱).

Marfat.com

خون کا غلبہ ہوگیا جس سے غشی طاری ہوگئی، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے ایک جماعت کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر ان کے مکان پر پہنچایا، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو ان کی آواز اجنبی معلوم ہوئی میں برابر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا اور وہ بھی برابر غشی میں رہے یہاں تک کہ صبح کی روشنی پھیل گئی جب روشنی ہوگئی تو انھیں افاقہ ہوا ہمارے چہروں پر نظر کی اور فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی میں نے کہا جی ہاں پھر فرمایا اس کا اسلام نہیں جس نے نماز ترک کردی، وضو کا پانی منگایا اور وضو کیا، نماز پڑھی اور فرمایا کہ اے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جاؤ اور دریافت کرو کہ مجھے کس نے قتل کیا۔ (1)

کفار قریش کو برا کہنے لگے

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے ایک دن غروب آفتاب کے بعد آئے اور کفار قریش کو برا کہنے لگے، اور کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نماز نہیں پڑھ سکا قریب تھا کی آفتاب غروب ہو جاتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے تو عصر کی نماز اب تک نہیں پڑھی، پھر ہم لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام بطحان پر جا کر وضوء کیا، اور غروب آفتاب کے بعد عصر کی نماز پڑھی، اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔ (2)

ابھی یہ کلمات کون کہنے والا تھا۔۔۔؟

رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا:

[سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ]

تو ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے یہ کلمات کہے:

---

(1) طبقات ابن سعد (۲/۱۰۹)

(2) صحیح بخاری، المغازی (۴۱۱۲) صحیح مسلم، المساجد (۶۳۱)

Marfat.com

[اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ.]

جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے کہا ابھی یہ کلمات کون کہنے والا تھا؟ تو اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ اس کو پہلے لکھنے کے لیے آگے بڑھے۔ [1]

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی عبادت و ریاضت

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں فرماتی ہیں کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے نزدیک اپنے مرتبہ میں میرا مقابلہ کرتی ہیں اور سرورِ دو عالم ﷺ کے نزدیک اگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کوئی میرے ہم پلہ ہیں تو وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہی ہیں۔ میں نے زینب رضی اللہ عنہا سے زیادہ پاکباز، راست باز، حق گو، رشتہ داروں کے لیے دردمند اور صدقہ اور خیرات کی شوقین کوئی دوسری عورت نہیں دیکھی۔ [2]

کیا میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

[أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ. فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ: "هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ". فَقَالَ: نَعَمْ. قَالَ: "فَأَجِبْ".]

"نبی ﷺ کے پاس ایک نابینا آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے

---

(1) ابوداؤد، مایستفتح بہ الصلاۃ من الدعاء (۷۷۰)، ترمذی (۴۰۴)

(2) صحیح مسلم، فضائل الصحابہ، باب فی فضل عائشہ وحلیۃ الاولیاء (۲/۶۴)

Marfat.com

رسول ﷺ! میرے پاس کوئی ایسا قائد نہیں جو مجھے مسجد میں لے کر آئے کیا میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں، تو آپ ﷺ نے اسے رخصت عنایت فرما دی، جب وہ واپس جانے کے لیے مڑا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور کہا کیا نماز کے لیے جب آذان ہوتی ہے، اسے سنتے ہو انھوں نے کہا: جی ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر لازمی آنا پڑے گا۔'' [1]

جب لوگوں نے جستجو سے آپ ﷺ کی نماز کا پتہ لگا لیا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

[احْتَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حُجَيْرَةً مُخَصَّفَةً، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِيهَا، فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ. .... فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ، إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ.]

''رسول اللہ ﷺ نے چٹائی کا خیمہ نما حجرہ تیار کیا اور اس میں نماز پڑھنی شروع کر دی، جب لوگوں نے جستجو سے آپ ﷺ کی نماز کا پتہ لگا لیا تو آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے ۔۔۔ الخ اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آدمی کی سب سے افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھتا ہے سوائے فرض نماز کے۔'' [2]

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ تھا آپ ﷺ نے اپنے لئے مسجد میں ایک الگ مختصر سی جگہ مخصوص کر لی تھی۔ جب نبی کریم ﷺ نے ماہ رمضان میں اس حجرہ میں نماز پڑھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس بات کا علم ہوا تو انھوں نے شوق عبادت میں آپ ﷺ کے پیچھے نماز

---

(1) مسلم، صلاة المساوین، باب فضل صلاة الجماعت و بیان التشدید في التخلف عنها انها فرض کفایة (۶۹۷) أبو داود (۵۵۲)

(2) مسلم، صلاة المسافرین، باب استحباب صلاة النافلة في بیته وجوازها في المسجد (۱۸۲۵) بخاری، الاذن، باب صلاة اللیل (۷۳۱)

Marfat.com

پڑھنا شروع کر دی، ایک رات نبی کریم ﷺ اس حجرہ سے دیر سے باہر آئے۔ صحابہ کرام بہت کھنکھورتے رہے آوازیں اشارے کرتے رہے، دروازے کو کنکریاں مارتے رہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے تمھارا حال دیکھ لیا ہے، اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ فرض نماز کے علاوہ گھر میں مردوں کی نماز افضل ہے، نبی کریم ﷺ زھد و تقویٰ کے اعلیٰ معیار تھے، نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذوق عبادت کس قدر بلند تھا۔ کہ وہ شب و روز اسی کی جستجو اور تلاش میں رہتے تھے۔

اپنے صحن میں ایک مسجد بنائی......؟

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب سے مجھے ہوش آیا میں نے اپنے والدین کو مسلمان ہی پایا۔ اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس دن آپ ﷺ ہمارے ہاں نہ آئے ہوں۔ صبح و شام آپ ﷺ دو وقت تشریف لاتے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جی میں آیا تو انھوں نے اپنے صحن میں ایک مسجد بنائی وہ وہاں نماز ادا کرتے اور قرآن پڑھتے۔ مشرکوں کی عورتیں کھڑی ہو کر سنا کرتیں ان کے بچے بھی سنتے اور تعجب کرتے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھتے رہتے ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک رونے والے آدمی تھے تو اپنی آنکھوں سے آنسو روک نہ سکتے۔ یہ صورت حال دیکھ کر مشرکین قریش سٹ پٹا گئے۔ (1)

میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا ہوں

محمود بن ربیع الانصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عتبان بن مالک رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے میں تھے اور بدر کی جنگ میں شریک تھے۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! میری بینائی بگڑ گئی ہے اور میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا ہوں۔ جب بارش ہوتی ہے تو نالہ بہنے لگتا ہے جو میرے اور ان کے درمیان ہے لہٰذا میں انکی مسجد میں جا نہیں سکتا کہ ان کو نماز پڑھا سکوں۔ میں چاہتا ہوں کہ

(1) صحيح البخاري، الصلوة، باب المسجد يكون فى الطريق من غير ضرر بالناس (٤٧٦)

Marfat.com

آپ ﷺ میرے ہاں تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز پڑھیں تو میں اس جگہ کو مسجد بنالوں، آپ ﷺ نے فرمایا اچھا میں ان شاء اللہ یہ کام کروں گا، چنانچہ دوسرے دن صبح آپ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں دن چڑھے میرے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اجازت دے دی۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھنے سے پہلے ہی پوچھا، اپنے گھر میں کون سی جگہ پسند کرتے ہو جہاں میں نماز پڑھوں؟ عتبان رضی اللہ عنہ نے آپ کو گھر کا ایک کونہ بتایا، آپ ﷺ وہاں کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا ہم بھی کھڑے ہوئے اور صف باندھی آپ ﷺ نے دو رکعت (نفل) پڑھ کر سلام پھیرا۔ پھر ہم نے حلیم تیار کر کے آپ ﷺ کو روک لیا محلہ کے اور آدمی بھی گھر میں جمع ہو گئے، ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا۔ مالک بن دخیش یا دخشن کہاں ہے؟ کسی نے عتبان سے کہا وہ تو منافق ہے۔ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا، آپ ﷺ نے فرمایا ایسا مت کہو۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے لا الہ الا اللہ کہتا ہے، عتبان کہنے لگے، اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ بظاہر تو ہم اس کی توجہ اور ہمدردی منافقوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے آگ کو اس شخص پر حرام کر دیا ہے جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ (1)

یارسول اللہ ﷺ! ہم نے یقینا یہ ارادہ کیا ہے......؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

[أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ: "إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟" قَالُوا: نَعَمْ يَا

(1) صحيح البخاري، الصلاة، باب المساجد في البيوت (٤٢٥)

Marfat.com

رَسُولَ اللهِ! قَدْ أَرَدْنَا ذٰلِكَ. فَقَالَ: "يَا بَنِي سَلِمَةَ! دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ.]

''بنوسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ملی۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ انھوں نے کہا، ہاں، یارسول اللہ ﷺ! ہم نے یقینا یہ ارادہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بنوسلمہ! تم اپنے گھروں میں ہی رہو۔ تمھارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے بے شک تمھارے ہر قدم پر ایک درجہ ہے۔ اسی کے ہم معنی اسے بخاری نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ [1]

مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ......؟

حضرت ابومنذر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

[كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ. فَقِيلَ لَهُ أَوْ قُلْتُ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ. قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "قَدْ جَمَعَ اللهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ".]

''ایک آدمی تھا میں نہیں جانتا کہ کسی اور شخص کا گھر اس سے زیادہ دور ہو اس سے کوئی نماز نہیں چھوٹتی تھی۔ اس سے کہا گیا یا میں نے اس سے کہا، اگر تو ایک گدھا خرید لے جس پر تو اندھیرے میں اور گرمی کی شدت میں سوار ہو

[1] صحیح بخاری، الاذان، باب احتساب الاثار (٦٥٥) صحیح مسلم، المساجد، باب فضل کثرة الخطا الی المساجد (٦٦٤، ٦٦٥)

Marfat.com

کر آیا کرے اس نے جواب دیا، مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو (اس لئے کہ) میں تو یہ چاہتا ہوں کہ (دور سے) میرا مسجد کی طرف چل کر جانا اور پھر وہاں سے میرا لوٹنا، جب میں اپنے گھر والوں کی طرف لوٹوں، یہ سب کچھ میرے حساب میں لکھا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس کی یہ بات سن کر) فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ سب تیرے لئے جمع فرما دیا ہے۔"

[إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ]

ایک اور روایت میں ہے بلاشبہ تیرے لئے وہ ثواب ہے جس کا تو نے ارادہ کیا ہے۔ (۱)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس مستعدی و سرگرمی کے ساتھ نماز پنجگانہ ادا فرماتے تھے' اس کے متعلق احادیث میں نہایت کثرت سے واقعات مذکور ہیں' بخاری میں ہے کہ جب جماعت کھڑی ہوتی تھی تو تمام صحابہؓ اس تیزی کے ساتھ دوڑتے تھے کہ شور ہو جاتا تھا۔ (۲)

سخت سے سخت مصروفیت کی حالت میں بھی جب نماز کا وقت آتا تھا تو تمام کاروبار چھوڑ کر سیدھے مسجد کی طرف روانہ ہو جاتے تھے۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ سے روایت ہے:

[كَانُوْا يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَدَعُوْنَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ فِي الْجَمَاعَةِ.]

"صحابہ رضی اللہ عنہم بیع و شرا کرتے تھے' لیکن نماز مفروضہ کو جماعت کے ساتھ کبھی نہیں چھوڑتے تھے"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "ایک بار میں بازار میں تھا کہ نماز کا وقت آ گیا

(۱) صحیح مسلم، المساجد، باب فضل كثرة الخطا الى المساجد (٦٦٣)
(۲) بخاری، الاذان، باب قول الرجل فاتتنا الصلوٰة (٦٣٥)

Marfat.com

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم دوکانیں بند کر کے مسجد میں چلے گئے' چنانچہ قرآن مجید کی یہ آیت:

﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾

''صحابہ ایسے لوگ ہیں جن کو تجارت اور کاروبار خدا کی یاد سے نہیں روکتے۔''

ان ہی لوگوں کی شان میں نازل ہوئی۔ (1)

نماز جمعہ میں پہل

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز جمعہ کو نہایت اہم سمجھتے تھے اور اس اہمیت کا اظہار مختلف طریقوں سے کرتے تھے' اسلام کی تاریخ میں حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہوں نے مدینہ میں جمعہ کو قائم کیا تھا۔ ان کے انتقال کے بعد جب جمعہ کی اذان ہوتی تھی تو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان پر رحمت کی دعا کرتے تھے' ان کے بیٹے نے ایک روز اس کی وجہ پوچھی تو بولے کہ ''وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے ہم کو جمعہ کے لیے جمع کیا' اس وقت ہماری تعداد صرف چالیس تھی''۔ (2)

دوسروں کی خدمت کا ذوق

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا تھیں جو اپنے کھیتوں میں چقندر بویا کرتی تھیں جب جمعہ کا دن آتا تھا تو اس کو پکاتی تھیں اور جمعہ کے بعد تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو کھلاتی تھیں۔ (3)

صحابہ کا غسل جمعہ کا اہتمام

تمام صحابہ غسل جمعہ کا نہایت اہتمام کرتے تھے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ''غسل جنابت کی طرح غسل جمعہ بھی فرض ہے'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بغیر غسل

---

(1) فتح الباری (۴/۲۵۳)

(2) ابوداود، الصلوٰۃ، باب الجمعہ فی القریٰ (۱۰۶۹)

(3) بخاری، الجمعہ، باب فی قول اللہ عزوجل (فاذا قضیت الصلوۃ فانتشر و افی الارض و ابتغوا من فضل اللّٰہ) (۹۳۸)

Marfat.com

کیے ہوئے اور بغیر خوشبو لگائے ہوئے کبھی شریک جمعہ نہیں ہوتے تھے۔ ①

ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ اسی حالت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے' بولے "بھلا یہ کون سا وقت ہے؟" فرمایا: "بازار سے پلٹا تو اذان سنی اور صرف وضو کر کے چلا آیا" فرمایا: "یہ بھی قابل اعتراض بات ہے کہ صرف وضو کیا حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے"۔ ②

نماز کی پابندی کرنے والے

اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عموماً پابندی اوقات نماز کا لحاظ رکھتے تھے' لیکن جمعہ کے دن خاص طور پر یہ اہتمام کیا جاتا تھا کہ مسجد کی مغربی دیوار پر ایک چادر تان دی جاتی تھی اور جب دیوار کا سایہ اس کو پورے طور پر ڈھک لیتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوراً نماز کے لیے گھر سے نکل کھڑے ہوتے تھے۔ ③

آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کی سعادت

عہد نبوت میں اگرچہ جہاد افضل الاعمال سمجھا جاتا تھا' لیکن جمعہ کا شوق اس پر بھی غالب آتا تھا' ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ میں جانے کا حکم دیا لیکن اور لوگ تو روانہ ہو گئے وہ ٹھہر گئے' جمعہ کا دن تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت میں دیکھا تو فرمایا:

کیوں رک گئے؟ بولے "میں نے چاہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھ لوں تو جاؤں"۔ ④

---

① موطاالامام محمد، باب الاغتسال یوم الجمعه و باب وقت الجمعه و ما یستحب من الطیب والدہان للرجل (٦١)

② موطا امام محمد (٦٢)

③ موطا، امام محمد باب وقت الجمعه و ما یستحب من الطیب و الدہان (٢٢٣)

④ ترمذی ابواب الجمعه باب ماجاء فی السفر یوم الجمعه (٥٢٧)

Marfat.com

نوافل میں رغبت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس شوق و مستعدی کے ساتھ نماز مفروضہ ادا فرماتے تھے' اسی طرح نوافل' اشراق اور صلوٰۃ کسوف وغیرہ بھی پڑھتے تھے' بخاری میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

[لَقَدْ رَأَيْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ]

''میں نے کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ مغرب کے وقت مسجد کے ستونوں کی طرف نماز کے لیے دوڑتے تھے''۔

یہ نفل کی نماز ہوتی تھی جس کو مغرب کی نماز شروع ہونے سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ادا فرماتے تھے جیسا کہ خود اس حدیث میں ہے:

[حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ ﷺ]

''یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم نفل اس وقت تک پڑھتے تھے جب تک رسول اللہ ﷺ امامت کے لیے نکل نہ آئیں''۔ [1]

سفر میں نماز کا اہتمام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سفر میں ہوتے تھے تو سواری کے اوپر ہی بیٹھے بیٹھے نفل کی نمازیں پڑھ لیتے تھے اور اس کو رسول اللہ ﷺ کی سنت سمجھتے تھے۔ [2]

مسجد میں عبادت کا ماحول

ایک بار آپ ﷺ مسجد میں معتکف تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی مصروف نماز تھے

---

[1] بخاری ،الصلوٰۃ،الصلاۃالی الاسطوانۃ (۵۰۳)

[2] مسلم،صلاۃ المسافرین،باب جواز الصلوٰۃ النافلۃ علی الدابۃ فی السفر حیث توجہت (۱۶۱۶،۱۶۲۰)

Marfat.com

اور اس قدر بلند آواز کے ساتھ قراءت کرتے تھے کہ آپ نے پردہ اٹھا کر فرمایا ''تم میں ہر شخص خدا کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے۔ اتنا نہ چلاؤ کہ ایک سے دوسرے کو تکلیف پہنچے''۔ (1)

گھر والوں کو نماز کا حکم

حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو نماز پڑھتے تھے تو اخیر شب میں اپنے اہل وعیال کو بھی نماز کے لیے جگاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے تھے:

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾﴾ [طٰهٰ: 132]

''اپنے گھر کے لوگوں پر نماز کی تاکید رکھ اور خود بھی اس پر جمارہ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں آخر میں بول بالا پرہیزگاری ہی کا ہے۔'' (2)

---

(1) ابوداود، الصلوٰة التطوع، باب رفع الصوت بالقراءة (١٣٣٢)
(2) الموطا، الصلوة باب فی صلوة اللیل (٥)

Marfat.com

روزہ اور شوق صحابہ رضی اللہ عنہم

روزے رکھنے کا شوق

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

[كَانَ رَسُولُ اللهِ فِي سَفَرٍ، فَرَأَى زِحَامًا، وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: "مَا هٰذَا؟" فَقَالُوا: صَائِمٌ. فَقَالَ: "لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ".]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ سفر لوگوں کا ہجوم دیکھا لوگ ایک آدمی پر سایہ کیے ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا بات ہے۔؟ لوگوں نے عرض کیا: روزہ دار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دورانِ سفر (اس حالت میں) روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔''[1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی شخص روزہ سے نہیں تھا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

[خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتّٰى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنِ رَوَاحَةَ.]

---

[1] بخاری، الصیام، باب قول النبی ﷺ لمن ظلل علیہ واشتد الحر لیس من البر الصیام فی السفر (۱۹۴۶)

Marfat.com

''ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے، دن انتہائی گرم تھا، گرمی کا یہ عالم تھا کہ گرمی کی سختی سے لوگ اپنے سروں کو پکڑ لیتے تھے، نبی کریم ﷺ اور ابن رواحہ کے سوا اور کوئی شخص روزہ سے نہیں تھا۔'' [1]

کیا میں سفر میں روزہ رکھ لوں؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

[أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ. فَقَالَ: "إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ".]

''حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ اور وہ کثرت سے روزے رکھنے والے تھے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر چاہے تو رکھ چاہے تو نہ رکھ۔'' [2]

آج کون روزہ دار ہے؟

صحیح مسلم کی روایت ہے کہ ایک بار نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام] سے سوال کیا:

["مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟" قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: "فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟" قَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: "فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟" قَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟" قَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ".]

---

(1) البخاري، الصيام، باب ليس من البر الصيام فی السفر (۱۹۴۵)

(2) بخاری، الصیام، باب الصوم فی السفر والافطار (۱۹۴۳)

Marfat.com

"کون ہے جس نے آج اللہ کی خاطر نفلی روزہ رکھا ہو؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے روزہ رکھا ہے، پھر آپ ﷺ نے سوال کیا: کون ہے، جس نے آج کسی مسلمان کے جنازے میں شرکت کی ہو؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے جنازے میں شرکت کی ہے، پھر آپ نے پوچھا کس نے آج کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہو؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے کھانا کھلایا، پھر آپ ﷺ نے سوال کیا: کون ہے، جس نے آج کسی مریض کی عیادت کی ہو؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے عیادت کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ چاروں خوبیاں جس شخص میں جمع ہو جائیں، وہ جنتی ہے۔ [1]

سفر میں روزے کی رخصت مگر......!

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

[كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ قَالَ: فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالأَجْرِ".] [2]

"ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ

---

(1) صحيح المسلم، الزكاة، باب فضل من ضم الى الصدقة غيرها من انواع البر (٢٩٨٦)

(2) مسلم، الصيام، باب اجر الفطر فى السفر اذا تولى العمل (١١١٩)

Marfat.com

رکھا ہوا تھا اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا، سخت گرم دن تھا، ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا اور جس کے پاس چادر تھی اس کے پاس گویا سب سے زیادہ سایہ تھا، کچھ لوگ اپنے ہاتھ ہی سے سورج کی گرمی سے اپنے آپ کو بچا رہے تھے، لیکن ہوا یہ کہ (گرمی کی تاب نہ لاتے ہوئے) روزہ دار گرنے لگے اور جنھوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا، وہ اٹھے، انھوں نے خیمے لگائے اور سواریوں کو پانی پلایا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آج روزہ نہ رکھنے والے زیادہ اجر لے گئے۔"

سفرِ جہاد میں روزہ رکھنے کا شوق

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

[مَا مِنْ عَبْدٍ يَّصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلاَّ بَاعَدَ اللهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.]

"جو بندہ بھی اللہ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے بدلے میں اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت کے برابر دور کر دیتا ہے۔"[1]

وہ مجھ سے کہیں زیادہ افضل و برتر تھے

جناب ابراہیم رحمہ اللہ بتلاتے ہیں کہ ان کے والد گرامی حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا تھا ان کے پاس کھانا لایا گیا تو وہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو یاد کرتے ہوئے کہنے لگے وہ احد میں شہید کر دیئے گئے اور وہ مجھ سے کہیں زیادہ افضل و برتر تھے انہیں ایک چادر میں کفن دیا گیا۔ وہ چادر اس قدر چھوٹی تھی کہ اگر اس سے ان کا

---

[1] صحيح البخاری کتاب الجهاد والسير فضل الصوم فی سبيل الله (٢٨٤٠) صحيح مسلم، الصيام فضل الصيام فی سبيل الله لمن يطيقه بلا ضرر ولا تفويت حق (١١٥٣)

Marfat.com

سر چھپایا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر ننگا ہو جاتا جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے انہوں نے مزید کہا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے وہ بھی مجھ سے افضل و برتر تھے۔ پھر جیسا کہ دیکھ رہے ہو کہ ہمارے لیے دنیا کی آسائشیں وسیع کر دی گئیں ہیں اس وسعت کو دیکھ کر ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ اس دنیا میں تو نہیں دے دیا گیا۔ یہ کہہ کر وہ رونے لگ گئے اور کھانا اسی جگہ پڑا رہ گیا۔ [1]

صرف تین دن کے روزے رکھا کر

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

["صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ". قَالَ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ: "صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا". فَقَالَ: "اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ". قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ. فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ: "فِي ثَلاَثٍ".]

''مہینہ میں صرف تین دن کے روزے رکھا کر، انھوں نے کہا کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے، اسی طرح وہ برابر کہتے رہے (کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے) یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن کا روزہ چھوڑ دیا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ بھی فرمایا کہ مہینہ میں ایک قرآن مجید ختم کیا کر، انھوں نے اس پر بھی کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں اور برابر یہی کہتے رہے، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دن میں (ایک قرآن ختم کیا کر)۔'' [2]

امید یہی ہے کہ تمھارے حق میں یہی بہتر ہوگا

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

---

(1) صحیح بخاری، الجنائز باب اذا لم یوجد الاثوب واحد (۱۲۷۴، ۱۲۷۵)
(2) البخاری، الصیام، باب صوم یوم وافطار یوم (۱۹۷۸)

Marfat.com

[خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: "خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ.]

''رسول اللہ ﷺ ہمیں شب قدر کی خبر دینے کے لیے تشریف لا رہے تھے کہ دو مسلمان آپس میں کچھ جھگڑا کرنے لگے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں آیا تھا کہ تمھیں شب قدر بتا دوں لیکن فلاں اور فلاں نے آپس میں جھگڑا کر لیا، پس اس کا علم اٹھا لیا گیا اور امید یہی ہے کہ تمھارے حق میں یہی بہتر ہوگا، پس اب تم اس کی تلاش (آخری عشرہ کی) نویں یا ساتویں یا پانچویں کی راتوں میں کیا کرو۔'' [1]

مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے:

[قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: "فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ".]

''نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: میں نے جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر۔'' [2]

آپ نے انھیں اجازت دے دی

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ:

---

(1) البخاري، فضائل ليلة القدر (٢٠٢٣)

(2) البخاري ،الاعتكاف،باب الاعتكاف ليلًا (٢٠٣٢)

Marfat.com

[كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ، وَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ قَالَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ أَنْ تَعْتَكِفَ فَأَذِنَ لَهَا فَضَرَبَتْ فِيهِ قُبَّةً، فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ، فَضَرَبَتْ قُبَّةً، وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا، فَضَرَبَتْ قُبَّةً أُخْرَى، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَدِ أَبْصَرَ أَرْبَعَ قِبَابٍ، فَقَالَ: "مَا هٰذَا"؟ فَأُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ، فَقَالَ: مَا حَمَلَهُنَّ عَلٰى هٰذَا آلْبِرُّ انْزِعُوهَا فَلاَ أَرَاهَا، فَنُزِعَتْ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِي آخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ.]

’’رسول ﷺ ہر رمضان میں اعتکاف کیا کرتے، آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اس جگہ جاتے جہاں آپ کو اعتکاف کے لیے بیٹھنا ہوتا، راوی نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ سے اعتکاف کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے انھیں اجازت دے دی، اس لئے انھوں نے (اپنے لئے بھی مسجد میں) ایک خیمہ لگایا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا (زوجہ مطہرہ نبی کریم ﷺ) نے سنا تو انھوں نے بھی ایک خیمہ لگایا۔ زینب رضی اللہ عنہا (زوجہ مطہرہ نبی کریم ﷺ) نے سنا تو انھوں نے بھی ایک خیمہ لگایا۔ صبح کو نبی کریم ﷺ نے چار خیمے دیکھے تو دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ کو حقیقت حال کی اطلاع دی گئی آپ ﷺ نے فرمایا انھوں نے ثواب کی نیت سے یہ نہیں کیا (بلکہ ایک دوسری کی ریس سے یہ کیا ہے) انھیں اکھاڑ دو۔ میں انھیں اچھا نہیں سمجھتا چنانچہ وہ اکھاڑ دیئے گئے۔ اور آپ ﷺ نے بھی اس سال رمضان میں اعتکاف نہیں کیا بلکہ شوال کے آخری عشرہ میں

Marfat.com

اعتکاف کیا۔ [1]

میں ہمیشہ روزے رکھوں گا

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما تینوں مل کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک میں حاضر ہوئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی عبادت کے بارے میں انھوں نے سوال کیا، جب انھیں اس کی آ گاہی ہوئی تو انھوں نے اسے بہت کم محسوس کیا پھر وہ بولے ہماری آپ سے کیا نسبت؟ ایک نے کہا میں تو شب بھر نماز پڑوں گا، دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ روزے رکھوں گا، تیسرے نے کہا میں بالکل نکاح نہیں کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے یہ باتیں کی ہیں، اللہ کی قسم میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہوں میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں جو میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں۔ [2]

---

[1] بخاري، الاعتكاف، باب الاعتكاف في شوال (٢٠٤١)

[2] صحيح بخاري، النكاح (٥٠٦٣)

Marfat.com

شوق عمل قرآن

آج ہر مسلمان قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے عقائد' احکام' اخلاق' معاش کے متعلق تمام آیتیں اس کی نگاہ سے گزرتی ہیں۔ لیکن چونکہ دل سے اثر پذیری کا مادہ مفقود ہو چکا ہے' اس لیے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی' لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حالت اس سے بالکل مختلف تھی ان پر قرآن کی ایک ایک آیت کا اثر پڑتا تھا اور اس شدت کے ساتھ پڑتا تھا کہ اس کے خوف سے ہمیشہ کانپتے رہتے تھے۔ اور شوق عمل مزید بڑھ جاتا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے بھی ڈر جاتے

زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں رات کے وقت چل رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کچھ پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب نہیں دیا، پھر پوچھا، پھر جواب نہیں دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہیں دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دل میں کہا اے عمر رضی اللہ عنہ! تیری ماں تجھ پر روئے تو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار سوال کیا، مگر آپ نے ایک بار بھی جواب نہیں دیا، شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے اونٹ کو ہٹا کر لوگوں سے آگے بڑھ گیا اور میں ڈر رہا تھا کہ کہیں میرے حق میں قرآن کا کوئی حکم نازل نہ ہو جائے، میں تھوڑی دیر بھی ٹھہرنے نہیں پایا تھا کہ میں نے سنا کہ کوئی مجھے پکار رہا ہے، میں ڈر گیا کہ کہیں میرے حق میں قرآن نہ اترا ہو پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے پاس آ کر آپ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کی رات مجھ پر ایک سورت اتری ہے جو مجھے سب دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند ہے، پھر حضور نے ﴿اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا ۝١﴾ پڑھی۔[1]

میرے تو پاؤں تلے سے زمین نکل گئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (مدینے کی بالائی جانب) مقام سخ پر تھے تو عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! آپ ﷺ کی وفات نہیں ہوئی عمر رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے کہ آپ ﷺ کو موت نہیں آئی اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اٹھائے گا اور آپ ﷺ یعنی عمر کہہ رہے تھے کہ وہ کئی لوگوں کے ہاتھ اور ٹانگیں کاٹ ڈالیں گے۔

اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے اور سیدھے نبی ﷺ کے حجرے میں ہی تشریف لے گئے) اور آپ ﷺ کے چہرہ انور سے چادر ہٹائی (دیکھا کہ واقعی آپ ﷺ وفات پا چکے ہیں) تو انہوں نے آپ ﷺ کو بوسہ دیا اور فرمایا:

"میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ اپنی زندگی اور موت دونوں میں اچھے تھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دو دفعہ موت کبھی بھی نہیں دے گا۔"

یعنی جو موت آپ ﷺ پر لکھی ہوئی تھی وہ آ چکی ہے اب آپ ﷺ فوت ہونے کے بعد زندہ ہو کر دوبارہ نہیں فوت ہوں گے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حجرہ سے باہر نکل کر مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا اے قسمیں کھانے والے شخص (عمر) ٹھہر جاؤ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو کر بیٹھ گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری، فضائل القرآن، باب فضل سورة الفتح (٥٠١٢) واحمد (٢١٥/٣)

Marfat.com

[أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ.]

''تم میں سے جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کیا کرتا تھا تو (اسے جان لینا چاہیے کہ) محمد ﷺ وفات پا چکے ہیں لیکن جو شخص اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا تو (اسے جان لینا چاہیے کہ) اللہ تعالیٰ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔''

پھر یہ آیات تلاوت کیں

﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝۳۰﴾ [الزمر: 30]

''(اے محمد) آپ بھی فوت ہونگے اور یہ لوگ بھی۔''

﴿وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَ سَيَجْزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝۱۴۴﴾

[آل عمران: 144]

''اور محمد (ﷺ) تو صرف (اللہ کے) پیغمبر ہیں اُن سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ (یعنی مرتد ہو جاؤ) گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا اور اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔''

لوگ (ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خطاب سن کر) پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ''جب میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کو سنا تو زمین میرے پاؤں کے نیچے سے نکل گئی اور میں زمین پر گر پڑا''۔

(جب آپ ﷺ کی وفات کا یقین ہو گیا تو) انصار سقیفہ بنو ساعدہ میں سعد بن

Marfat.com

عبادہ کے پاس جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ ایک امیر ہم (انصار) میں سے ہو گا ایک تم (مہاجرین) میں سے ہو گا (جب اس بات کا علم دوسرے صحابہ کو ہوا تو) حضرت ابوبکر، عمر اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم سقیفہ میں چلے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گفتگو کرنے لگے لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں منع کر دیا۔

عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے گفتگو اس لیے کرنی چاہی کہ میں نے ایک مضمون تیار کر رکھا تھا جو مجھے بہت پسند آ رہا تھا مجھے یہ بھی ڈر تھا کہ اس مضمون کا حضرت ابوبکر کو پتا نہ چل جائے۔

لیکن جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی اور بہت ہی عمدہ گفتگو کی آپ نے اسی گفتگو میں یہ بھی فرمایا تھا:

[نَحْنُ الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ]

''ہم قریش امیر ہوں گے اور تم انصار ہمارے وزیر ہو گے۔''

لیکن حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم ہم اس فیصلے کو تسلیم نہیں کریں گے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں! ہم امیر ہوں گے اور تم وزیر ہو گے کیوں کہ قریش تمام عرب میں سے شہرت کے لحاظ سے افضل ہیں اور حسب ونسب کے اعتبار سے بھی افضل ہیں اس لیے تم عمر کی یا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لو۔

حضرت عمر نے فرمایا (اے ابوبکر) ہم آپ کی بیعت کریں گے کیوں کہ آپ ہمارے سردار اور ہم میں سے سب سے بہتر اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ پیارے تھے۔

پھر عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بیعت کی پھر لوگوں نے بیعت کرنی شروع کر دی۔ ایک شخص نے کہا کہ تم نے حضرت سعد بن عبادہ (کی بیعت کی بجائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر کے) ان کو ہلاک کر دیا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اسے

Marfat.com

ہلاک کرے۔ [1]

وہ بڑے عامل قرآن تھے

ایک بار عینیہ بن حصین اپنے بھتیجے حر بن قیس کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ "آپ ہم کو خوب عطیہ نہیں دیتے' ہمارے درمیان انصاف نہیں کرتے" اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت برہم ہوئے اور ان کو سزا دینی چاہی' لیکن حضرت حر بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا یا امیر المومنین خدا نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا تھا۔

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿١٩٩﴾﴾

"درگزر کا شیوہ اختیار کر اور نیکی کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کش رہ"۔

اور یہ بھی ایک جاہل ہے' یہ آیت سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوراً رک گئے کیونکہ وہ عموماً:

[كَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللهِ]

"خدا کی کتاب کے سامنے اسی طرح رک جاتے تھے"۔ [2]

متبع قرآن لوگ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں ایک تلوار لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ "آج دشمن کے خون سے خدا نے میرے کلیجہ کو ٹھنڈا کیا ہے' اس لیے یہ تلوار مجھے عطا فرمائیے"۔ ارشاد ہوا کہ "یہ نہ تمہاری ہے نہ میری" وہ دل میں یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ یہ اس کو دی جائے گی جس نے مجھ جیسا مردانہ کام نہیں کیا ہے" تھوڑی دیر کے بعد آپ کا قاصد آیا وہ گھبرائے کہ میری اس گفتگو پر کہیں کوئی آیت تو نہیں نازل ہوئی' آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ نے یہ آیت سنائی:

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾

---

[1] بخاری، المناقب، فضائل ابو بکر (٣٦٦٧) و بخاری، المناقب، باب مرض النبی و وفاتہ (٤٤٥٢،٤٤٥٣)

[2] بخاری، التفسیر، باب قولہ خذالعفوو امر بالعرف (٤٦٤٢)

Marfat.com

''لوگ تم سے مال غنیمت کا حکم دریافت کرتے ہیں کہہ دو مال غنیمت تو خدا اور رسول کا ہے''۔

اور فرمایا کہ ''خدا نے یہ تلوار مجھ کو دی ہے' مگر میں تم کو دیتا ہوں''۔ (۱)

ہمیشہ اللہ سے ڈرنے والے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ عہد نبوت میں ہم لوگ اس خوف کے مارے عورتوں سے ہنسی خوشی کی باتیں نہیں کرتے تھے کہ مبادا اس بارے کوئی آیت نازل نہ ہو جائے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد یہ مہر خاموشی ٹوٹ گئی۔ (۲)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ گھبرا گئے

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کی دیوار کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ آ گئے تو آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا: (ھم الخاسرون) یعنی لوگ گھاٹے میں ہیں وہ گھبرا گئے کہ میرے بارے میں کوئی آیت تو نازل نہیں ہوئی۔ (۳)

میں ڈر گیا تھا

ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کے بعد فرمایا کہ ''فلاں قبیلے کا کوئی شخص موجود ہے؟'' کسی نے جواب نہیں دیا' دوسری بار اسی فقرہ کا اعادہ کیا تو ایک شخص اٹھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''پہلی بار کیوں نہیں اٹھے؟'' بولا مجھے خوف پیدا ہوا کہ اس قبیلے کے متعلق کوئی آیت تو نہیں نازل ہوئی۔ (۴)

صحابہ رضی اللہ عنہم پر گویا ایک مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا

بالخصوص جن آیتوں میں کسی فعل پر عذاب کی دھمکی دی جاتی تھی' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

---

(۱) ابوداود، الجہاد، باب فی النفل (۲۷۴۰)

(۲) سنن ابن ماجہ ، الجنائز (۱۶۳۲)

(۳) نسائی ،الزکوٰۃ، باب التغلیظ فی حبس الزکوٰۃ (۲۴۴۲)

(۴) اسد الغابہ تذکرہ وہب والد عثمان بن وہب (۴۳۰/۵)

Marfat.com

ان سے اور بھی خوف زدہ ہوتے تھے چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ﴾

''جو لوگ چاندی اور سونا جمع کرتے ہیں۔''

تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر گویا ایک مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی بدحواسی کا یہ عالم دیکھ کر کہا ''میں تمہاری مشکل کو حل کرتا ہوں'' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ آپ کے اصحاب پر یہ آیت نہایت گراں گزری ہے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''خدا نے زکوٰۃ صرف اس لیے فرض کی ہے کہ تمہارے بقیہ مال کو اس کے ذریعہ سے پاک کرے اور میراث اس لیے مقرر کی ہے کہ بعد کی نسل کے ہاتھ آئے'' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرہ مارا۔ [1]

میرے باپ ماں آپ پر قربان۔۔!

عہد رسالت میں حضرت مالک بن ثعلبہ ایک دولتمند صحابی تھے' ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے۔

﴿وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ﴾ [: ٥]

''جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں' ان پر یہ عذاب ہوگا''۔

اتفاق سے حضرت مالک رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا تو یہ آیت سن کر ان پر غشی طاری ہوگئی' ہوش میں آئے تو خدمت مبارک میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ ماں آپ پر قربان' کیا یہ آیت ان لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہے جو سونا چاندی جمع کرتے ہیں؟'' ارشاد ہوا ''ہاں'' بولے ''شام ہونے تک مالک کے پاس ایک درہم اور ایک دینار نہ ہوگا'' چنانچہ شام تک انہوں نے اپنی کل دولت خیرات کر دی۔ [2]

---

(1) ابوداود، الزکوٰۃ، باب فی حقوق المال (۱۶۶۴) (روایت میں پوری آیت نہیں ہے۔)

(2) اسد الغابہ تذکرہ مالک بن ثعلبہ (۵/۱۴)

Marfat.com

جو برائی کرے گا اس کو اس کا بدلا دیا جائے گا

ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے فرمایا کہ قرآن مجید کی یہ آیت نہایت سخت ہے۔

﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ﴾

''جو شخص ذرا بھی برائی کرے گا اس کو اس کا بدلا دیا جائے گا''۔

ارشاد ہوا کہ ''عائشہ تم کو یہ خبر نہیں کہ مسلمان کے پاؤں میں اگر ایک کانٹا بھی چبھ جاتا ہے تو وہ اس کے اعمال بد کا بدلا ہوتا ہے''۔ (1)

صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی:

﴿اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ﴾

''اپنے دل کی باتوں کو ظاہر کرو۔ یا چھپاؤ خدا تم سے ان کا حساب لے گا''۔

تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کی کہ ''یا رسول اللہ نماز، روزہ، جہاد اور صدقہ کی تو ہم طاقت رکھتے ہیں لیکن اس آیت کے متحمل نہیں ہو سکتے''۔ چنانچہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾

''خدا ہر شخص کو بقدر استطاعت تکلیف دیتا ہے''۔ (2)

ظلم سے شرک مراد ہے

جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ

---

(1) ابوداؤد، الجنائز، باب عيادة النساء (۳۰۹۳)
(2) صحيح مسلم، الايمان، باب في قوله اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ

Marfat.com

الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾

''جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا' ان ہی کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں''۔

تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پریشان ہو گئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کون ہے جو اپنی جان پر ظلم نہیں کرتا فرمایا ''ظلم سے شرک مراد ہے''۔ ❶

اس اثر پذیری کا یہ نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احکام قرآنیہ پر عمل کرنے کے لیے شدت کے ساتھ تیار ہو جاتے تھے

عمل بالقرآن کی نادر مثال

جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾

''تم لوگ جب تک اپنی محبوب ترین چیزوں کو نہ صرف کرو گے نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے''۔

تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ''خدا ہمارا مال مانگتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ رہئے کہ اریحا میں میری جو زمین ہے میں اس کے نام پر وقف کرتا ہوں' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو''۔ ❷

وہ ان کے رضاعی بیٹے بن گئے

حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا اور زمانہ جاہلیت کی رسم کے مطابق ان کو حقیقی بیٹوں کے حقوق حاصل ہو گئے تھے لیکن جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ ..... الخ﴾ تو ان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ ''ہم سالم کو اپنا لڑکا سمجھتے تھے اور وہ ہمارے ساتھ گھر میں رہتے تھے اور ان سے کوئی پردہ نہ تھا' لیکن اس آیت کے نازل

Marfat.com

ہونے کے بعد اب آپ کا کیا حکم ہے؟'' فرمایا کہ ان کو دودھ پلا دو' چنانچہ دودھ پلانے سے وہ ان کے رضاعی بیٹے کے مثل ہو گئے۔ ❶

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ دھاگا سرہانے رکھنے لگے

سحر کے متعلق جب یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ﴾

''اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ (رات کی) کالی دھاری سے صبح کی سفید دھاری تم کو صاف دکھائی دینے لگے''۔

تو حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ایک سیاہ اور سفید دھاگا سرہانے رکھ کر سوئے اور دیکھا کہ دونوں ممتاز ہوتے ہیں یا نہیں؟ کچھ پتہ نہ چلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا ''عجب سادہ لوح ہو اس سے رات دن یعنی رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی مراد ہے''۔ ❷

غرباء ہم سے زیادہ مستحق ہیں

جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی:

﴿لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾

''اپنے مال باہم ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ تم میں رضا مندی کے ساتھ تجارت ہو''۔

تو یہ حالت ہو گئی کہ دولت مند لوگ اپنے اعزہ کو شریک طعام کرنا چاہتے تھے مگر وہ

---

❶ ابوداود، النکاح، باب من حرم بہ (۲۰۶۱)

❷ ابوداود، الصیام، باب وقت السحور (۲۳۴۹)

Marfat.com

لوگ انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ''غرباء ہم سے زیادہ مستحق ہیں'' چنانچہ سورہ نور کی ایک دوسری آیت نے اس کو منسوخ کر دیا۔ ①

چادروں کو پھاڑ کر دوپٹے بنالیئے

زمانہ جاہلیت میں عرب کی عورتیں دوپٹہ اوڑھتی تھیں تو سینہ اور سر وغیرہ کھلا رہتا تھا لیکن خداوند تعالیٰ نے اس کے مخالف مسلمان عورتوں کو یہ ہدایت کی۔

﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾

''عورتوں کو چاہیے کہ اپنے دوپٹوں کو سینے پر ڈالے رہیں''۔

اس کا یہ اثر ہوا کہ عورتوں نے اپنے تہ بندوں اور چادروں کو پھاڑ کر دوپٹے بنائے اور ان سے اپنے سروں کو اس طرح چھپالیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق یہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کے سروں پر کوے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ②

سب لوگ دیانتدار بن گئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ ناپ جوکھ میں سخت خیانت کرتے تھے اس پر سورہ ویل للمطففین نازل ہوئی اور اب لوگ دیانت سے کام لینے لگے۔ ③

سب لوگ بہترین کھجوریں لانے لگے

اصحاب صفہ کی معاش کا زیادہ تر دارومدار صحابہ رضی اللہ عنہم کی فیاضی پر تھا' چنانچہ انصار حسب مقدور کھجور کے خوشے لاکر مسجد میں لٹکا دیتے تھے' یہ لوگ آتے تھے تو چھڑی سے ان کو ہلاتے تھے جو کھجوریں ٹپک پڑتی تھیں ان کو کھا لیتے تھے۔ لیکن ان میں بعض لوگ

---

① ابوداود ، الاطعمہ، باب نسخ الضیف فی الأ کل من مال غیرہ (۳۷۵۳)

② ابوداود ، اللباس، باب فی قولہ تعالیٰ یدنین علیھن من جلا بیبھن و فی قولہ تعالیٰ و لیضر بن بخمر ھن علی جیو بھن (۴۱۰۰) وتفسیر ابن کثیر تفسیر سورہ نور (۱۸۱/۷)

③ سنن ابن ماجہ، التجارات،باب التوقی فی الکیل والوزن (۲۲۲۳)

Marfat.com

ایسے بھی تھے جو سڑے گلے روکھے پھیکے خوشے لا کر لٹکا دیتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ﴾

''مسلمانو! اپنی بہترین کمائی اور بہترین پیداوار سے صدقہ دو، برے مال کو خیرات نہ کرو حالانکہ (وہی چیز کوئی تم کو دے) تو تم اس کو کبھی نہ لو مگر چشم پوشی کے ساتھ''۔

اور اس کے بعد اس حالت میں انقلاب پیدا ہو گیا اور تمام لوگ بہترین کھجوریں لانے لگے۔ [1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت آہستہ بولنے لگے

جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾

''مسلمانو! پیغمبر کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے اس قدر آہستہ بولنے لگے کہ ان کی بات سننے میں نہیں آتی تھی۔ [2]

وہ تو جنتی ہیں

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ پر اس آیت کا اور بھی زیادہ سخت اثر ہوا، جب یہ آیت نازل ہوئی

---

① ترمذی، تفسیر القرآن، سورہ بقرہ (۲۹۸۷)
② ترمذی، تفسیر القرآن، سورۃ حجرات (۳۲۶۶)

Marfat.com

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ﴾

''مسلمانو! پیغمبر کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو''۔

تو وہ بالکل خانہ نشین ہو گئے ایک روز آپ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ:

''وہ کہیں بیمار تو نہیں ہیں؟''

بولے: ''میں ان کا پڑوسی ہوں مجھے کوئی شکایت معلوم نہیں ہوئی''

واپس آ کر ان سے یہ واقعہ بیان کیا تو بولے:

''کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے اور تم لوگوں کو معلوم ہے کہ میں آپ کے سامنے نہایت بلند آہنگی سے گفتگو کرتا تھا' پس میں دوزخی ہو گیا۔''

آپ کو خبر ہوئی تو فرمایا: ''نہیں وہ جنتی ہیں''۔ [1]

ہاں مجھے یہی پسند ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے

حضرت مسطح رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے رشتہ دار تھے اس لیے وہ ان کی کفالت کرتے تھے' لیکن جب وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں شریک ہوئے تو انہوں نے ان کی کفالت سے ہاتھ کھینچ لیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾ ﴾

''تم میں دولت مند لوگ قرابت داروں' مسکینوں اور مجاہدوں کو دینے سے دریغ نہ کریں' اور عفو درگزر کریں' کیا تم لوگ یہ پسند نہیں کرتے کہ خدا تمہاری مغفرت کرے' اور خدا مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

اور اب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر ان کے مصارف کے کفیل ہو گئے اور کہا ''ہاں مجھے یہی پسند

---

[1] مسلم، الایمان، باب مخافة المومن ان یحبط عمله (٣١٤)

Marfat.com

ہے کہ خدا میری مغفرت کرے"۔ ❶

بچہ قوم کا امام بن گیا

حضرت ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے:

"ارے! تو عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہما سے نہیں ملا؟ عمرو سے ملاقات ہو تو اس سے امامت والا واقعہ تو سننا۔" اب میں عمرو بن سلمہ سے جا ملا اور اس سے مذکورہ واقعے کے بارے میں پوچھنے لگا۔ عمرو بن سلمہ مجھے بتانے لگے: "بات یوں ہے کہ ہم لوگ ایک چشمے پر رہا کرتے تھے وہ ایسی جگہ تھی کہ آنے جانے والے مسافر وہاں سے گزرتے تھے۔ سوار لوگ بھی ہمارے پاس آتے ہوئے ٹھہرتے تھے۔ ہمارے لوگ ان مسافروں سے پوچھتے کہ یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کیا کہتا ہے اور لوگ ان کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ اس پر وہ بتلاتے کہ وہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس کی طرف وحی کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دلیل کے طور پر قرآن کا کوئی مقام بھی پڑھ دیتے۔ میں یہ کلام سنتا تو اسے حفظ کر لیتا۔ یہ کلام میرے دل کو خوبصورت لگتا تھا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ عرب کے عام لوگ مکہ کی فتح تک اسلام قبول کرنے سے رکے ہوئے تھے، وہ کہتے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کی قوم کو باہم لڑنے دو، اگر تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان پر غالب آ گئے تو وہ واقعی سچے نبی ہوں گے۔

چنانچہ اس سوچ کے تحت جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر قوم کے لوگ اسلام قبول کرنے کے لیے دوڑ پڑے۔ ہمارا قبیلہ بھی دوڑا۔ میرے والد صاحب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لیے آئے، پھر جب مکہ میں اسلام قبول کر کے واپس آئے تو آ کر اپنے لوگوں سے

---

❶ بخاری، الشهادات، باب تعديل النساء بعضهن بعضا (٢٦٦١)

Marfat.com

کہنے لگے:

''میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر تمہیں بتلاتا ہوں کہ میں جس نبی کو مل کر تمہارے پاس آیا ہوں وہ نبی سچے نبی ہیں۔ اور پھر کہنے لگے: ''انہوں نے کہا ہے، فلاں نماز! فلاں وقت پر اور اس اس طرح پڑھنا شروع کرو اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی شخص اذان کہے اور پھر امامت وہ کروائے جس کو تم لوگوں میں سب سے زیادہ قرآن یاد ہو۔''

اب لوگ جائزہ لینے لگے کہ کس کو سب سے زیادہ قرآن یاد ہے۔ مجھ سے بڑھ کر تو کوئی نہ تھا، کیوں کہ میں تو آنے جانے والوں سے قرآن سنتا اور اس کو یاد کر لیتا تھا۔ چنانچہ سب نے مل کر مجھے ہی آگے کر دیا۔ میری عمر اس وقت چھ سال یا حد سات سال ہوگی۔ اب میرے پاس ایک چادر تھی جسے اوڑھ کر میں امامت کرواتا تھا۔ جب میں سجدے میں جاتا تو پیچھے سے ننگا ہو جاتا، ایک دفعہ ایک قبیلے کی عورت نے سجدے میں مجھے دیکھ لیا تو اس نے بلند آواز سے کہا: ارے ہم سے اپنے قاری صاحب کا ستر تو چھپالو۔ اب کیا ہوا؟ لوگوں نے ایک کپڑا خریدا اور میرے لیے ایک لمبی سی قمیص بنائی۔ مجھے یہ قمیص پہن کر جس قدر خوشی ہوئی اتنی خوشی مجھے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ [1]

وہ بہت قرآن پڑھا کرتے تھے

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تلاوت قرآن مجید اس قدر خوبصورت آواز میں پڑھتے تھے کہ دِل میں اتر جاتی تھی۔ کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ کو لحن داؤدی دیا گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا تھا:

[لَقَدْ أُوتِيَ أَبُو مُوسَى مِزْمَاراً مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ.]

''ابو موسیٰ کو آلِ داؤد کے سوز و آواز عطاء کیے گئے ہیں''۔ [2]

---

[1] بخاری، المغازی (۴۳۰۲)

[2] دارمی، فضائل القرآن، باب التغنی بالقرآن و بخاری (۵۰۴۸)

Marfat.com

یعنی داؤد علیہ السلام جیسی خوبصورت اور سریلی آواز ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دی گئی ہے جس کے ساتھ پہاڑ اور پرندے بھی تسبیح کیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عائشہ رضی اللہ عنہا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، وہ اپنے گھر میں قرآن پڑھ رہے تھے، دونوں کھڑے ہو کر ان کی قراءت کان لگا کر سننے لگے۔ پھر چلے گئے۔ صبح ہوئی تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے ملے اور فرمایا:

''اے ابوموسیٰ! کل رات میں تمہارے پاس سے گزرا اور میرے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ تم اس وقت اپنے گھر میں قرآن پڑھ رہے تھے۔ ہم نے کھڑے ہو کر تمہارا قرآن سنا''۔

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

[أَمَا إِنِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! لَوْ عَلِمْتُ لَحَبَّرْتُ لَكَ تَحْبِیْرًا]

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر مجھے معلوم ہو جاتا تو میں آپ کی خاطر قرآن کو بہت ہی مزین کر کے پڑھتا''۔ [1]

فرشتے قرآن سننے کو آئے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے بارہ میں روایت کرتے تھے کہ ایک دن جب کہ وہ (یعنی اسید) رات میں سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے ان کا گھوڑا جو ان کے قریب ہی بندھا تھا اچانک اچھلنے کودنے لگا چنانچہ انہوں نے پڑھنا بند کر دیا (تاکہ دیکھیں کیوں اچھل کود رہا ہے) گھوڑے نے بھی اچھل کود بند کر دی۔ (اسید نے یہ سوچ کر کہ یونہی اچھل کود رہا ہوگا) پھر پڑھنا شروع کر دیا گھوڑا بھی پھر اچھلنے کودنے لگا وہ پھر رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا، پھر جب انہوں نے پڑھنا شروع کیا تو گھوڑے نے اچھل کود شروع کی (اب انہیں احساس ہوا کہ گھوڑے کی اچھل کود یوں ہی نہیں ہے بلکہ

[1] مسند ابو یعلی (٦/٤٠١)(٧٣٤٢)

Marfat.com

اس کی خاص وجہ ہے) چنانچہ انہوں نے پڑھنا موقوف کر دیا (اتفاق سے) ان کا بچہ جس کا نام یحییٰ تھا گھوڑے کے قریب ہی تھا انہیں خوف ہوا کہ کہیں گھوڑا (اس اچھل کود میں) اس بچہ کو کوئی تکلیف نہ پہنچادے اس لیے وہ اٹھ کر گھوڑے کے پاس گئے تاکہ بچہ کو وہاں سے ہٹادیں جب انہوں نے بچہ کو وہاں سے ہٹایا اور ان کی نظر آسمان کی طرف اٹھی تو اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ بادل کی مانند کوئی چیز ہے جس میں چراغ سے جل رہے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو اسید رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن حضیر تم پڑھتے رہتے۔ اسید نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں گھوڑا یحییٰ کو کچل نہ ڈالے کیونکہ یحییٰ گھوڑے کے قریب ہی تھا۔

[فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا. قَالَ: "وَتَدْرِي مَا ذَاكَ؟" قَالَ. لَا. قَالَ: "تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَىٰ مِنْهُمْ.]

''چنانچہ جب میں یحییٰ کی طرف پھرا اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی چیز بادل کی مانند ہے جس میں چراغ سے جل رہے ہیں پھر میں تحقیق حال کے لئے اپنے گھر سے باہر نکلا مگر وہ چراغاں مجھے پھر نظر نہیں آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو وہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں! فرمایا: وہ فرشتے تھے جو تمہاری قرات کی آواز سننے کے لئے قریب آگئے تھے اگر تم اسی طرح پڑھتے رہتے تو اسی طرح صبح ہوجاتی اور لوگ فرشتوں کو دیکھتے اور وہ فرشتے لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہوتے۔'' [1]

[1] بخاری، فضائل القرآن، باب نزول السکینۃ والملائکۃ عند قراءۃ القرآن (۵۰۱۸) ومسلم (۱۸۵۹)

Marfat.com

کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ تو مجھے قرآن سنائے۔ انھوں نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے، تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ [1]

[1] صحیح مسلم، صلاة المسافرین، باب استحباب قرائة القرآن ...(۷۹۹)

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شوق حج

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس ذوق وشوق سے حج کرتے تھے اس کا مؤثر منظر حجۃ الوداع میں دنیا کو نظر آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان حج کیا تو مدینہ میں بکثرت صحابہ جمع ہوئے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اگرچہ حاملہ تھیں اور اسی سفر میں بمقام ذوالحلیفہ ان کو وضع حمل بھی ہو گیا' تاہم وہ بھی شریک سفر ہوئیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام بیداء میں پہنچے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس قدر ازدحام ہوا کہ دائیں بائیں آگے پیچھے آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ (1)

بہترین جہاد حج مبرور ہے

فرائض اسلام میں اگرچہ حج تمام عمر میں صرف ایک بار فرض ہے' لیکن بعض صحابہ رضی اللہ عنہم تقریباً ہر سال فریضہ حج ادا فرماتے تھے۔ ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت چاہی تو فرمایا ''بہترین جہاد حج مبرور ہے'' اس کے بعد سے وہ کبھی حج کو نہیں چھوڑا کرتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ میں فرمایا کہ ''جب تم جہاد سے فارغ ہو تو حج کے لیے کجاوے کسو کیونکہ حج بھی ایک جہاد ہے''۔ (2)

میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سخت سے سخت خطرے کی حالت میں بھی حج کو قضا نہیں فرماتے تھے حجاج اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے درمیان جنگ شروع ہوئی اور خود

---

(1) مسلم، الحج، باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم (٢٩٥٠)

(2) بخاری مع فتح الباری، الحج، باب الحج علی الرجل (١٥١٦)

Marfat.com

مکہ محاصرہ میں آ گیا تو انہوں نے اس حالت میں بھی سفر حج کرنا چاہا' صاحبزادے نے روکا تو بولے کہ "ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ کا نمونہ موجود ہے آپ حج کے لیے چلے تو کفار نے روک دیا' اگر مجھے بھی روکا جائے گا تو میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا"۔ (۱)

وہ خود امیر الحاج ہوتے تھے

تمام خلفاء اپنے زمانہ خلافت میں بالالتزام حج کرتے تھے اور خود امیر الحاج ہوتے تھے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت دس برس ہے اور اس مدت میں انہوں نے متصل دس سال حج کیے' اخیر سال جب لوگوں نے ان کا محاصرہ کر لیا تو خود نہ جا سکے' لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو امیر الحاج بنا کر بھیجا۔ (۲)

پیادہ حج کرنے کی منت مانی ہے

اسلام نے اگرچہ رہبانیت کو باطل کر دیا تھا' تاہم بعض صحابہ فریضہ حج کے ادا کرنے میں طرح طرح کا التزام مالایلزم کرتے تھے' ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا نے خانہ کعبہ تک پاپیادہ جانے کی نذر مانی اور رسول اللہ ﷺ سے دریافت کروایا تو آپ ﷺ نے کہا "پاپیادہ بھی چلیں اور سوار بھی ہو لیں" آپ ﷺ نے ایک بوڑھے صحابی کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کے سہارے پاپیادہ چل رہے ہیں' فرمایا کیا معاملہ ہے؟ معلوم ہوا کہ پاپیادہ حج کرنے کی منت مانی ہے آپ ﷺ نے سوار ہونے کا حکم دیا اور فرمایا کہ "خدا اس کے اپنی جان کو عذاب میں ڈالنے سے بے نیاز ہے"۔ (۳)

صرف خانہ کعبہ کا طواف نہ کرنا

اگر کسی معذوری سے حج کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو جاتا تھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو

---

(۱) بخاری، الحج، باب طواف القارن (۱۶۴۰)

(۲) طبقات ابن سعد تذکرہ حضرت عثمان (۳/۴۷)

(۳) بخاری، الحج، باب من نذر المشی الی الکعبۃ (۱۸۶۵)۔

Marfat.com

سخت صدمہ ہوتا تھا' حجۃ الوداع میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ضرورت نسوانی سے معذوری ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو دیکھا کہ رو رہی ہیں' فرمایا کیا ماجرا ہے؟ بولیں کہ ''کاش میں اس سال حج نہ کرتی'' فرمایا ''سبحان اللہ' یہ تو فطری چیز ہے تمام مناسک ادا کرو صرف خانہ کعبہ کا طواف نہ کرو''۔ [1]

ماں باپ کی طرف سے حج کرنا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ صرف خود بلکہ اپنے ماں باپ کی جانب سے بھی حج ادا کرتے تھے' حجۃ الوداع کے زمانہ میں ایک صحابیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ ''میرے باپ پر حج فرض ہو گیا ہے۔ لیکن وہ بڑھاپے کی وجہ سے سواری پر بیٹھ نہیں سکتے 'کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کردوں؟'' آپ نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔ [2]

ایک صحابیہ کی ماں کا انتقال ہو چکا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور کہا کہ ''میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا' کیا میں ان کی جانب سے اس فرض کو ادا کر دوں''؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی اجازت دے دی۔ [3]

عمرہ

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم عمرہ کو فرض سمجھتے تھے' چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ حج کی طرح عمرہ بھی ہر شخص پر فرض ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس کی فرضیت پر یہ استدلال کرتے تھے کہ قرآن مجید میں حج اور عمرہ دونوں کا حکم ایک ساتھ آیا ہے۔

﴿ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ﴾

''خدا کے لیے حج اور عمرہ کو پورا کرو''۔ [4]

---

(1) ابوداود، المناسک، باب فی افراد الحج (۱۷۷۸)

(2) بخاری، الحج باب وجوب الحج و فضلہ (۱۵۱۳)

(3) مسلم۔ الصوم، باب قضا الصیام عن المیت (۲۶۹۷)

(4) بخاری، ابواب العمرہ، باب وجوب العمرۃ و فضلۃ (تحت الباب معلق)

Marfat.com

آپ آدھی رات کو فارغ ہو کر آئیں

بہر حال عمرہ فرض ہو یا نہ ہو' لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو نہایت پابندی کے ساتھ ادا کرتے تھے اور جب وہ فوت ہو جاتا تھا تو ان کو سخت قلق ہوتا تھا' حجۃ الوداع کے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رو رہی ہیں' وجہ پوچھی تو بولیں کہ ''میں ضرورتِ نسوانی سے معذور ہوں' لوگ دو دو فرض (حج اور عمرہ) کا ثواب لے کر جاتے ہیں اور میں صرف ایک کا''۔ فرمایا ''کوئی حرج نہیں' خدا تم کو عمرہ کا ثواب بھی عطا فرمائے گا' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ کر دیا اور مقام تنعیم میں جا کر انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور آدھی رات کو فارغ ہو کر آئیں۔ ①

قربانی کرنا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہایت پابندی اور نہایت شوق کے ساتھ قربانی کرتے تھے' ایک بار حضرت ابو کباش رضی اللہ عنہ تجارت کی غرض سے کچھ بکریوں کے بچے لائے لیکن کسی نے نہیں پوچھا' وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملے اور اس کے جواز وعدم جواز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

[نِعْمَ الأُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ.]

''بھیڑ کا بچہ قربانی کے لیے کس قدر موزوں ہے''۔

یہ سننا تھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہاتھوں ہاتھ ان کو خرید لیا۔ ②

ہر شخص نے ایک ایک اونٹ خرید لیا

ایک بار حضرت اسود بن ہلال رضی اللہ عنہ مدینہ میں بہت سے اونٹ لے کر آئے مسجد میں گئے تو دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تقریر کر رہے ہیں اور لوگوں کو حج کرنے اور ہدی (قربانی)

---

① بخاری، ابواب العمرة، باب عمرة التعیم (۱۷۸۵)
② ترمذی، الاضاحی، باب فی الجذع من الضأن فی الاضاحی (۱۴۹۹) فیہ ضعف

Marfat.com

لے جانے کی ترغیب دے رہے ہیں وہ مسجد سے نکلے تو ہر شخص نے ایک ایک اونٹ خرید لیا اور وہ مالا مال ہو گئے۔ [1]

میں اس وقت سات سال کا تھا

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

[حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ.]

”مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرایا گیا تھا، میں اس وقت سات سال کا تھا۔“ [2]

---

(1) طبقات ابن سعد تذکرہ اسود بن ہلال

(2) البخاري، الحج، باب حج الصبيان (١٨٥٨)

Marfat.com

شوق زکوٰۃ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اگرچہ سخت مفلس اور نادار تھے' تاہم خدا کی راہ میں وہ اپنا مال سینکڑوں طریقوں سے صرف کرتے تھے' جہاد کے سامان اور نومسلموں کی کفالت کے علاوہ صدقہ وخیرات سے کوئی دن خالی نہیں جاتا تھا' زکوٰۃ سب سے مقدم اور حاوی چیز تھی' یعنی غلہ پر الگ سامان تجارت پر الگ' گھوڑوں پر الگ' اونٹوں پر الگ' باغوں پر الگ غرض کوئی چیز ایسی نہ تھی جس میں خدا کا حق نہ ہوتا تاہم وہ نہ اس سے گھبراتے تھے نہ تنگدل ہوتے تھے۔ بلکہ نہایت فیاضی کے ساتھ خدا کے اس حق کو ادا کرتے تھے۔

زکوٰۃ دینے کا شوق

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

[سَأَلَ عَبَّاسٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ.]

"حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سال گزرنے سے قبل زکوۃ ادا کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ان کو رخصت دے دی۔"[1]

سب زکوٰۃ لے کر آجاتے

جب کھجوروں کی فصل تیار ہوتی تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم زکوٰۃ کی کھجوریں لے کر رسول

[1] صحيح سنن الترمذي، للألباني، الجزء الأول (٦٧٨)

Marfat.com

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کے گرد کھجوروں کا ڈھیر لگا دیتے۔ ❶

رسول اللہ ﷺ کا چہرہ فرطِ مسرت سے چمک اٹھا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ اپنے قبیلہ طے کا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو چونکہ اسلام میں یہ پہلا صدقہ تھا اس لیے اس کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے چہرے فرطِ مسرت سے چمک اٹھے۔ ❷

رسول اللہ ﷺ ان کے لیے دعائے خیر فرماتے

جو لوگ اپنے قبیلہ کی زکوٰۃ لے کر آتے رسول اللہ ﷺ ان کے لیے دعائے خیر فرماتے حضرت ابو اوفی رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی زکوٰۃ لے کر آئے تو آپ ﷺ نے دعا دی۔

[اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ أَبِيْ أَوْفٰى.]

''اے اللہ! آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما''۔ ❸

مسول کو ہمیشہ رضا مند رکھتے

جو لوگ زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجے جاتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمیشہ ان کو رضا مند رکھتے' ایک بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چند بدوؤں نے محصولین زکوٰۃ کے ظلم کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا ''ان کو راضی رکھو' حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب سے میں نے یہ سنا میرے پاس سے محصل زکوٰۃ ہمیشہ خوش گیا''۔ ❹

کنگن آپ کے سامنے ڈال دیئے

زیور عورتوں کو سب سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں لیکن صحابیات رضی اللہ عنہن کو خدا کی مرضی ان سے بھی زیادہ عزیز تھی' ایک بار آپ کی خدمت میں ایک صحابیہ اپنی لڑکی کے ساتھ

---

❶ بخاری، الزکاۃ، باب اخذ صدقۃ التمر عند صرام النخل (۱۴۸۵)

❷ مسلم، الفضائل، باب من فضائل غفار و اسلم وغیرہا (۶۴۴۹)

❸ ابوداود، الزکوٰۃ، باب دعاء المصدق لاہل الصدقہ (۱۵۹۰)

❹ مسلم، الزکوٰۃ، باب ارضاء السعادۃ (۲۲۹۸)

Marfat.com

حاضر ہوئیں جس کے ہاتھ میں سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے۔ آپ نے کنگن دیکھ کر فرمایا کیا تم اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ بولی نہیں فرمایا "کیا تمہیں یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خدا قیامت کے دن ان کے بدلے تمہارے ہاتھ میں آگ کے کنگن پہنائے"؟ انہوں نے فوراً کنگن آپ کے سامنے ڈال دیئے کہ یہ خدا اور خدا کے رسول اللہ ﷺ کے ہیں"۔ (۱)

صدقہ فطر ادا کرنا

صدقہ فطر واجب ہے اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر چھوٹے بڑے غلام آزاد کی طرف سے نہایت التزام کے ساتھ صدقہ فطر ادا فرماتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے غلام نافع کے بچوں کی جانب سے بھی صدقہ فطر دیتے تھے۔ (۲)

نماز عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا

رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ نماز عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا جائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس شدت کے ساتھ اس حکم کی پابندی کرتے تھے کہ دو ایک دن پیشتر ہی صدقہ فطر دیتے تھے۔ (۳)

---

(۱) ابوداود، الزکوٰۃ، باب الکنزماھو و زکوٰۃ الحلی (۱۵۶۳)
(۲) بخاری، الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر علی الحر و المملوک (۱۵۱۱)
(۳) ابوداود، الزکوٰۃ، باب متی تودی (۱۶۱۰)

Marfat.com

شوق صدقہ وخیرات

اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سخت تنگدست تھے تاہم ان کو تھوڑا بہت جو کچھ ملتا تھا اس کو صدقہ وخیرات کر دیتے تھے۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بازاروں میں جاتے اور لوگوں کا سامان اٹھانے، محنت ومزدوری میں جو کچھ ملتا اس کو صدقہ کر دیتے۔ [1]

اگر وہ صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ پائے۔۔۔؟

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

["عَلىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ". قَالُوا: فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: "فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ". قَالُوا: فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: "فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ". قَالُوا: فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: "فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ". أَوْ قَالَ: "بِالْمَعْرُوفِ". قَالَ: فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: "فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ".]

''ہر مسلمان کے لیے صدقہ کرنا ضروری ہے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اگر وہ صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ پائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ہاتھوں سے کام (محنت مزدوری) کرے اور اجرت حاصل کرکے اپنے نفس کو بھی نفع

---

[1] بخاری، الزکوٰۃ، باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ (۱۴۱۵)

Marfat.com

پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ انھوں نے پوچھا، اگر اسے اس کی بھی طاقت نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کسی مصیبت زدہ حاجت مند کی مدد کردے، انھوں نے کہا اگر وہ اس کی بھی طاقت نہ رکھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ نیکی یا بھلائی کا حکم کرے، انھوں نے پوچھا، اگر وہ یہ بھی نہ کرے؟ آپ نے فرمایا: وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے سے باز رہے، یقیناً یہ بھی صدقہ ہے۔"[1]

وہ ان کو بہت ہی زیادہ محبوب تھا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ اور سب سے بڑے باغ والے تھے۔ ان کا ایک باغ جو بیرحاء تھا۔ وہ ان کو بہت ہی زیادہ محبوب تھا مسجد نبوی ﷺ کے قریب تھا۔ پانی بھی اس میں نہایت شیریں اور کثرت سے تھا نبی کریم ﷺ بھی اکثر اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کا پانی نوش فرماتے۔ جب قرآن کریم کی آیت:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾[آل عمران: 92]

"تم نیکی کے کامل درجہ کو نہیں پہنچ سکتے جب تک ایسی چیزوں سے خرچ نہ کروگے جو تم کو پسند ہیں۔"

نازل ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے:

[إِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، باب علی کل مسلم صدقہ (۱۴۴۵) صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف(۱۰۰۸)

Marfat.com

''مجھے اپنا باغ بیرحاء سب سے زیادہ محبوب ہے اور اللہ کا فرمان ہے محبوب مال اللہ کے راستے میں خرچ کرو اس لیے وہ اللہ کے راستے میں دیتا ہوں۔ آپ ﷺ جیسا مناسب سمجھیں اس کے موافق اس کو خرچ فرمالیں۔''

نبی کریم ﷺ نے بہت زیادہ مسرت کا اظہار فرمایا:

[ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ.]

''یہ بہت نفع مند مال ہے۔''

میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے قرابت میں تقسیم کردو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردیا۔ (1)

یہ بہت فائدہ مند تجارت ہے

امام ابویعلیٰ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی:

﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ [البقرة: 245]

''تم میں سے کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے۔''

تو حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا:

[إِنَّ اللّٰهَ لَيُرِيدُ مِنَّا الْقَرْضَ.]

''اللہ ہم سے قرض مانگتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، تو حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے اپنا ہاتھ دکھائیں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر فرمانے لگے:

[أَقْرَضْتُ رَبِّي حَائِطِي.]

''میں اپنا باغ اللہ کو قرض دیتا ہوں۔''

---

(1) تفسیر ابن کثیر (۱/۵۰۶)

Marfat.com

اس باغ میں کھجوروں کے چھ سو درخت ہیں۔ چنانچہ جب وہ اپنے باغ میں پہنچے کہ اس باغ میں ہی ان کی رہائش تھی انہوں نے باغ کے دروازے پر ہی:

[يَا أُمَّ الدَّحْدَاحِ! فَقَالَتْ: لَبَّيْكَ، فَقَالَ: اخْرُجِي فَقَدْ أَقْرَضْتُهُ رَبِّي]

"اے ام دحداح! کہنے لگیں جی حاضر۔ کہا: باغ سے باہر آ جاؤ اب یہ باغ میں نے اللہ کو قرض دے دیا ہے۔"

اس پر ان کی بیوی نے کہا:

"یہ بہت فائدہ مند تجارت ہے۔" ❶

میں نے تو اس کو صدقہ کر دیا

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی فروخت کی اور اس کی قیمت گود میں لیے بیٹھی تھیں کہ ان کے شوہر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آئے اور قیمت دیکھ کر کہا "مجھے دے دو" بولیں "میں نے تو اس کو صدقہ کر دیا"۔ ❷

اس کی کل قیمت خیرات کر دی

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت ہی میں نیک کاموں کے کرنے میں مشہور تھے' اسلام لائے تو زمانہ جاہلیت میں جو نیک کام کیے تھے' اسلام میں بھی اسی قسم کے نیک کام کیے' دار الندوہ جو قریش کا ایک قابل فخر یادگار جگہ تھی' ان ہی کے قبضہ میں تھی' انہوں نے اس کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم پر فروخت کیا اور اس کی کل قیمت خیرات کر دی۔ ❸

---

❶ تفسیر ابن کثیر (۳۹۴/۴)

❷ مسلم، آداب، باب جواز المراة الاجنبیه

❸ اسد الغابه تذکره حکیم بن حزام (۵۸/۲)

Marfat.com

مدائن کے گورنر کی خیرات

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن کے گورنر تھے اور پانچ ہزار وظیفہ پاتے تھے۔ لیکن جب بیت المال سے وظیفہ کی رقم ملتی تھی تو کل کی کل خیرات کر دیتے تھے اور خود اپنے کسب سے روزی پیدا کرتے تھے۔ ①

وہ ذخیرہ کرنا ناجائز خیال کرتے تھے

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سرے سے مال کا جمع کرنا ہی ناجائز سمجھتے تھے۔ ②

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل

بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان جو چیز صدقہ میں دے دے اس کو دوبارہ نہ خریدے اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اگر صدقہ کا مال دے کر پھر خریدتے تو اس کو اپنے پاس نہ رکھتے بلکہ صدقہ کر دیتے۔ ③

عورتوں نے اپنے کانوں کی بالیاں صدقہ کر دیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب وتحریض سے صحابہ کرامؓ اور بھی زیادہ صدقہ وخیرات کی طرف مائل ہو جاتے تھے' ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ عید میں صدقہ کی ترغیب دی' عورتوں کا مجمع تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ دامن پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں اپنے کانوں کی بالیاں اور ہاتھوں کی انگوٹھیاں پھینکتی جاتی تھیں۔ ④

ایک پوری تھیلی صدقہ کر دی

ایک بار قبیلہ مضر کے بہت سے فاقہ زدہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کی حالت دیکھی تو چہرے کا رنگ بدل گیا اور نماز کے بعد ایک خطبہ

---

① الاستیعاب حضرت سلمان فارسی (۶۳۵/۲)
② بخاری، الزکوٰۃ، باب ما ادی زکوٰۃ فلیس بکنز (۱۴۰۸)
③ بخاری، الزکوٰۃ، باب ہل یشتری صدقۃ (۱۴۸۹)
④ ابوداود، الصلوٰۃ، باب الخطبہ فی یوم العید (۱۱۴۳)

Marfat.com

دیا جس میں ان پر صدقہ کرنے کی ترغیب دی ایک صحابی کے پاس درہم و دینار کی ایک تھیلی اس قدر وزنی تھی کہ اس کو بمشکل اٹھا سکتے تھے لیکن انہوں نے اس کو آپ کے سامنے ڈال دیا۔ اس کے بعد اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے کپڑے اور غلہ کا ڈھیر لگا دیا۔ ❶

سب نے دیواروں میں شگاف کر دیے

ایک بار آپ نے دیکھا کہ انصار نے اپنے باغوں کے گرد چار دیواریاں قائم کر دی ہیں۔ حالانکہ پہلے ایسا نہیں کرتے تھے فرمایا کہ ''نماز جمعہ کے بعد چلے نہ جانا میں کچھ کہوں گا'' جب نماز ہو چکی تو تمام انصار منبر کے گرد جمع ہو گئے' آپ نے فرمایا کہ ''تم پہلے قوم کا تاوان دیتے تھے یتیموں کی پرورش کرتے تھے اور دوسری نیکیاں کرتے تھے لیکن جب اسلام آیا تو مال کی اس قدر حفاظت کرتے ہو؟ انسان جو کچھ کھا لیتا ہے اس کا ثواب ملتا ہے اور چڑیاں جو کچھ کھا لیتی ہیں اس کا ثواب ملتا ہے' انصار پر اس تقریر کا یہ اثر ہوا کہ پلٹے تو سب نے اپنے اپنے باغ کی دیواروں میں ایک ایک دو دو شگاف کر دیئے کہ ان کا فائدہ سب کو پہنچے۔ ❷

---

❶ نسائی ،الزکوٰۃ، باب التحریض علی الصدقہ (۲۵۵۵)

❷ اسد الغابہ تذکرہ خالد بن صخر (۲/۱۲۷)

Marfat.com

شوق حدیث

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شوق حدیث صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض وصحبت تک محدود نہ تھا' بلکہ وہ اس روحانی خزانے کی تلاش میں طرح طرح کی مشقتیں کر کے سینکڑوں کوس کا سفر کرتے تھے۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ مصر کے گورنر تھے' ایک صحابی ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں ملاقات کے لیے نہیں آیا میں اور آپ دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی تھی' اس لیے مجھے خیال ہوا کہ شاید آپ کے پاس اس کا علم ہو۔ (1)

ایک حدیث کے لیے وہ مصر پہنچ گئے

حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ مصر میں مقیم تھے' وہ قصاص کے متعلق ایک حدیث روایت کرتے تھے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو بازار میں آ کر ایک اونٹ خریدا اور اس پر کجاوہ کس کر مصر کو روانہ ہوئے۔ ایک مہینے میں مصر پہنچے اور لوگوں سے پوچھتے ہوئے ان کے دروازے پر گئے اور ایک حبشی غلام کے ذریعہ سے ان کو اطلاع دی' جب ان کو معلوم ہوا کہ وہ صحابی ہیں تو آ کر لپٹ گئے' اور پوچھا کہ آپ کیوں تشریف لائے؟ بولے قصاص کے متعلق آپ جس حدیث کی روایت کرتے ہیں اب آپ کے سوا اس کا کوئی راوی نہیں ہے' اس لیے میں نے چاہا کہ قبل اس کے کہ ہم دونوں میں سے کسی کو موت آئے میں آپ سے اس حدیث کو سن لوں۔ (2)

---

(1) ابوداود، الترجل (۴۱۶۰)

(2) بخاری،العلم، باب الخروج فی طلب العلم (تحت الباب معلق) وحسن المحاضره (۷۸/۱)

Marfat.com

ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث بیان فرمائی تھی۔ حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ اس موقع پر موجود تھے' لیکن بعد میں حضرت سائب رضی اللہ عنہ کو اس حدیث کے متعلق وہم پیدا ہوا اور وہ اس کے ازالہ شک کے لیے مصر میں حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور پہلے مسلمہ بن مخلد کے دروازے پر حاضر ہوئے انہوں نے ان کو مہمان بنانا چاہا' لیکن انہوں نے کہا کہ پہلے عقبہ سے میری ملاقات کروا دیجیے' وہ ایک گاؤں میں تھے وہاں گئے اور اس حدیث کی تصدیق کر کے واپس آئے۔ ①

رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟

ایک بار ایک صحابی نماز پڑھ رہے تھے' آپ نے ان سے کچھ کہا جس کو اور صحابہ نے نہیں سنا جب وہ پلٹے تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کو گھیر لیا اور کہا کہ "آپ نے کیا فرمایا"۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ تم میں سے کوئی فجر چار رکعت پڑھے۔ ②

ہمیشہ نبی کریم ﷺ کی بات سننے کا شوق

حضرت ابن حنظلیہ رضی اللہ عنہ ایک خاموش اور گوشہ نشین صحابی تھے ایک روز وہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہو کر گزرے تو انہوں نے ان کو دیکھ کر کہا:

[كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ.]

"کچھ فرمایئے جو ہم کو نفع دے اور آپ کے لیے مضر نہ ہو"۔

انہوں نے ایک حدیث بیان کی' حضرت ابوالدردائ رضی اللہ عنہ اس قدر مسرور ہوئے کہ سر اٹھا کر کہا' آپ نے رسول اللہ رضی اللہ عنہم سے یہ سنا ہے انہوں نے کہا ہاں پھر بار بار اس جملے کو

---

① حسن المحاضرہ (۸،٦/۱)

② سنن ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ باب ماجاءاذا قیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبہ (۱۱۵۳)

Marfat.com

دہراتے رہے، اسی طرح وہ متعدد بار ان کے پاس سے گزرے اور انہوں نے کلمہ نافعہ کی استدعا کی اور انہوں نے ایک حدیث بیان کر دی۔ ①

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے عمر رضی اللہ عنہ نے ثبوت مانگ لیا

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے (ملاقات کے لیے) اجازت طلب کی مگر ان کو اجازت نہ ملی (کیوں کہ اس وقت) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (کسی کام میں) مشغول تھے تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ لوٹ گئے۔ پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری) کی آواز سنی تھی ان کو اجازت دے دو تو لوگوں نے کہا کہ وہ تو واپس چلے گئے ہیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلوایا (اور پوچھا کہ تم کیوں لوٹ گئے تھے؟) انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں اسی بات کا حکم دیا جاتا تھا۔ (یعنی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حکم ہے کہ اجازت نہ ملے تو واپس چلے جاؤ) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اس پر کوئی گواہ پیش کرو لہٰذا وہ انصار کی مجلس میں آئے اور ان سے پوچھا تو انصار نے کہا کہ اس بات کی گواہی تو سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ دے سکتے ہیں جو ہم سب سے چھوٹے ہیں چنانچہ وہ انہی کو لے گئے (اور انہوں نے شہادت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم پوشیدہ رہ گیا کیوں کہ میں بازاروں میں تجارت کے لیے سفر کرنے میں مشغول ہو گیا تھا۔ ②

---

① ابوداود، اللباس، باب ماجاء فی اسبال الازار (۴۰۸۹)

② البخاری، البیوع، باب الخروج فی التجارۃ (۲۰۶۲)

Marfat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم کا شوق جہاد

اسلام کے فرائض و اعمال میں جہاد سب سے زیادہ مشکل ہے لیکن صحابہ کرام کو قرآن مجید ہی کے اثر نے جہاد پر آمادہ کیا تھا اور اسی اثر کی بدولت وہ سخت سے سخت جنگی خطرات میں ثابت قدم رہتے تھے۔

اسلام کے فرائض و اعمال میں جہاد سب سے زیادہ سخت ہے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جہاد کا اس قدر شوق تھا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد تک برابر جہاد ہی میں مشغول رہے۔ [1]

وہ قسطنطنیہ میں شہید ہو کر مدفون ہوئے

ایک بار قسطنطنیہ میں رومیوں سے مسلمانوں کا مقابلہ ہوا' رومی بالکل قسطنطنیہ کی دیوار کے متصل صف زن تھے' ایک مسلمان نے جرات کر کے حملہ شروع کیا تو لوگ پکارے ''ہاں ہاں! اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتے ہو'' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ جو ساتھ تھے بولے ''یہ آیت تو ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب اسلام نے قوت حاصل کر لی' تو ہم لوگ اپنی معاش کے کام دھندے میں مصروف ہو گئے' اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ﴾

''اور خدا کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے تئیں ہلاکت میں نہ ڈالو''۔

---

(1) بخاری ، الجهاد، باب برکة الغازی فی ماله حیاً و میتاً (٣١٢٩)

Marfat.com

اس لیے اصلی ہلاکت یہ ہے کہ ہم معاش کے کاروبار میں مصروف ہو جائیں اور جہاد کو چھوڑ دیں راوی کا بیان ہے کہ ''جب سے یہ آیت نازل ہوئی' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہمیشہ مصروف جہاد رہے' یہاں تک کہ قسطنطنیہ میں شہید ہو کر وہی مدفون ہوئے''۔ ①

شوق جہاد کی کیفیت

ایک بار رسول اللہ ﷺ نے شرکت جہاد کے لیے عام منادی کرائی' ایک صحابی نہایت بوڑھے تھے اور خدمت کے لیے ان کے پاس کوئی خادم بھی نہ تھا' تاہم اس قدر شوق جہاد رکھتے تھے کہ شریک جہاد ہوئے اور خدمت کے لیے تین دینار کی اجرت پر ایک شخص کو ساتھ لیتے گئے۔ ②

ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی

ایک بار جب رومیوں نے مسلمانوں کے مقابل میں ایک لشکر گراں جمع کیا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس خطرہ کی اطلاع کی تو انہوں نے ان کو لکھا کہ ''مسلمان بندے پر جب کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو اس کے بعد اللہ اس کو دور کر دیتا ہے' ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی خداوند تعالیٰ اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۗ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۲۰۰ ﴾

''مسلمانو! مصیبتوں پر صبر کرو اور صبر میں کفار کا مقابلہ کرو اور استقلال کے ساتھ جہاد کرو اور خدا سے ڈرو یقین ہے کہ تم کامیاب ہو گے''۔ ③

---

① ابوداود، الجهاد، باب فی قوله تعالیٰ و لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة (۲۵۱۲)
② ابوداود ، الجهاد، باب فی الرجل یغزو باجر الخدمة (۲۵۲۷)
③ موطاء امام مالک ، الجهاد، باب الترغیب فی الجهاد (۲/۴۴۶)

Marfat.com

عزمِ جہاد کی مثالیں

بیوی اور جائیداد سب کو عزیز ہوتے ہیں' لیکن شوق جہاد میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کو بھی الگ کر دیا تھا' حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور مدینہ آیا کہ وہاں کی جائیداد کو بیچ کر ہتھیار خریدوں اور جہاد کروں لیکن چند صحابہ رضی اللہ عنہم ملے اور انہوں نے کہا کہ ہم میں بھی چھ آدمیوں نے یہی ارادہ کیا تھا' لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا''۔ [1]

شوقِ شہادت

عہد نبوت میں شہادت ایک ابدی زندگی خیال کی جاتی تھی اس لیے ہر شخص اس آب حیات کا پیاسا رہتا تھا' حضرت ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ عنہا ایک صحابیہ تھیں' جب بدر کا معرکہ پیش آیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ ''مجھ کو شریک جہاد ہونے کی اجازت عطا فرمایئے' میں مریضوں کی تیمارداری کروں گی' شاید مجھے وہ درجہ شہادت حاصل ہو جائے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' گھر ہی میں رہو' خدا تمہیں وہیں شہادت دے گا'' یہ معجزانہ پیشین گوئی کیونکر غلط ہوسکتی تھی؟ انہوں نے ایک لونڈی اور ایک غلام مدبر کیے تھے۔ جنہوں نے ان کو شہید کر دیا کہ جلد آزاد ہو جائیں۔ [2]

جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے نیچے ہیں

حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''میں نے اپنے باپ سے دشمن کے مقابلہ کے وقت یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے نیچے ہیں، ایک پراگندہ حال شخص نے کہا: اے

---

(1) ابوداود، التطوع، باب فی صلوٰۃ اللیل (۱۳۴۲)

(2) ابوداود، الصلوٰۃ، باب امامۃ النساء (۵۹۱)

Marfat.com

ابوموسیٰ! آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے خود سنا ہے؟
ابوموسیٰ نے جواب دیا کہ ہاں تو وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں تمھیں سلام کہتا ہوں، پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام کو توڑ کر پھینک دیا اور تلوار کے ساتھ دشمن کی طرف آگے بڑھا اور خوب شمشیر زنی کی، یہاں تک کہ خود بھی شہید ہو گیا۔'' [1]

اصل جہاد کی تلاش میں

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

[يَا رَسُولَ اللهِ! الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ أَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ".] [2]

''ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آدمی مالِ غنیمت کے لیے لڑتا ہے، ایک آدمی اس لیے لڑتا ہے تاکہ اس کا ذکر ہو اور ایک آدمی اس لیے لڑتا ہے تاکہ اسکی شجاعت و بہادری کو دیکھا جائے تو ان میں سے کونسا فی سبیل اللہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اس لیے لڑائی کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو سربلندی حاصل ہو وہ فی سبیل اللہ ہے۔''

---

[1] ترمذی، فضائل الجهاد، باب ماذكر أنّ ابواب الجنة تحت ظلال السيوف (١٦٥٩) مسلم، الجهاد، باب ثبوت الجنة للشهيد (١٩٠٢)

[2] بخاری، الجهاد والسير، باب من قاتل لتكون كلمة الله ہی العليا (٢٨١٠) مسلم، الجهاد، باب من قاتل لتكون كلمة الله هی العليا فهوفی سبيل الله (١٩٠٤)

Marfat.com

میں اس لیے ایمان نہیں لایا

رسول اللہ ﷺ پر ایک بدو ایمان لایا اور آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت کرنے پر آمادگی ظاہر کی لیکن آپ نے اس کو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے سپرد کر دیا، جن کے اونٹ وہ چرایا کرتا تھا، لیکن جب ایک غزوہ میں مال غنیمت ہاتھ آیا اور آپ نے اس کا بھی حصہ لگایا تو اس نے کہا ''میں اس لیے ایمان نہیں لایا، میں اس لیے حلقہ اسلام میں داخل ہوا ہوں کہ میرے حلق میں تیر لگے اور میں شہید ہو کر جنت میں داخل ہوں۔'' تھوڑی دیر کے بعد معرکہ کارزار گرم ہوا تو وہ ٹھیک حلق پر تیر کھا کر شہید ہوا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لاش کو آپ ﷺ کے سامنے لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اس نے خدا کی تصدیق کی تو خدا نے بھی اس کی تصدیق کی'' یہ کہہ کر خود اپنا جبہ کفن کے لیے عنایت فرمایا۔ (۱)

تلوار کی میان توڑ کر پھینک دی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے چچا غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے اس لیے ہمیشہ یہ کانٹا ان کے دل میں کھٹکا کرتا تھا، غزوہ احد پیش آیا تو اس میں اس جانبازی کے ساتھ لڑ کر شہید ہوئے کہ ان کی بہن کا بیان ہے کہ تیر، نیزے اور تلوار کے اسی سے زیادہ زخم جسم پر تھے، میں نے صرف انگلیوں سے ان کو پہچانا۔

ایک بار ایک صحابی نے معرکہ جنگ میں یہ روایت کی کہ ''جنت کے دروازے تلوار کے سایہ کے نیچے ہیں'' ایک صحابی اٹھے اور کہا ''تم نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے'' بولے ''ہاں'' وہ وہاں سے اٹھ کر اپنے رفقاء کے پاس آئے اور سلام کر کے ان سے رخصت ہوئے تلوار کی میان توڑ کر پھینک دی اور دشمن کی صف میں گھس کر لڑے اور شہید ہوئے۔ (۲)

ان کو نیت کا ثواب مل چکا

حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کو طاعون کی بیماری لاحق ہوئی، رسول اللہ ﷺ

(۱) نسائی، الجنائز، باب الصلوٰة علی الشهداء (١٩٥٥)
(۲) مسلم، الامارة، باب ثبوت الجنة للشهيد (١٩٠٢)

Marfat.com

عیادت کے لیے تشریف لائے تو آثار موت طاری ہو چکے تھے، عورتیں رونے پیٹنے لگیں ان کی صاحبزادی روتی تھیں اور کہتی تھیں کہ ''مجھے توقع یہ تھی کہ آپ شہید ہوں گے، آپ نے جہاد کا سامان مکمل بھی کر لیا تھا' آپ نے فرمایا ''ان کو نیت کا ثواب مل چکا''۔ (۱)

میں لنگڑاتا ہوا جنت میں پہنچ جاؤں گا

حضرت عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ ایک بوڑھے اور لنگڑے صحابی تھے' غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لنگڑا پن کی وجہ سے ان کو مدینہ ہی میں چھوڑ دیا تھا' لیکن غزوہ احد میں انہوں نے بیٹوں سے کہا کہ ''مجھے میدان جہاد میں جانے دو'' سب نے کہا ''آپ کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا ہے'' بولے ''افسوس تم نے مجھے بدر میں جنت سے محروم رکھا اور اب احد میں بھی محروم رکھنا چاہتے ہو؟ یہ کہہ کر روانہ ہوئے' جب لڑائی کا وقت آیا تو بولے ''یا رسول اللہ! اگر میں شہید ہو جاؤں تو اسی طرح لنگڑاتا ہوا جنت میں پہنچ جاؤں گا'' ارشاد ہوا ''ہاں'' یہ سن کر آگے بڑھے' لڑے اور شہید ہوئے۔ (۲)

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا خاوند جہاد پر جا چکا ہے

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا خاوند جہاد پر جا چکا ہے، میں گھر میں اس کی نماز اور دیگر نیک کاموں کی اقتداء کیا کرتی تھی (اب میں تنہا رہ گئی) لہٰذا مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جو اس کے لوٹنے تک کرتی رہوں اور اس کے عمل کے برابر ثواب پا لوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میں اتنی طاقت ہے کہ اس کے گھر لوٹ آنے تک مسلسل قیام میں رہو اور کبھی نہ بیٹھو! روزے رکھو اور کبھی افطار نہ کرو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی رہو اور کبھی نہ تھکو! اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی طاقت تو نہیں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(۱) ابوداود، الجنائز، باب فضل من مات بالطاعون (۳۱۱۱)

(۲) اسد الغابہ تذکرہ سلیم مولی عمرو بن الجموح (۵۴۵/۲)

Marfat.com

[وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ طَوَّقْتِیْهِ مَا بَلَغْتِ الْعَشُوْرَ مِنْ عَمَلِهٖ]

''مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر اللہ تعالیٰ تمھیں ان تمام کاموں کی توفیق دے بھی دے تب بھی تم اپنے شوہر کے جہادی اجر کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچ سکتیں۔'' ①

جابر سوار ہو جاؤ

سرزمین روم میں...... مجاہدین کا ایک قافلہ منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ مالک بن عبداللہ الخثعمی رضی اللہ عنہ اس کے قائد ہیں۔ دوران سفر انھوں نے جابر بن عبداللہ انصاری کو دیکھا کہ گھوڑا ان کے پاس ہے لیکن وہ اس کی لگام پکڑے پیدل چل رہے ہیں، مالک نے پکار کر کہا جابر سوار ہو جاؤ، اللہ نے تمھیں سواری دی ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے کہ جس بندے کے قدم اللہ کی راہ میں خاک آلود ہوں اس بندے پر اللہ تعالیٰ جہنم کو حرام کر دیتا ہے۔ یہ حدیث سننی تھی کہ تمام مجاہدین نے اپنی اپنی سواریوں سے چھلانگیں لگا دیں۔ چنانچہ اس روز سے بڑھ کر پیدل چلنے والے کسی جہادی سفر میں نہیں دیکھے گئے۔ ②

میں بھی شامل تھا

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

[وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى فَوَثَبَ بِي فَرَسِي جِدَارًا.]

''میں مقابلے میں حصہ لینے والوں میں شامل تھا اور میرا گھوڑا (تیز رفتاری کی وجہ سے میرے سمیت دیوار پر چڑھ گیا۔'' ③

---

① مستدرک حاکم (۲/۷۳)
② مسند أحمد (۶/۸۵)، ألجهاد لابن أبي عاصم (۱۲۲)
③ صحيح الترمذي، أبواب الجهاد، باب الرهان (۱۳۸۹)

Marfat.com

امام مسلم رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے:

[فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِي الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ.]

''میں آگے آ رہا تو میرا گھوڑا میرے سمیت مسجد کی ایک دیوار پر چڑھ گیا۔'' (1)

جنت کی بشارت

جو شخص کسی مجاہد کو سامان فراہم کرتا ہے اس کے لیے جنت کا اعلان بھی کیا گیا ہے غزوہ تبوک کی تیاری کے موقع پر امام الانبیاء محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ.]

''جو شخص جیش عسرہ (غزوہ تبوک کے لشکر) کو سامان سے لیس کرے اس کے لیے جنت ہے۔''

غزوہ تبوک ماہ رجب ۹ ہجری میں وقوع پذیر ہوا۔ اسے غزوۃ العسرۃ (تنگی کی جنگ) اور غزوہ فاضحہ (منافقوں کو رسوا کرنے والی جنگ) بھی کہتے ہیں۔ عرب عیسائیوں کے مشورہ پر شاہ روم ہرقل نے اسلامی ریاست کے خاتمے کا ارداہ کیا تو اس کے جواب میں یہ غزوہ پیش آیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار لشکر کی قیادت کرتے ہوئے تبوک کی طرف روانہ ہوئے اور بیس دن وہاں قیام فرمایا، اس لشکر کو عثمان رضی اللہ عنہ نے سامان سے لیس کیا تھا۔ (2)

محافظ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

[كَانَ أَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ خَلْفِهِ يَنْظُرُ إِلَى مَوَاقِعِ نَبْلِهِ فَيَتَطَاوَلُ أَبُو طَلْحَةَ بِصَدْرِهِ يَقِي بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ.]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ احد کے دن نبی

(1) صحیح مسلم، الامارۃ، باب المسابقة بين الخيل و تضميرها (١٨٧٠)

(2) بُخاری فضائل أصحاب النبی ﷺ مناقب عثمان بن عفان (٣٦٩٥)

Marfat.com

کریم ﷺ کے آگے تیر اندازی کر رہے تھے اور نبی کریم ﷺ ان کے پیچھے سے سر اٹھا کر دیکھتے تھے کہ ان کے تیر کہاں لگ رہیں ہیں تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی حفاظت کی غرض سے پورے قد سے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ ﷺ ادھر ہو جائیں، اللہ نے مجھے آپ ﷺ کا فدائی بنا دیا ہے اور میرا جسم آپ ﷺ کی ڈھال ہے۔"[1]

عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ کا شوق شہادت

مسلم بن صبیح کہتے ہیں کہ عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں سے فرمایا:

[مَنَعْتُمُوْنِي الْجَنَّةَ بِبَدْرٍ.]

کہ تم نے مجھے بدر میں جنت سے روکا اور اللہ کی قسم اگر میں زندہ رہا تو یوں کروں گا (یعنی یہ کارنامے سرانجام دوں گا)

یہ بات عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ سے ملے اور دریافت کیا کہ آپ اس بات کے قائل ہیں، تو انھوں نے کہا ہاں راوی فرماتے ہیں کہ احد کے دن عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے سوا کوئی اور فکر نہ تھی (یعنی ان کے قول کا کیا بنتا ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو تلاش کیا:

[فَاِذَا هُوَ فِى الرَّعِيْلِ الْأَوَّلِ]

"تو وہ لشکر کے ہراول میں تھے۔"[2]

عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی رقت انگیز دعائے شہادت

عظیم محدث سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے

---

[1] صحیح مسلم (۱۸۱۱) صحیح ابن حبان (۷۱۸۱) المستدرک (۵۵۰۹) موارد الظمآن (۲۲۵۰) ألسنن الكبرىٰ (۸۲۸۴) مصنف إبن أبی شیبہ (۱۹۳۹۵) مسند أحمد (۱۲۵۳) فضائل الصحابہ للنسائی (۱۷۹)

[2] سیر اعلام النبلاء (۱/۲۵۵)

Marfat.com

احد کے دن فرمایا کہ اے اللہ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہم جب دشمن سے ٹکرائیں تو وہ مجھے قتل کریں:

[ثُمَّ یَبْقَرُوْا بَطَنِیْ.]

اور میرا پیٹ پھاڑ ڈالیں اور ناک کان وغیرہ کاٹ ڈالیں۔

پھر جب میں آپ سے ملوں

[سَأَلْتَنِیْ فِیْمَ هٰذَا؟]

تو آپ سوال کریں کہ یہ کس کے لیے ہے تو میں عرض کروں کہ آپ ہی کے راستہ کا تحفہ ہے، پس وہ دشمن سے ٹکرائے اور شہید ہو گئے اور ان کے ساتھ یہی کیا گیا۔ ①

جہاد میں شرکت کے لیے باپ بیٹے میں قرعہ اندازی

نبی کریم ﷺ جب بدر کے لیے نکلے تو حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ اور ان کے والد دونوں نے جہاد میں شرکت کا ارادہ کیا اور نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ فرمایا تو نبی کریم ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ ان میں سے ایک جہاد میں نکلے تو باپ بیٹے نے قرعہ اندازی کی تو قرعہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے نام نکلا تو ان کے والد نے کہا کہ اے میرے بیٹے اس میں مجھے ترجیح دے دو تو حضرت سعد نے کہا:

[یَا أَبَتِ إِنَّهَا الْجَنَّةُ لَوْ كَانَ غَيْرُهَا اٰثَرْتُكَ بِهِ]

کہ اے اباجان یہ جنت کا معاملہ ہے اگر کوئی اور معاملہ ہوتا تو یقیناً میں آپ کو ترجیح دے دیتا۔

پس حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے اور بدر میں شہید ہو گئے اور ان کے والد حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ اگلے سال احد میں شہید ہو گئے۔ ②

---

① المستدرک (۴۹۵۲) مصنف عبدالرزاق (۹۵۵۲) حلیة الأولیاء (۱/۱۰۹) وزادا لمعاد (۳/۲۵۸) ومجمع الزوائد (۹/۳۵۱)

② المستدرک (۴۸۶۶) السنن (۲۵۵۸۸) سیر اعلام النبلاء (۱/۲۶۶) والأصابة (۳/۵۶)

Marfat.com

جھنڈا گرنے نہ دیا

جنگ یمامہ میں جب حضرت سالم رحمۃ اللہ کو علم عطا کیا جانے لگا تو دوسروں نے کہا کہ "ہم کو آپ کے ثابت قدم رہنے کا یقین نہیں، اس لیے جھنڈا دوسرے کے ہاتھ میں دینا چاہتے ہیں" بولے "تو میں اس حالت میں قرآن مجید کا بدترین حامل ہوں گا" چنانچہ انہوں نے علم کو داہنے ہاتھ میں لیا، لیکن جب وہ کٹ گیا تو بائیں ہاتھ میں لیا وہ بھی کٹ گیا تو علم کو آغوش میں لے لیا اور یہ آیت پڑھنے لگے۔

﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ﴾

"اور بہت سے پیغمبر گزرے ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے علماء نے جہاد کیا"۔ (1)

معذوروں کے لیے قرآن اتر آیا

ترغیب جہاد کے متعلق جب کوئی آیت نازل ہوتی تھی تو جو لوگ کسی معذوری سے اس میں شریک نہیں ہو سکتے تھے ان کو اس پر سخت افسوس ہوتا تھا، ایک بار حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ پر آثار وحی طاری ہوئے افاقہ ہوا تو آپ نے ان کو اس آیت کو لکھ لینے کا حکم دیا:

﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.......﴾

"خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے اور گھر میں بیٹھ رہنے والے مسلمان برابر نہیں ہو سکتے"۔

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آنکھوں سے معذور تھے اس لیے شریک جہاد نہیں ہو سکتے تھے لیکن جب انہوں نے مجاہدین کی فضیلت سنی تو بولے کہ "یا رسول اللہ ﷺ جو لوگ جہاد کی

---

(1) اسد الغابہ تذکرہ سالم مولی ابی حذیفہ (۲/۳۸۲)

Marfat.com

قدرت نہیں رکھتے ان کا کیا حال ہوگا؟'' اب آپ پر دوبارہ آثار وحی طاری ہوئے' افاقہ ہوا تو دوبارہ وحی آسمانی نے غیر اولی الضرر (بجز معذور لوگوں کے) کا اضافہ کر کے معذور لوگوں کو مستثنیٰ کر دیا۔ ①

میری ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا کا خنجر

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی سوانح حیات کے مطالعہ سے ان کے ایسے ایسے محیر العقول حیرت انگیز ایمان افروز اور ولولہ انگیز کارناموں کا پتا چلتا ہے کہ انسان انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ ام سلیم نے تاریخ اسلام میں بے نظیر مثالیں قائم کیں، اللہ تعالیٰ نے اس خاتون کو بڑا ہی مضبوط دل عطا کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عظیم المرتبت خاتون کو زخمیوں کو پانی پلانے اور ان کی مرہم پٹی کرنے کے لیے غزوات میں شرکت کی اجازت عنایت کرتے، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ امہات المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنی پیٹھ پر مشکیزے اٹھائے ہوئے زخمیوں کو پانی پلا رہی تھی۔ ②

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر کے لیے روانہ ہوئے تو یہ بھی جہاد کا اجر وثواب حاصل کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئی، غزوہ حنین میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنی جرأت وشجاعت کا اظہار بڑے ہی کمال انداز میں کیا، وہ اس طرح کہ ایک خنجر اپنی کمر کے ساتھ باندھ لیا، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی کہ ام سلیم کے پاس خنجر ہے، عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے خنجر اپنے پاس اس لیے رکھا ہے کہ اگر کوئی دشمن میرے قریب آیا تو میں اس سے اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی۔ ③

زندگی کی آخری خواہش [رحمک اللہ یا امیر المؤمنین]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

---

① ابوداود ،الجهاد باب الرخصة فی القعود من العذر (۲۵۰۷)
② مسلم،الجهاد والسير، باب غزوة النساء مع الرجال
③ مسلم،الجهاد والسير، باب غزوة النساء مع الرجال

Marfat.com

[اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ، وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ ﷺ][1]

"اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت عطا کر اور میری موت اپنے رسول ﷺ کے شہر میں مقدر کردے۔"

تیر اندازی کا شوق

امام الانبیاء محسن انسانیت نبی کریم ﷺ کچھ افراد کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کررہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا۔

[رَمْيًا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا.]

"اسماعیل کے بیٹو! تیر چلاؤ، تمھارے باپ (جد امجد) بھی تیر انداز تھے۔"[2]

مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کے قبائل چونکہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے تھے، اس لیے نبی کریم ﷺ نے دونوں کو بنی اسماعیل کہہ کر مخاطب کیا۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ امام الانبیاء ﷺ کا گزر اسلم قبیلے کے افراد کے پاس سے ہوا، جو تیر اندازی کی مشق کررہے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[ارْمُوا يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، ارْمُوا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ.]

"اسماعیل کے فرزندو! تیر اندازی کرو، تمھارے باپ بھی تیر انداز تھے۔ میں بنی فلاں (ابن الاکوع) کے ساتھ ہوں۔"

اس پر دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَالَكُمْ لَا تَرْمُوْنَ؟]

"کیا بات ہے کہ تم تیر اندازی نہیں کرتے؟"

---

(1) بخاري، الحج، باب كراهية النبي ﷺ ان تعرى المدينة (۱۸۹۰)

(2) ابن ماجه، الجهاد، الرمي في سبيل الله (۲۸۱۵) مسند احمد (۱/۳۶۴)

Marfat.com

انھوں نے عرض کیا: جب آپ ایک فریق کے ساتھ ہو گئے تو ہم کس طرح تیر اندازی کر سکتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[إِرْمُوْا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ]

''تیر اندازی جاری رکھو، میں تم سب کے ساتھ ہوں۔''[1]

وہ ندائے جہاد سنتے ہی نکل گئے

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ احد کے روز حضرت حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

["إِنَّ صَاحِبَكُمْ تَغْسِلُهُ الْمَلاَئِكَةُ فَاسْأَلُوا صَاحِبَتَهُ". فَقَالَتْ: خَرَجَ وَهُوَ جُنُبٌ لَمَّا سَمِعَ الْهَائِعَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "لِذٰلِكَ غَسَلَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ".]

تمھارے ساتھی کو فرشتے غسل دے رہے ہیں اس کہ متعلق جب اس کی بیوی سے دریافت کیا گیا تو اس نے کہا وہ ندائے جہاد سنتے ہی نکل گئے حالانکہ وہ جنبی تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسی لئے اسے فرشتوں نے غسل دیا۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[رَأَيْتُ الْمَلاَئِكَةَ تُغَسِّلُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَحَنْظَلَةَ بْنَ الرَّاهِبِ]

''میں نے فرشتوں کو دیکھا وہ حمزہ بن عبدالمطلب اور حنظلہ بن راہب رضی اللہ عنہ کو غسل دے رہے تھے''۔[3]

---

[1] البخاري، الجهاد والسير، التحريض على الرمي (٢٨٩٩)

[2] مستدرك حاكم ذكر مناقب حنظله بن عبدالله (٣/ ٢٠٤) وارواء الغليل للألباني (٧١٣)

[3] البخاري، الجهاد والسير، ظل الملائكة على الشهيد (٢٨١٤) ومسلم فضائل الصحابة فضائل عبدالله بن عمرو (٢٤٧١)

Marfat.com

مجھے جنت کی خوشبو آرہی ہے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسی بے مثال جانبازی اور تابناک قربانیوں کا مظاہرہ کیا جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی اور مجھے تاریخ کے ٹوٹے ہوئے آئینے میں ذوق عبادت کے وہ حسین مناظر نظر آئے جس نے جنگ احد میں سرمایہ زندگی سے گلستان اسلام کی آبیاری کی اور اپنے مبارک خون کے ساتھ تاریخ کے اوراق کو رنگین کر دیا، اس میدان کا شہسوار عظیم صحابی رسول سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ تھے، تاریخ کے اوراق ہمیشہ عظیم لوگوں کے کارناموں سے مزین ہوئے ہیں، صحابہ کرام قول وفعل کے تضاد کا شکار نہیں ہوئے، بلکہ انھوں نے اپنے عمل کے ذریعہ سے اپنی بات کو سچ کر دکھایا اور جامِ شہادت کو آبِ حیات سمجھ کر پی لیا، خبیب رضی اللہ عنہ ان اشعار کے مصداق بنے:

مَا أُبَالِيْ حِيْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ

''میں مسلمان ہونے کی حالت میں شہید کیا جا رہا ہوں، لہٰذا مجھے کسی قسم کی بھی پرواہ نہیں ہے خواہ اللہ کے راستے میں کسی بھی پہلو پر بچھاڑا جاؤں۔''

وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ
يُبَارِكْ لِيْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

''یہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے اور اگر وہ چاہے تو اس جسم کے ٹکڑوں میں بھی برکت دے سکتا ہے، جس کی بوٹی بوٹی کر دی گئی ہو۔''[1]

جلیل القدر صحابی رسول انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ غزوہ بدر سے غیر حاضر رہے تھے، انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! پہلی لڑائی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے لڑی تھی، میں اس میں حاضر نہیں ہوا، اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے

---

[1] بخاري، الجهاد، باب هل يستأسر الرجل؟ ومن لم يستأسر (٣٠٤٥)

Marfat.com

مشرکین کے خلاف قتال میں حاضری کا موقع دیا تو ضرور اللہ دیکھ لے گا جو میں کروں گا، جب غزوہ احد کا دن آیا مسلمان شدید لڑائی کے وقت ایک دوسرے سے جدا ہو گئے، تو انھوں نے کہا: اللہ میں تجھ سے اس کام پر معذرت کرتا ہوں جو مسلمانوں نے کیا ہے اور تیرے سامنے اس کام سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں، جو مشرکین نے کیا ہے، پھر آگے بڑھے تو انھیں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ملے تو ان سے فرمایا: اے سعد! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ اور کہنے لگے:

[اَلْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّيْ أَجِدُ رِيْحَها مِنْ دُوْنِ أُحُدٍ))

''نضر کے رب کی قسم! یقیناً اُحد کے پہاڑ کے پیچھے سے مجھے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔''

سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ جو کچھ نضر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے، میں اس کی طاقت نہیں رکھتا، انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے ان کے جسم پر ۸۰ اسی سے زیادہ تلوار کی چوٹیں یا نیزے کے زخموں کے نشان پائے، ہم نے انھیں شہید پایا، مشرکین نے ان کا مثلہ کر دیا تھا، انھیں ان کی بہن کے سوا کوئی پہچان نہ سکا، اس نے بھی انھیں انگلیوں کے پوروں سے پہچانا۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم خیال کرتے تھے کہ یہ آیت نضر اور ان جیسے آدمیوں کے بارے میں ہی نازل ہوئی ہے:

﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ﴾[الأحزاب: 23]

''مومنوں میں سے کچھ لوگ وہ ہیں، جنھوں نے وہ عہد سچا کر دکھایا جو انھوں نے اللہ سے کیا تھا، اور بعض ان میں سے وہ ہیں، جنھوں نے اپنا ذمہ پورا کر دیا (خلعت شہادت سے سرفراز ہو گئے)''[1]

---

[1] بخاري، الجهاد والسير، قوله تعالىٰ {من المؤمنين رجال} (٢٨٠٥) ومسلم، الإمارة ثبوت الجنة للشهيد (١٣٠٩)

Marfat.com

میرا مطمعِ نظر، دنیا نہیں آخرت ہے

جلیل القدر اور عظیم صحابی رسول شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک اعرابی حاضر ہوا، وہ آپ ﷺ پر ایمان لے آیا اور آپ ﷺ کی اتباع کرتا رہا، پھر کہنے لگا: میں آپ کی معیت میں ہجرت کرنا چاہتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک صحابی کو اس کے متعلق نصیحت کردی، جب غزوات ہوئے اور امام الانبیاء ﷺ کے پاس غنیمت کا مال آیا تو آپ نے اُسے تقسیم کردیا اور اس کا حصہ بھی رکھا، البتہ اس کا حصہ کسی صحابی کے سپرد کیا، کیونکہ وہ خود پہرے پر رہتا تھا، جب وہ آیا اور صحابہ نے اس کا حصہ اس کے حوالے کیا تو اس نے کہا: یہ کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: مالِ غنیمت میں سے تیرا حصہ ہے، نبی کریم ﷺ نے یہ حصہ تیرے لیے رکھا تھا، وہ یہ حصہ لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آ گیا اور کہنے لگا: یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

[قَسْمٌ قَسَمْتُهُ لَكَ]

''یہ حصہ میں نے تمھارے لیے رکھا تھا۔''

اس نے کہا یہ (حصہ) لینے کے لیے میں نے آپ کی اتباع نہیں کی تھی، مَیں نے تو آپ کی اتباع اس لیے کی تھی کہ مجھے یہاں تیر لگے اس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا اور میں شہید ہو کر جنت میں داخل ہو جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا:

[إِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ]

''اگر تو سچا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے سچا کر دکھائے گا۔''

تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دشمن سے جنگ کے لیے میدان عمل میں کھڑے ہو گئے، وہ آدمی بھی جہاد میں شریک ہو کر جامِ شہادت نوش کر گیا، اسے مقتل سے اٹھا کر نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا، جہاں اس نے اشارہ کیا تھا، اسے وہاں ہی تیر لگا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

[أَهُوَ هُوَ؟)) ''کیا یہ وہی ہے؟''

راوی نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا:

[صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهُ]

''اس نے اللہ تعالیٰ سے سچا وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے سچا ثابت کر دیا۔''

پھر نبی کریم ﷺ نے خود اپنے جبہ مبارک کا کفن بنا کر اسے پہنایا، پھر اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی، جو دعا آپ ﷺ نے جہراً (بلند آواز سے) پڑھی، اس میں یہ الفاظ بھی تھے:

[اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا أَنَا شَهِيدٌ عَلٰى ذٰلِكَ.]

''اے اللہ! تیرا یہ بندہ مہاجر بن کر تیری راہ میں آیا تھا، اب شہید ہو گیا ہے، میں اس کا گواہ ہوں۔''[1]

شاعرِ مشرق نے کیا خوب کہا ہے

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

صحابی کے سچے جذبے کا اللہ تعالیٰ نے خوب خوب بدلہ دیا، اللہ تعالیٰ نے اسے مقامِ شہادت سے سرفراز کیا، جس کی شہادت خود نبی کریم ﷺ نے دی، امام الانبیاء محسن انسانیت ﷺ کے مبارک جبے میں لپیٹ کر اسے دفن کیا گیا، شہید ہونے کے علاوہ اسے یہ بھی سعادت حاصل ہوئی کہ اس کی نمازِ جنازہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے پڑھائی۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

---

[1] سنن النسائي، الجنائز، باب الصلاة على الشهيد (١٩٥٣)

Marfat.com

مسجد میں نیزہ بازی کی مشق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

[بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِحِرَابِهِمْ دَخَلَ عُمَرُ، فَأَهْوَى إِلَى الْحَصَى فَحَصَبَهُمْ بِهَا. فَقَالَ: "دَعْهُمْ يَا عُمَرُ".]

''حبشہ کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے سامنے چھوٹے نیزوں سے کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے (دوسری روایت میں صراحت کے ساتھ ہے کہ یہ مشق مسجد نبوی میں ہو رہی تھی) کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، انھوں نے کنکریاں اٹھا کر ان کو ماریں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! انھیں چھوڑ دو (یعنی انھیں یہ کھیل دکھانے دو۔'' [1]

بَخْ بَخْ (واہ واہ!)

امام الانبیاء محسن انسانیت ﷺ اور آپ کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشرکین سے پہلے مقام بدر میں پہنچ گئے، مشرکین کے آنے پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی کسی معاملے میں پیش قدمی نہ کرے، یہاں تک کہ میں خود اس کی بابت کچھ کہوں یا کروں، مشرکین قریب آئے تو آپ ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا:

[قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ.]

''ایسی جنت (Paradise) میں جانے کے لیے کھڑے ہو جاؤ، جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔''

عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول ﷺ! جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، انھوں نے کہا:

---

(1) صحيح البخاري، الجهاد والسير، باب اللهو بالحراب ونحوها (٢٩٠١)

Marfat.com

بَخٍ بَخٍ (واہ واہ!)

اللہ کے رسول ﷺ نے دریافت فرمایا:

["مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ". قَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا رَجَاءَةَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا. قَالَ: "فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا".]

''تمھیں کس چیز واہ واہ کرنے پر ابھارا ہے؟ انھوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول ﷺ! اس امید کے سوا کوئی بات نہیں کہ میں جنت میں جانے والوں میں سے ہو جاؤں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تو جنتی ہے، اس پر انھوں نے تھیلی میں سے چند کھجوریں نکالیں اور انھیں کھانا شروع کر دیا، پھر کہنے لگے: اگر میں یہ چند کھجوریں کھانے تک زندہ رہا تو یہ میری زندگی لمبی ہوگی، لہٰذا جو کھجوریں ان کے پاس تھی، انھوں نے پھینک دیں، پھر مشرکین سے ٹکرائے اور دادِ شجاعت دینے لگے، حتی کہ جام شہادت نوش کر لیا۔ [1]

شاعر مشرق نے کیا خوب کہا تھا ؎

موت کو غافل سمجھے ہیں اختتام زندگی
ہے یہ شام زندگی صبح دوام زندگی

مومن کا حصول اجر اور شیطان کی مخالفت......؟

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ، بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ

[1] صحيح مسلم، الامارة، باب ثبوت الجنة للشهيد (١٩٠١)

Marfat.com

أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.]

''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد (Jihad) کے لیے جاتا ہے، جہاد فی سبیل اللہ اور فرمان الٰہی کی تصدیق کے علاوہ کوئی چیز اسے گھر سے نہ نکال رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن بن جاتا ہے اور اسے جنت (Paradise) میں داخل کرے گا یا اسے ثواب اور غنیمت کے ساتھ اس کے گھر جہاں سے وہ نکلا واپس لوٹا دے گا۔'' [1]

سفرِ جہاد، مسلسل عبادت......!

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَّلَا صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالٰى.]

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اس روزہ دار عبادت گزار کی طرح ہوتا ہے جو اللہ کی آیات کا مطیع ہو کر نماز میں کھڑا رہے، جو نہ روزے سے تھکے نہ نماز سے، یہاں تک کہ مجاہد جہاد سے پلٹے۔'' [2]

جہاد کے لئے گھوڑا پالنے کا اجر......؟

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِيمَانًا بِاللهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ، فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.]

---

(1) صحيح البخاري، فرض الخمس، قول النبي صلى الله عليه وسلم احلت لكم الغنائم (٣١٢٣)

(2) صحيح البخارى، الجهاد والسير، فضل الجهاد والسير (٢٧٨٥) صحيح المسلم، الامارة فضل الشهادة فى سبيل الله (١٨٧٨)

Marfat.com

''جس نے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے لیے گھوڑا باندھا، تو اس گھوڑے کا کھانا، اس کی لید اور پیشاب سب قیامت کے دن اس کے میزان اور حسنات میں ہوگا (یعنی ان سب چیزوں پر اسے اجر ملے گا۔'' (1)

تیری بیوی سے نکاح کرلیا جائے گا

سبرہ بن فاکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

["إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِأَطْرُقِهِ فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الإِسْلَامِ فَقَالَ تُسْلِمُ وَتَذَرُ دِينَكَ وَدِينَ آبَائِكَ وَآبَاءِ أَبِيكَ فَعَصَاهُ فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ تُهَاجِرُ وَتَدَعُ أَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ وَإِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطِّوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ وَيُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.]

''شیطان انسان کے راستوں میں بیٹھتا ہے وہ اسلام کے راستے پر بیٹھ جاتا

---

(1) صحيح البخاري، الجهاد والسير، باب من احتبس فرسا في سبيل الله (٢٨٥٣)

Marfat.com

اور کہتا ہے تو اسلام قبول کرے گا تو کیا اپنا اور اپنے آباء واجداد کا دین چھوڑ دے گا؟ لیکن اس نے اس کی بات نہ مانی اور اسلام لے آیا۔ پھر وہ ہجرت کے راستے میں اس کے سامنے آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ کہنے لگتا ہے تو ہجرت کرنے لگا ہے، تو اپنے وطن اور علاقے کو چھوڑ دے گا؟ ہجرت کرنے والا تو رسی میں بندے ہوئے گھوڑے کی مانند ہے لیکن اس نے شیطان کی نافرمانی کر کے ہجرت کی۔ پھر وہ اس کے جہاد کے راستے میں آ کر بیٹھ گیا، اور کہنے لگا: تو جہاد کے لیے جا رہا ہے اس میں تو جان و مال کی بڑی مشقت اٹھانی پڑتی ہے تو جنگ کرے گا اور قتل کر دیا جائے گا تیری بیوی سے نکاح کر لیا جائے گا اور تیری دولت تقسیم ہو جائے گی! مگر وہ اس کی بات نہیں مانتا اور جہاد کرتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس طرح کرتا ہے اللہ کے ذمے ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے اور جو شہید کر دیا گیا تو اللہ کے ذمے ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، یا اس کی سواری اسے گرا کر مار دے تب بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے۔'' (۱)

یہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے ہے

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مہار ڈالی ہوئی ایک اونٹنی لے کر آیا اور عرض کیا: یہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

[لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ.]

''تمھارے لیے اس کے بدلے روز قیامت اس جیسی نکیل ڈالی ہوئیں سات سو اونٹنیاں ہوگی۔'' (۲)

---

(۱) سنن النسائي، الجهاد، باب من أسلم أهاجر وجاهد (۳۱۳۴) ابن حبان (۵۷/۷)

(۲) صحيح مسلم الامارة فضل الصدقة في سبيل الله وتضعفها (۱۸۹۲) نسائي، الجهاد (۳۴۳۷) دارمي الجهاد في فضل النفقة فى سبيل الله عزوجل (۲۴۳۷) مسند احمد (۱۲۱/۴)

Marfat.com

اس نے عمل تھوڑا کیا مگر......!

بعض دفعہ تھوڑے عمل پر بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بہت زیادہ اجر عطا فرماتے ہیں: براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا جو لوہے کے جنگی آلات سے مسلح تھا اور آکر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول: میں جہاد کروں یا پہلے اسلام قبول کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ]

''اسلام قبول کر اور پھر جہاد کر''

اس آدمی نے اسلام قبول کیا، پھر جنگ کی اور شہید ہو گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[عَمِلَ قَلِيْلًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا]

اس نے عمل تھوڑا کیا مگر زیادہ اجر کا مستحق قرار دیا گیا، یہ صحابی رسول عمر بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔''[1]

لیکن میں جلیبیب کو گم پاتا ہوں، انھیں تلاش کرو!

جلیل القدر صحابی رسول ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال (فیئ) دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا ''کیا کوئی (تم میں سے) گم تو نہیں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں گم ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' کیا کوئی (تم میں سے) مفقود تو نہیں؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں! فلاں فلاں ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی گم تو نہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کوئی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] صحیح البخاری الجهاد والسير، عمل صالح قبل القتال (٢٨٠٨) مسلم الامارة، ثبوت الجنة للشهيد (١٩٠٠)

Marfat.com

[لٰكِنِّىْ اَفْقِدُ جُلَيْبِيْبًا فَاطْلُبُوْهُ))

لیکن میں جلیبیب کو گم پاتا ہوں انھیں تلاش کرو! لوگوں نے انھیں مقتولوں میں تلاش کیا تو ان کی لاش ان سات مقتولوں میں پائی جنھیں جلیبیب نے قتل کیا تھا۔ پھر لوگوں نے انھیں قتل کر دیا تھا۔ نبی کریم ﷺ ان کے پاس آئے اور کھڑے ہو کر فرمایا:

اس نے سات آدمیوں کو مارا پھر لوگوں نے انھیں شہید کر دیا۔ یہ میرا ہے میں اس کا ہوں۔ راوی بیان کرتا ہے آپ ﷺ نے انھیں اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف نبی کریم ﷺ نے انھیں اٹھایا۔ اس کے بعد قبر کھدوائی گئی اور انھیں قبر میں رکھ دیا گیا راوی نے غسل دینے کا تذکرہ نہیں کیا۔[1]

یہ گھر تو شہداء کا گھر ہے......؟

جلیل القدر صحابی رسول سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز فجر پڑھنے کے بعد عموماً ہماری طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے اور پوچھتے کہ آج رات کسی نے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرے، اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو وہ بیان کر دیتا اور آپ ﷺ اس کی تعبیر جو اللہ کو منظور ہوتی بیان کرتے ایک دن آپ ﷺ نے معمول کے مطابق ہم سے دریافت فرمایا: کیا آج رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں: آپ ﷺ نے فرمایا!

[رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ، فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ ،لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ.]

میں نے رات کو دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے......آخر میں وہ مجھے درخت پر لے چڑھے اور ایسے گھر میں داخل کیا جو (پہلے گھر سے جس جیسا گھر

---

(1) صحیح مسلم، الفضائل، من فضائل جلیبیب (۶۳۵۸)

Marfat.com

آپ نے نہیں دیکھا تھا، اس سے بھی زیادہ) خوبصورت اور نہایت شاندار تھا اس میں بہت سے بوڑھے اور جوان تھے (اس گھر کے بارے میں ان دونوں نے کہا:) یہ گھر تو شہدا کا گھر ہے۔ ①

موت پر اور میدان سے نہ بھاگنے پر بیعت

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

[بَایَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلىٰ ظِلِّ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ: "یَا ابْنَ الأَکْوَعِ، أَلَا تُبَایِعُ؟" قَالَ: قُلْتُ قَدْ بَایَعْتُ یَا رَسُولَ اللهِ". قَالَ: "وَأَیْضًا". فَبَایَعْتُهُ الثَّانِیَةَ. ... فَقُلْتُ لَهُ: یَا أَبَا مُسْلِمٍ! عَلیٰ أَيِّ شَيْءٍ کُنْتُمْ تُبَایِعُونَ یَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلَی الْمَوْتِ.]

''میں نے حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ سے بیعت کی۔ پھر ایک درخت کے سائے میں آ گیا: جب لوگ کم ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابن اکوع کیا تم بیعت نہیں کرتے؟ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ: میں بیعت کر چکا ہوں: تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ پھر (بیعت کرو) تو میں نے دوبارہ بیعت کر لی۔ یزید بن أبی عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابو مسلم اس دن آپ لوگوں نے کس چیز پر بیعت کی تھی؟ تو فرمایا موت پر۔'' ②

اس کا ہاتھ کتنا خوش نصیب ہاتھ تھا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کے جنگ احد کہ روز جب مسلمان ادھر

---

① صحیح البخاري، الجنائز (١٣٨٦)

② صحیح البخاري، الجهاد والسیر، باب البیعة في الحرب علی أن لایفروا (٢٩٦٠)

Marfat.com

ادھر بھاگ گئے تو رسول اللہ ﷺ میدان کی ایک طرف تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ بارہ انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان میں طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے مشرکوں نے آپ ﷺ کو گھیرا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ لِّلْقَوْمِ ؟]

''کون ہے جو ان سے مقابلہ کرے گا؟''

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اے اللہ کے رسول! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی جگہ رہو۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی: میں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: تو ٹھیک ہے تم مشرکوں کا مقابلہ کرو اس نے مشرکوں سے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ مشرک اس جگہ ڈٹے ہوئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: قوم کا مقابلہ کون کرے گا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر رہو: ایک انصاری صحابی نے عرض کیا میں آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے، تم مشرکوں کا مقابلہ کرو: وہ شخص مشرکوں سے لڑتا ہوا شہید ہو گیا اور آپ ﷺ اسی طرح فرماتے رہے، اور ہر مرتبہ ایک ایک انصاری سامنے آتا رہا اور اپنے پیش رو کی طرح مشرکوں سے لڑتے ہوئے قتل ہوتا رہا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: مشرکوں کی قوم کا مقابلہ کون کرے گا؟ تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے گیارہ انصاریوں کے برابر لڑائی کی، لڑائی کے درمیان ان کے ہاتھ پر وار ہوا اور ان کی انگلیاں کٹ گئیں، انھوں نے حس کہا: (یعنی سی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

["لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ". ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ الْمُشْرِكِينَ.]

''اگر تو بسم اللہ کہتا تو فرشتے سب لوگوں کے سامنے تجھے اٹھا لیتے، اس کے

Marfat.com

بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو واپس لوٹا دیا۔''①

حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے زخمی ہوا۔②

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ گڑھے میں گر گئے تھے اور ان کہ جسم پر کم وبیش ستر زخم تھے۔③

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شجاعت

یوم بدر ہوا تو ربیعہ کے بیٹے عتبہ وشیبہ اور ولید بن عتبہ نکلے ان کے مقابلہ کو حمزہ بن عبدالمطلب اور علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم نکلے شیبہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے پر آیا اور ان سے کہا تو کون ہے۔ انھوں نے کہا: میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شیر ہوں تو اس نے کہا اچھا مقابل ہے؟ پھر دونوں میں تلوار چلنے لگی اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ ولید علی رضی اللہ عنہ کے سامنے آیا اور کہا تو کون ہے؟ انھوں نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں؟ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں علی رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ عتبہ عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ کے مقابلہ پر آیا دونوں میں تلوار چلنے لگی عتبہ نے حریف کو کمزور کر دیا۔ حمزہ وعلی رضی اللہ عنہما عتبہ پر ٹوٹ پڑے۔ ابو عبداللہ محمد بن سعد کہتے ہیں کہ پہلی حدیث کی بنا پر ثابت یہی ہے کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو قتل کیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو اور عبیدہ نے شیبہ سے قتال کیا (جس کو علی وحمزہ رضی اللہ عنہما نے مل کر بعد میں قتل کر دیا)۔④

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفا شعاری:

عکرمہ سے مروی ہے کہ اس روز (بدر کے دن) رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے مشورہ طلب فرمایا: یا سعد! سعد بن معاذ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جب چاہیں چلیں

---

① سنن نسائی، الجهاد، باب مايقول من يطعنه العدو (٣١٥١) شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

② صحيح البخاری، المغازی، باب غزوة احد (٤٠٦٣)

③ فتح الباري للعسقلاني (٧/٣٥٩) ④ طبقات ابن سعد (١/٢٦١)

Marfat.com

اور جہاں قیام فرمائیں جس سے چاہے جنگ کیجیے اور جس سے چاہے صلح کیجیے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اگر آپ ﷺ اتنا چلیں کہ برک الغماد تک جو یمن کا علاقہ ہے، پہنچ جائیں ہم لوگ اس طرح آپ ﷺ کی پیروی کریں گے کوئی شخص پیچھے نہ رہے گا۔ عتبہ بن ربیعہ نے ان مشرکین سے کہا کہ اپنے چہروں کے بل واپس چلو جو گویا چراغ ہیں ان لوگوں کے مقابلہ سے جن لوگوں کے چہرے گویا سانپ ہیں بخدا تم انھیں قتل نہ کرو گے، تاوقتیکہ وہ تم میں سے اپنے برابر قتل نہ کریں پھر اس کے بعد تمھاری خیر نہیں۔ اس روز مسلمان کھجوریں کھا رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس جنت کی طرف سبقت کرو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ (1)

شجاعت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

مسلمہ نے کہا: نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا اور فرمایا کہ میں آج جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں انھیں لے کر آیا ان کی آنکھیں دکھتی تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا، انھیں جھنڈا دے دیا، مرحب اپنی تلوار چلاتا ہوا نکلا اور اس نے رجز پڑھا۔

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ يَطَلُ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

"خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں جو زبردست ہتھیار چلانے والا بہادر اور آزمودہ کار ہے جب جنگ پیش آتی ہے تو وہ بھڑک اٹھتا ہے۔"

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا:

---

(1) طبقات ابن سعد (۱/۲۶۲)

Marfat.com

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ
كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَه
أَكِيلُكُمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

''میں وہ شخص ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر [شیر] رکھا، جنگلوں کے شیروں کی مثل ہیبت ناک ہوں جن کو میں السندرہ کے پیمانے سے تولتا ہوں، (السندرہ وہ لکڑی ہے جس سے کمان بنتی ہے)۔''

انھوں نے تلوار سے مرحب کا سر پھاڑ دیا اور انہی کے ہاتھ پر فتح ہوئی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل خیبر پر غالب آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ لوگ اس طرح اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو لے جائیں کہ نہ ان کے پاس سونا ہو اور نہ چاندی۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا

أُولَئِكَ آبَائِي فَجِئْنِي بِمِثْلِهِمْ
إِذَا جَمَعْتَنَا يَا جَرِيْرُ الْمَجَامِعُ [1]

جہاد کرنا ایمان کی علامت اور کامیابی کی ضمانت ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمرو بن اقلیش اس لیے اسلام قبول نہیں کرتا تھا کہ وہ پہلے لوگوں سے اپنا زمانہ جاہلیت والا سود وصول کر لے۔ جنگ احد کے موقع پر اس نے پوچھا: میرے چچا کے بیٹے کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا احد کی جنگ میں شریک ہیں اس نے کہا: فلاں کہاں ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: غزوہ احد میں شریک ہے اس نے پوچھا فلاں کہاں ہے؟ لوگوں نے جواب دیا غزوہ احد میں (یہ جوابات سن کر) اس نے اپنے جنگی ہتھیار پہنے اور گھوڑے پر سوار ہو کر میدان میں پہنچ گیا، جب مسلمانوں نے اسے دیکھا تو انھوں نے کہا: عمرو تو ہم سے دور رہ! اس نے کہا میں ایمان لایا ہوں۔ پھر اس نے

[1] طبقات ابن سعد (۱/ ۳۳۵، ۳۳۶)

Marfat.com

جنگ کی یہاں تک کہ زخمی حالت میں اسے اٹھا کر گھر لایا گیا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے آ کر اس کی بہن سے کہا: اس سے پوچھ کہ یہ اپنی قوم کی حمیت وغیرت اور حمایت میں لڑا ہے، یا ان کے لیے غصے میں آ کر، یا پھر اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ کرتے ہوئے (اس کے دشمنوں سے لڑا ہے؟ اس عمرو نے جواب دیا:

[بَلْ غَضَبًا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ.] (1)

''بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غصہ کرتے ہوئے لڑا ہوں۔''

پھر وہ فوت ہو گیا اور جنت میں داخل ہوا حالانکہ اس نے اللہ کے لیے کوئی نماز نہیں پڑھی تھی۔

ابو عامر نے ان میں سے نو جنگجوؤں کو قتل کر دیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عامر الاشعری کے لیے (چھوٹا جھنڈا) باندھا، انھیں لوگوں کی تلاش میں روانہ کیا ان کے ہمراہ سلمہ بن الاکوع بھی تھے مسلمان جب مشرکین کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ لوگ رک رہے تھے ابو عامر نے ان میں سے نو جنگجوؤں کو قتل کر دیا۔ دسواں آدمی ظاہر ہوا جو زرد عمامہ باندھے ہوئے تھا اس نے ابو عامر کو تلوار ماری اور شہید کر دیا۔ (2)

ام عمارہ نے آگے بڑھ کر یہ حملہ روکا

جنگ احد میں جب کافروں نے یلغار کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہوئے تو حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نسیبہ بنت کعب سینہ سپر ہو گئیں اور ان کی پوری مدافعت کرتی رہیں۔ جب عبداللہ بن قمیئہ دوڑتا ہوا آیا کہ آگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرے تو حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے آگے بڑھ کر یہ حملہ روکا، چنانچہ ان کے کندھے پر زخم آیا اور اس میں سوراخ پڑ گیا جب انھوں نے جوابی کاروائی کرتے ہوئے تلوار ماری تو کارگر نہ ہوئی کیونکہ ابن

---

(1) سنن أبي داود، الجهاد، فيمن يسلم ويقتل مكانه في سبيل الله تعالىٰ (٢٥٣٧) الحاكم (٢/١١٣)

(2) طبقات ابن سعد (٣٦٦/١)

Marfat.com

قمیتہ دوہری زرہ پہنے ہوئے تھا۔ ①

مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں ختم نبوت کی پاسبانی کے لیےلڑتے ہوئے حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے اس پامردی سے مقابلہ کیا کہ بارہ زخم کھائے اور ایک ہاتھ کٹ گیا۔ ②

صفیہ رضی اللہ عنہا نے ایک یہودی کو قتل کر ڈالا

غزوہ خندق کے موقع پر حفظ ماتقدم کے طور پر نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مستحکم قلعہ فارع میں جمع کر دیا تھا جو یہود کی آبادی کے متصل تھا جب یہود نے اس قلعہ پر حملہ کرنے کی ناپاک کوشش کی تو نبی کریم ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے خیمہ کی چوب سے بڑی جرات اور دلیری کے ساتھ ایک یہودی کو قتل کر ڈالا اور یہ کاروائی دیکھ کر یہود کی ہمتیں پست ہوگئیں۔ ③

ایک ہی جنگ میں چار بیٹے جام شہادت نوش کر گئے

حضرت خنساء رضی اللہ عنہا بنت عمرو بن الشرید کے چار بیٹے تھے قادسیہ میں انھوں نے اپنے چاروں بیٹوں کو پاس بلا کر نہایت فصیح وبلیغ خطبہ دیا جو ادب عربی کا ایک شاہکار ہے اور تقریر میں انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ کفار سے لڑنے میں جو اجر وثواب ہے وہ تمھیں معلوم ہے اور دنیا کی فانی اور ناپائیدار زندگی سے آخرت کی دائمی اور باقی رہنے والی زندگی بہتر ہے جب کافروں سے نبرد آزما ہو تو نہایت بہادری اور پامردی سے لڑو حتیٰ کہ جنت الفردوس کی ابدی خوشیاں تمھیں نصیب ہوں انہوں نے کافروں کی صفوں کی صفیں الٹ دیں اور بالاخر سب جام شہادت نوش کر کے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے جب ان کی والدہ ماجدہ کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو انھوں نے فرمایا الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میرے چاروں بیٹے اس نے قبول فرمالئے ہیں مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے بیٹوں کو جنت میں جمع کرے گا، امیر المومنین خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان

① سیرت ابن هشام (۸۲/۱) ② طبقات ابن سعد: ... (۳۳)
③ طبقات ابن سعد (۲۷/۱) اسد الغابة (۴۹۳/۱) زرقانی (۱۲۹/۱)

Marfat.com

کے چاروں بیٹوں کا وظیفہ ان کے نام جاری کر دیا جو ان کو باقاعدہ ملتا رہا۔ ①

خیمہ اکھاڑ کر کفار پر حملہ کر دیا

حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا جو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھی جب ان کے خاوند حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اجنادین کے مقام پر خلیفہ عادل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں شہید ہو گئے تو عدت گزرنے کے بعد انھوں حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا اور ابھی دعوت ولیمہ سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ مقام مرج الصفر میں (جواب قطرہ ام حکیم رضی اللہ عنہا کے نام سے یاد ہوتا ہے) اچانک رومیوں نے حملہ کر دیا حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور ام حکیم رضی اللہ عنہا جو ابھی عروس ہی تھی خیمہ اکھاڑ کر کفار پر حملہ کر دیا اور سات کافر قتل کر کے جہنم رسید کر دیئے۔ ②

اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

[أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمْ يُجِزْنِي، ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي.]

”وہ یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے احد کے دن پیش ہوئے اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی، آپ ﷺ نے ان کو لشکر میں شرکت کی اجازت نہ دی۔ پھر خندق کے دن پیش ہوئے اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ تب آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمادی۔“ ③

---

① طبقات الشافعیہ لسبکی (۱/۳۷) ② الاصابہ (۱/۲۲۵)

③ صحیح البخاری، الشھادات باب بلوغ الصبیان وشھادتھم (۲۵۲۱) مسلم، الامارۃ باب سن البلوغ (۱۸۶۸) ترمذی، الاحکام باب ماجاء فی حد بلوغ الرجل والمرءۃ (۱۵۹۷)

Marfat.com

وہ مجھ سے کہیں زیادہ افضل وبرتر تھے

جناب ابراہیم بتلاتے ہیں کہ ان کے والد گرامی حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا تھا ان کے پاس کھانا لایا گیا تو وہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو یاد کرتے ہوئے کہنے لگے وہ احد میں شہید کردیئے گئے اور وہ مجھ سے کہیں زیادہ افضل وبرتر تھے انہیں ایک چادر میں کفن دیا گیا۔ وہ چادر اس قدر چھوٹی تھی کہ اگر اس سے ان کا سر چھپایا جاتا تو پاؤں ننگے ہوجاتے اور اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر ننگا ہوجاتا جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے انہوں نے مزید کہا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوگئے وہ بھی مجھ سے افضل وبرتر تھے۔ پھر جیسا کہ دیکھ رہے ہو کہ ہمارے لیے دنیا کی آسائشیں وسیع کردی گئیں ہیں اس وسعت کو دیکھ کر ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ اس دنیا میں تو نہیں دے دیا گیا۔ یہ کہہ کر وہ رونے لگ گئے اور کھانا اسی جگہ پڑا رہ گیا۔ [1]

شہداء کی لاشیں واپس میدان جہاد میں

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی احد میں شہید کردیئے گئے چنانچہ میری بہنوں نے اپنا اونٹ میرے پاس بھیجا اور کہا اس اونٹ پر اباجی کو سوار کرکے لے آ اور بنوسلمہ کے قبرستان میں دفن کردے۔ چنانچہ میں اپنے والد کے پاس آیا میرے پاس میرے معاون بھی تھے اس سارے پروگرام کی اطلاع اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت احد ہی میں تشریف فرما تھے۔ چنانچہ ایک اعلان کرنے والے نے کہا:

[أَلَا إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَرْجِعُوا بِالْقَتْلَى، فَتَدْفِنُوهَا فِي مَصَارِعِهَا حَيْثُ قُتِلَتْ.]

"خبردار اللہ کے رسول تمہیں حکم دیتے ہیں کہ مقتولوں کو وہیں لوٹا دو اور انہیں

---

[1] صحیح بخاری، الجنائز، باب اذا لم یوجد الاثوب واحد (۱۲۷۴،۱۲۷۵)

Marfat.com

وہیں دفن کرو جہاں انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔“
چنانچہ انہیں ان کے ساتھیوں کے ساتھ ہی احد میں دفن کر دیا گیا۔ (1)

راہ جہاد میں پاؤں زخمی ہو گئے اور ناخن جھڑ گئے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ کے لیے نکلے ہم چھ ساتھی تھے جو باری باری ایک ہی اونٹ پر سوار ہوتے تھے چنانچہ ہمارے پاؤں پھٹ گئے۔ میرے بھی دونوں پاؤں پھٹ گئے، ناخن بھی گر گئے ہم اپنے پاؤں پر کپڑے کی پٹیاں باندھ کر چل رہے تھے اس غزوہ کا نام ”غزوہ ذات الرقاع“ اسی لیے مشہور ہو کہ ہم اپنے پاؤں پر پٹیاں باندھے ہوئے تھے۔ (2)

کب سے میرے ساتھ چل رہے ہو

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا آج تم زوال کے بعد سارا دن اور ساری رات چلتے رہو گے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کل تم پانی پر پہنچ جاؤ گے۔ چنانچہ لوگ چل پڑے چلتے چلتے ایسے تھکے کہ کوئی کسی طرف دھیان نہ دیتا تھا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی متواتر چلتے رہے یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی۔ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جانب چل رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اونگھ طاری ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیٹھے ایک جانب جھک گئے ہیں میں نے جلدی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگائے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہارا دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر سفر جاری ہو گیا یہاں تک کہ جب بہت رات گزر گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر جھکے میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگائے بغیر سہارا دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے حتیٰ کہ پچھلی رات ہو گئی۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پھر ایک جانب جھک گئے مگر اس بار اس قدر جھکے کہ بس گرنے ہی والے تھے چنانچہ میں نے جلدی سے

---

(1) مسند احمد (۳۹۷/۳) (۱۵۲۸۷) اسنادہ صحیح
(2) بخاری، المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع (۴۱۲۸)

Marfat.com

آپ ﷺ کو سہارا دیا، اس بار رسول ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کون ہے ؟میں نے عرض کی ابوقتادہ ہوں، اس پر آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھ کب سے میرے ساتھ چل رہے ہو، میں نے عرض کی جب سے سفر شروع ہوا ہے میں متواتر آپ ﷺ کے ساتھ چل رہا ہوں اس پر آپ ﷺ نے یوں دعاء دی:

[حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ نَبِيَّهُ]

''جس طرح تو نے اللہ کے نبی ﷺ کی حفاظت کی اسی طرح اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے'' [1]

سعد رضی اللہ عنہ کی تمنائیں اللہ تعالیٰ نے پوری کر دیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو تیر لگا تو انہوں نے اللہ کے حضور دعاء کی اے اللہ تو میرا حال خوب جانتا ہے کہ مجھے اس سے بڑھ کر کسی شے سے پیار نہیں کہ میں تیری خاطر ان لوگوں سے جہاد کروں جنہوں نے تیرے رسول ﷺ کو جھٹلایا اور پھر مکہ سے نکالا، اے اللہ اب میرا خیال یہ ہے کہ تو نے ان کے اور ہمارے درمیان لڑائی ختم کر ڈالی ہے لیکن اگر میرا یہ خیال درست نہیں اور ان کے اور ہمارے درمیان مزید بھی لڑائی ہوگی تو مجھے وہ لڑائی لڑنے کے لیے زندگی دے دے تاکہ میں تیری راہ میں مشرکوں کے خلاف قتال کروں لیکن اگر تو نے (قریش مکہ سے) لڑائی کا سلسلہ ختم کر دیا تو پھر ان زخموں کو تازہ کر دے اور انہی جہادی زخموں سے مجھے موت عطاء فرمادے۔ [2]

جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا منفرد بہادرانہ انداز

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جنگ موتہ میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید

---

(1) مسلم ،المساجدومواضع الصلاة باب قضاء الصلاة الفائتة --- (٦٨١)

(1) بخاری، المغازی باب مرجع النبی ﷺ من الاحزاب-- (٤١٢٢)، مسند احمد: ٦/١٤١(٢٥١٥)

Marfat.com

ہو گئے تو میں انکے پاس کھڑا ہو گیا، زخموں کی گنتی شروع کی تو میں نے ان کے جسم پر نیزوں اور تلواروں کے پچاس زخم شمار کیے۔لطف کی بات یہ تھی کہ ان زخموں میں سے کوئی زخم بھی انکی کمر پر نہ تھا۔ (1)

صحیح بخاری (۴۲۶۱) کی دوسری روایت کے مطابق جب تیروں کے زخموں کو بھی شامل کیا گیا تو تعداد نوے سے اوپر چلی گئی ، نیزوں اور تلواروں کے پچاس زخم سینے پر تھے۔

جنت کے بادشاہ کی جنت میں پرواز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[رَاَیْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِی طَالِبٍ مَلِكًا یَطِیْرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ بِجَنَاحَیْنِ]

''میں نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو جنت میں بادشاہ بن کر فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[اِنَّ جَعْفَرًا یَطِیْرُ مَعَ جِبْرِیلَ وَمِیْكَائِیْلَ لَه جَنَاحَانِ عَوَّضَهُ اللّٰهُ مِنْ یَدَیْهِ]

''جعفر تو جبریل اور میکائیل کے ہمراہ پرواز کر رہے ہیں ان کے دو پر ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انکے دو ہاتھوں کے بدلے میں عطا کیے ہیں۔ (2)

رات بھر گھوڑے سے نیچے بھی اترا کہ نہیں۔۔!

حضرت سھل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رات ہونے لگی تو اللہ کے

---

(1) بخاری، المغازی، باب غزوة موتة من ارض الشام (۴۲۶۰)
(2) مستدرک حاکم: ۲۰۹/۳، ۲۱۰(۴۹۳۵) حسن، طبرانی کبیر: ۱۰۷/۲(۱۴۶۷)

Marfat.com

رسول ﷺ نے پوچھا:

[مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ]

''آج ہمارا پہرہ کون دے گا؟''

حضرت انس بن ابو مرثد رضی اللہ عنہ بولے اے اللہ کے رسول ﷺ میں پہرا دوں گا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ سوار ہو کر میرے پاس آ، چنانچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس وادی میں چلے جاؤ حتیٰ کہ اس کی بلندی پر پہنچ جاؤ تیری جانب سے ادھر کو آج رات کوئی بھی نہ آنے پائے۔ حضرت سھل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رات گزرنے کے بعد فجر نمودار ہوئی تو اللہ کے رسول ﷺ نماز کے لیے نکلے۔ آپ ﷺ نے دو سنتیں ادا فرمائیں اس کے بعد آپ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھنے لگے اپنے شہسوار کے بارے میں بھی کوئی سن گن محسوس کی ہے یا نہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! اتنے میں نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی اب اللہ کے رسول ﷺ مجاہدین کو نماز پڑھا

رہے ہیں صورتحال یہ تھی کہ آپ ﷺ نماز کے دوران وادی کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتے رہے آخر کار جب آپ ﷺ نماز پڑھا چکے اور سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی آپ ﷺ نے فرمایا:

[أَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَكُمْ فَارِسُكُمْ]

''خوش ہو جاؤ تمہارا پہردار گھڑ سوار آ گیا ہے۔''

اب ہم وادی سے ایک درخت کی جانب دیکھنے لگے وہ واقعی وہاں سے چلا آ رہا تھا وہ ہماری جانب بڑھتا چلا آیا حتیٰ کہ آ کر اللہ کے رسول ﷺ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اس نے سلام کہا اور پھر آپ ﷺ کو بتلانے لگا کہ میں آپ ﷺ کے حکم کے مطابق وادی میں چلا تو گھاٹی کے اوپر کی طرف گیا پھر فجر نمودار ہوئی تو دونوں گھاٹیوں میں دور تک

Marfat.com

دیکھنا ممکن ہوگیا۔اب میں نے نظر دوڑائی تو یہاں کسی کو نہیں دیکھا،اب اللہ کے رسول ﷺ نے پہرے دار سے پوچھا:

[هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ]

''رات بھر گھوڑے سے نیچے بھی اترا ہے کہ نہیں؟''

پہرہ دار کہنے لگا،جی بالکل نہیں اترا۔صرف نماز کے لیے گھوڑے سے اترا یا ضرورت پوری کرنے کو باقی ساری رات گھوڑے پر سوار گشت کرتا رہا یہ سن کر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

[فَقَدْ اَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ اَلَّا تَعْمَلَ بَعْدَهَا]

''اس کے بعد تو کوئی نیک عمل بھی نہ کرے تو بھی کوئی فرق نہیں پڑتا تو نے جنت کو واجب کر لیا ہے۔'' [1]

تیز رفتار مجاہد میدان تبوک میں

حضرت ابوخیثمہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ چلے اور میدان تبوک میں پہنچ گئے جبکہ میں پیچھے رہ گیا،اب میں بھی نکل کھڑا ہوا،تیزی سے چلتا ہوا وہاں پہنچا جہاں مجاہدین نے پڑاؤ ڈالا ہوا تھا سب لوگ مجھے آتا ہوا دیکھ رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے دور سے دیکھا تو فرمایا کہ ابوخیثمہ لگتا ہے میں حاضر ہو گیا تو میرے لیے دعاء فرمائی۔ [2]

---

① ابوداؤد، الجهاد باب فضل الحرس فى سبيل الله عزوجل (٢٥٠١) واسناده صحيح، دلائل النبوة للبيهقى (٥/١٢٥٣،١٢٦)

② مسلم، التوبہ، باب حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه (٢٧٦٩)، مسند احمد (٦/٣٨٨)(٢٧٢٤٣)

Marfat.com

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شوقِ عبادت

تالیف

حافظ محمد ایوب عزام

تخریج وتہذیب

محمد عظیم حاصل پوری

صبح روشن

Marfat.com